ہمدرد دشمن

مصنف ۔ کارٹر براؤن

مترجم ۔ سراج الدین شیدا

کامران سیریز راولپنڈی

کامران سیریز کی ۱۲۹ ویں پیشکش

ہمدرد دشمن

SO MOVE THE BODY

کا آزاد ترجمہ

مصنف:- ھالیڈے ہاوُت

مترجم:- سراج الدین شیدا

کامران سیریز اقبال روڈ، راولپنڈی (پاکستان)

پہلی بار .... جولائی سنہ ۱۹۷۷ء

شمارہ نمبر ۱۲۹

طابع .... شاداب پرنٹنگ پریس راولپنڈی

ناشر .... ملک غلام محمد

قیمت 50/

کامران سیریز راولپنڈی

پیش لفظ

کارٹر براؤن کا نام کامران سیریز کے قارئین کے لئے نیا نہیں۔ جاسوسی کے میدان میں یہ ان ذہین مصنفوں میں سے ہے جنہیں سب سے پہلے کامران سیریز نے ہی اردو قارئین سے متعارف کروایا اور اس کی متعدد تخلیقات کامران سیریز کے توسط شائع ہو کر قبول عام کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔

زیر نظر ناول بھی سسپنس ہیجان خیزی اور گوناگوں واقعات کا ایسا مرقع ہے کہ ایک ہی نشست میں اس کا مطالعہ کئے بغیر چارہ نہیں رہتا ہر باب میں نئی الجھنیں پڑتی جاتی ہیں اور تجسس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے ناول کے مطالعہ کے بعد ترجمے کے متعلق اپنی قیمتی رائے سے آگاہ فرمائیں۔ شکریہ ہمیشگی۔

سراج الدین شیدا

اسلام آباد

کامران سیریز کی ۱۴۳ ویں پیشکش

مکافات عمل

مصنف :- جیمس ہیڈلے چیز ٭ مترجم : ایف - ایم - صدیقی

فیرز اپنے آفس روم میں میز پہ ٹانگیں پھیلائے آرام سے بیٹھا ہوا تھا کہ ایک حسین وجمیل لڑکی اندر داخل ہوئی وہ صد درجہ ہراساں اور خوفزدہ نظر آرہی تھی اس نے آتے ہی کہا - "برائے مہربانی میری گمشدہ بہن کو تلاش کریں آپ کی فیس کیا ہوگی؟" اس کے بعد لڑکی نے اپنا ریشمی بلاؤز الٹ دیا اس کی برہنہ پشت پر تشدد کے نیل اور خراشیں دیکھ کر فیرز دنگ رہ گیا۔

"اب میری بہن کو تلاش کرنا اور میری حفاظت کرنا آپ کا کام ہے۔" لڑکی نے چھ ہزار ڈالر کے نوٹوں کا بنڈل فیرز کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ فیرز کے دفتر میں ایک حسینہ کی لاش پائی گئی فیرز بے حد نڈر، ذہین اور تندخو جاسوس تھا۔ چنانچہ فوراً میدان عمل میں آیا اور زیر زمین قاتلوں بدمعاشوں اور سمگلروں کے خوفناک گروہ سے ٹکرا گیا۔ درجنوں بدمعاشوں کو جہنم واصل کیا اور گروہ کے سرغنہ کو کیفر کردار تک پہنچا کر بے گناہوں کے خون کا انتقام لیا۔

یہ سب کچھ فیرز نے کس طرح کیا۔ پستولوں، ریوالوروں کا آزادانہ استعمال مشین گنوں کی تڑاتڑ سمگلروں سے سرفروشانہ مقابلہ، سنسنی خیز واقعات اور حیرت انگیز جاسوسی کارنامے کامران سیریز کے آئندہ ناول "مکافات عمل" میں پڑھیے۔

ناول مصنف ہیڈلے چیز کا ہے اور ترجمہ ایف ایم صدیقی صاحب نے کیا ہے۔

"بائیڈ" میں نے بتایا۔" میں ڈینی بائیڈ ہوں۔
یہ سننے کے بعد بھی اس کی گہری جھیل ایسی نیلگوں آنکھیں دروازے میں بنے ہوئے سوراخ میں سے مجھے گھورتی رہیں۔ شاید اسے میرے بائیڈ ہونے پر شبہ تھا۔
"میں بائیڈ انٹرپرائیزز سے آیا ہوں۔" میں نے مزید تعارف پیش کیا اور بے چارگی کے احساس سے اپنی ہی آواز اجنبی اور غیر مانوس لگنے لگی۔ اس احساس سے میں جھلا کر بولا "میں جانتا ہوں کہ یہ نیویارک ہے جہاں اپنے وجود کو بھی شک و شبے کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر یقین کرو کہ میں....."
میں نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔ ایک ہی بات بار بار کہنے سے آخر فائدہ بھی کیا تھا۔ اس کی گہری نیلی آنکھیں اب بھی بے یقینی کے انداز میں مجھ پر مرکوز تھیں۔
"اگر تمہارا نام شانی اوڈل ہے،" میں پھر بولا۔" تو تمہیں یاد ہوگا کہ آدھا گھنٹہ پہلے تم نے میرے دفتر فون کیا اور کہا تھا کہ مجھ سے ملاقات کی متمنی ہو۔ فوری ملاقات پہ اصرار کرتے ہوئے تم نے بتایا تھا کہ زندگی اور موت کا سوال ہے اور اگر میں سب کام چھوڑ کر تمہارے پاس نہ پہنچا تو تمہارا خون میرے سر ہوگا۔ کچھ یاد آیا؟"
نیلگوں گہری آنکھوں نے ہولے ہولے پلکیں جھپکائیں اور مجھے یقین ہو گیا کہ

یہ شانی اولڈول ہی ہے۔ جنت بی بی یا بتول نہیں۔ یہ بھی یقین ہو گیا کہ دروازے کے اندر کسی نے نیلگوں آنکھوں والی لاش نہیں کھڑی کر رکھی۔ اب میں نے جیب سے پرائیویٹ جاسوس ہونے کا لائسنس نکالا۔ اور اسے سوراخ کے سامنے اس کی آنکھوں کے قریب لے گیا تاکہ وہ پڑھ سکے۔ "دیکھو" میں نے تامل کرنے کے انداز میں کہا: "اس پر میرا نام بھی بڑے حروف میں لکھا ہوا ہے۔ دیکھا!"

ایک لمحہ بعد نیلی آنکھیں سوراخ میں سے غائب ہو گئیں اور کلک کلک ٹک ٹک کلک کی ایسی مدھم آوازیں سنائی دیں۔ گویا دس بارہ چٹخنیاں کھولی جا رہی ہوں۔ آخر کار دروازہ کھلا اور نیلی آنکھوں کا جوڑا مجھے گھورنے لگا۔ "میں پوری طرح یقین کر لینا چاہتی تھی" وہ الجھی الجھی سی آواز میں بولی۔ "میری ایک گرل فرینڈ نے ہفتہ پہلے چیک کئے بغیر ایک اجنبی کو دروازہ کھول دیا تھا کیونکہ اجنبی نے دروازے کے باہر سے کہا تھا کہ وہ اس کا باپ ہے۔ اتفاق سے میری گرل فرینڈ اپنے والد کے انتظار میں تھی۔ پھر جانتے ہو کیا ہوا؟ اس اجنبی نے دروازہ کھلتے ہی میری گرل فرینڈ کو دبوچ لیا۔ اور وہیں دروازے پر ہی تین مرتبہ . . . . اوہ میرا خیال ہے تم سمجھ ہی گئے ہو گے۔"

شانی اولڈول طویل قامت ضرور تھی مگر دبلی پتلی ہرگز نہ تھی۔ گندمی رنگت کی اس کی زلفیں کندھوں پر باغیانہ انداز سے پھیلی ہوئی تھیں اور نیلگوں آنکھیں بچوں کی سی معصومیت اور بڈھوں کی سی عیاری کا عجیب و غریب امتزاج ظاہر کر رہی تھیں۔ ناک محض ناک تھی البتہ ہونٹوں کی ساخت شہنشاہانہ قسم کی تھی۔ نچلا لب کسی قدر بڑا تھا بھرپور گداز چھاتیوں پر سیاہ ریشمی قمیض چست انداز سے چھائی ہوئی تھی اور سفید اونی پتلون گویا اس کے کولہوں پر کسی کرم دزی نے سی دی تھی۔ سڈول رانوں کے نیچے خوبصورت

نیلگیں تھیں۔ ایک بڑی دلکش اور نظر فریب۔ تک رہی تھیں۔ وہ یقیناً غیر معمولی قد و قامت کی لڑکی تھی مگر جسم کا انگ انگ بڑا موزوں اور متناسب تھا۔ آہستہ آہستہ بڑی دیر سے احساس ہوا کہ وہ بھی برابر کی گہری توجہ اور دلچسپی سے میرا جائزہ لے رہا ہے۔ یعنی ع

دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔

"یہ تمہاری کھوپڑی کو کیا ہوا ہے!" اس نے بڑی ہمدردی سے سوال کیا۔

"کیوں؟ کیا ہوا ہے میری کھوپڑی کو؟"

"تمہارے سر کے بال کیا ہوئے؟ کیا سر کی کسی بیماری میں کٹوا دیئے تھے؟"

"محترمہ۔ بالوں کے اس فیشن کو کرو کٹ کہتے ہیں۔" میں نے دفاع کرتے ہوئے کہا "مجھے یقین ہے کہ اگر یونہی دروازے کے باہر کھڑا رہا۔ تو جلد ہی میرے بال دوبارہ بڑھ آئیں گے۔" یہ کہتے وقت میں نے جان بوجھ کر دایاں رخسار اس کی طرف موڑ دیا کیونکہ چہرے کا یہ حصہ بائیں حصے سے تھوڑا سا زیادہ جاذب نگاہ ہے۔

"بائیں رخسار پر بھی کسی پلاسٹک سرجن سے تھوڑا سا گوشت فکس کرالو۔" اب بھی اس کی آواز سے ہمدردی کا بھرپور جذبہ ٹپک رہا تھا۔ "میرا مطلب ہے کہ ہر مرتبہ یوں گردن موڑ کر بات کرتے رہے تو گردن میں بل پڑ جائے گا۔"

مجھ سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور دانت پیستے ہوئے میں نے کہا "تم نے کہا تھا زندگی اور موت کا سوال ہے۔"

"بہتر ہے کہ اندر آجاؤ۔" وہ تیزی سے بولی۔ "یہاں کھڑے رہنے میں خطرہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے بھی اور تمہیں بھی وہ حادثہ پیش آجائے جو میری گرل فرینڈ کو

پیش آیا تھا۔"

یہ ایسا اعصاب شکن اندیشہ تھا جس کا جواب دینا اپنے بس کی بات نہ تھی چنانچہ میں خاموشی سے دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے جلدی جلدی دروازے کی اوپر نیچے کی دونوں چٹخنیاں یوں چڑھائیں جیسے اسے اپنی گرل فرینڈ کے خودساختہ والد کے وارد ہونے کا قوی خدشہ ہو۔ پھر اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا میں لونگ روم میں جا پہنچا۔ راستے میں ہر قدم پر اس کے بھرے بھرے کولہے سفید پتلون کے نیچے چادر میں بندھی ہوئی دو بڑی مچھلیوں کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے۔ دل میں تمنا پیدا ہوئی کاش کسی ریت کے ٹیلے پر اسے لباس سے بے نیاز حالت میں بھاگتا ہوا دیکھ سکوں۔

لونگ روم سکنڈے نیویا کے جدید ترین شائل سے سجایا گیا تھا، اور ایک ایسی متحرک شے سے لٹکاتے ہوئے بال بال بچا جو لٹو ہر لحظہ کھیلے سے مشابہ بھی کھلی کھلی کھڑکیوں میں سے آسمان کا بیشتر حصہ نظر آ رہا تھا۔ اور نیچے نگاہ ڈالنے پر ایسٹ روڈ کا منظر دکھائی دیتا تھا۔

"مسٹر بانڈ۔ پلیز بیٹھ جاؤ" وہ بولی۔

میں ایک فری فارم کاوچ پر بیٹھ گیا اور میری طرف منہ کر کے وہ بازوؤں والی ایک ایسی کرسی پر بیٹھ گئی جس کی شکل دانہ گندم سے مشابہ تھی۔ چند لمحوں تک ہم خاموشی سے بیٹھے ایک دوسرے کا منہ تکتے رہے۔ آخر میں نے کہا۔ "ہر شخص اپنی خوبیوں کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔"

"کیا مطلب؟" وہ خالی خالی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں تمہارے چہرے کے متعلق کہہ رہا ہوں۔" میں بولا۔ "اگر میں نے خوبصورت تالاب

کی نمائش کرنے کی کوشش کی تھی تو یہ کوئی ایسی معیوب بات نہیں تھی۔"

"اوہ۔" وہ دھیرے سے مسکرائی۔ "میں تو محض تمہارا رد عمل دیکھنے کی خواہاں تھی لوگوں کا رد عمل معلوم کرنا میرے لئے دلچسپ مشغلہ ہے۔"

"تو پھر میرے رد عمل سے کیا معلوم کر پائی ہو!"

"جنس کے سوا اور کچھ نہیں۔" اس نے ہلکی سی سانس لی اور ریشمی لباس میں لہریں سی پیدا ہو گئیں۔ "البتہ جنس کے ساتھ نامکمل سی ذہانت بھی تم میں پائی جاتی ہے لیکن یہ ذہانت مکمل طور پر جنس کے تابع رہتی ہے۔" اس نے اچانک دلچسپی کی نگاہ سے مجھے دیکھا۔ "بہرحال تم وہ شخص نہیں ہو سکتے جس نے میری گرل فرینڈ سے اس کے باپ کا بہانہ کر کے دھوکا دیا تھا۔"

"میرا خیال ہے تھوڑی دیر کے لئے فرنٹ ہال میں چلے چلیں۔ تم دیکھ رہی ہو کہ دروازے پر یا فرنٹ ہال میں چھیڑ چھاڑ کرنا میرے لئے ممکن ہی نہیں۔"

"تمہارا امتحان لینے کی مجھے کوئی ایسی خواہش نہیں۔" وہ جلدی سے بولی۔

"میں فقط یہ چاہتی ہوں کہ تم اس معاملے کو جنسی آلودگیوں سے دور رکھو اور اپنے ذہن کو دوسری باتوں پر مرکوز رکھو۔ میرا مطلب ہے کہ جب میں نے دروازہ کھولا ہے تم نے میرے جسم کے نشیب و فراز کے سوا اور کسی چیز پر توجہ نہیں دی۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔"

"تم یہ کیوں بھول رہی ہو کہ میں اسی شخص کا بھائی بن رہا ہوں جس نے تمہاری گرل فرینڈ ..."

"اوہ" میری بات کاٹ کر وہ بولی۔ "اس موضوع کو چھوڑو۔ تھوڑی دیر کے

لئے میری ذہنی الجھنوں کے متعلق کیوں نہیں سوچتے؟"

"یہ بھی تو معلوم ہو کہ کیا سوچوں اور کہاں سے سوچوں؟" میں نے جھنکا دکھا کر

"توری جنسی رجحان رکھنے والے مرد مجھے پسند ہیں لیکن اس وقت مجھے ایک ایسے آ

کی ضرورت ہے جو سوچ بچار بھی کر سکے۔"

"مجھے ایک بڑی اچھی تجویز سوجھی ہے۔" میں بولا "میرا خیال ہے تم یہاں بیٹھو

میرے رد عمل کے متعلق سوچتی رہو اور میں واپس اپنے دفتر چلا جاتا ہوں۔ پھر ہم دو

یہ تصور کر لیں گے کہ ہماری ملاقات کا حادثہ وقوع پذیر ہی نہیں ہوا۔"

"مسٹر ہیڈ۔ تمہارے متعلق اندازہ لگانے میں مجھ سے کچھ غلطی ہوئی ہے۔" وہ کش

آواز میں بولی۔ "میرا خیال ہے۔ اب معاملے کی بات ہو جائے۔"

"زندگی اور موت کے معاملے کی؟" میں بڑبڑایا۔

"پہلے اپنے متعلق بتاؤں گی۔" وہ کہنے لگی۔ "میں ثانی اور ٹول ہوں۔ آٹھ سال کی

عمر میں ہی میں یتیم ہو گئی تھی۔ چنانچہ مجھے میرے جائز وارث یعنی میرے چچا کے پاس

بھیج دیا گیا۔ میں اس کے زیر پرورش پلنے لگی۔ وہ بڑا مہربان تھا۔ لیکن بڑھاپے

باعث زندگی کے متعلق بڑا تنگ نظر واقع ہوا تھا۔ چنانچہ کالج جانے سے پہلے مجھ

شمار پابندیاں عائد رہیں۔ میں دنیا سے کٹی کٹی سی رہی۔ کالج میں داخلے کے بعد

چچا نے مجھے آزادانہ رکھنے کی کوشش کی۔ چھ ماہ پہلے چچا فوت ہو گیا ہے اور

لئے کافی دولت، تیل کے کنوئیں اور ایک کارخانہ چھوڑ گیا ہے۔ دولت کے سوا با

امور کی دیکھ بھال کے لئے قانونی مشیروں اور منشیوں کی ایک فوج ظفر موج مو

اب یہ دولت میرے پاس ہے لیکن مجھے لوگوں کی پہچان نہیں اس لئے لوگوں کے رد

سے ان کے کردار کا جائزہ لینے کا مشغلہ اپنا رکھا ہے۔"

"بڑی اچھی بات ہے۔" میں بولا۔ "لیکن میری کیا ضرورت پڑ گئی؟"

"میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے ہلاک نہ ہونے دو۔" وہ بولی۔ "ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔ صرف چوبیس سال اور ابھی میں مدت دراز تک جینا چاہتی ہوں"

"لیکن کون تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے؟"

"یہ معلوم ہوتا تو تمہیں کیوں بلواتی۔" وہ خفگی سے بولی۔ "اور اگر تم چند لمحوں کے لئے میرے جسم میں دلچسپی لینا چھوڑ دو تو ایسے احمقانہ سوال کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔"

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ کوئی تمہیں قتل کرنا چاہتا ہے؟" میں نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یوں معلوم ہے کہ دو مرتبہ مجھے قتل کرنے کی کوشش ہو چکی ہے۔" اس نے سادگی سے کہا۔ "یہ ان کی بدقسمتی تھی کہ وہ ناکام رہے۔"

"وہ تمہیں کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟"

اس نے بے چینی سے شانوں کو جھٹکا دیا۔ "تمہاری نگاہیں میری چھاتیوں اور ٹانگوں پر تیرتی پھر رہی ہیں۔"

"اتنی خوبصورت چیزوں سے نظریں چرانا بڑا مشکل ہے۔" میں نے آہستگی سے کہا۔ "البتہ تمہارے کانوں کے متعلق فکر مند ہوں۔"

"کیوں میرے کانوں کو کیا ہوا ہے!"

"ہوا کچھ نہیں اور نہ ہی ان میں کوئی بھدا پن ہے بس یہ کچھ زیادہ کھلے ہیں"

میں اپنے کانوں کی توہین برداشت نہیں کروں گی۔

"اچھا چھوڑو۔" میں نے موضوع زیر بحث کی طرف آتے ہوئے کہا۔ "کوئی شخص دو مرتبہ تمہیں قتل کرنے کی کوشش کر چکا ہے لیکن نہ تو تمہیں مقصد قتل معلوم ہے اور نہ ہی یہ جانتی ہو کہ وہ کون ہے؟"

"ٹھیک ہے۔" وہ چمک کر بولی۔ "اسی لئے تمہاری خدمات حاصل کر رہی ہوں کہ اس کا پتہ چلاؤ اور یہ معلوم کرو کہ وہ کیوں میرے درپے آزار ہے۔ نیز اس کی کوششوں کو ناکام کر دو۔"

"تمہارے خیال میں مجھے کہاں سے آغاز کرنا چاہئے؟" میں نے چھبتی آواز سے پوچھا۔

"سانتو یا بیہ سے۔"

"سانتو یا بیہ؟ تمہارا مطلب اس تفریحی شہر سے ہے جو مغربی ساحل پر واقع ہے؟"

"ہاں۔ میری مراد اس سانتو یا بیہ سے یقیناً نہیں جو ڈان کو کسوٹ کا بوڑھا باپ تھا اور پھونکوں سے پن چکی کے پنکھے چلانے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔"

"عجیب کی بات ہے۔ تم یہاں مین ہٹن میں پریشان ہو کہ کوئی تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔" میں نے احتیاط سے الفاظ منتخب کرتے ہوئے کہا۔ "اور کسی متوقع قاتل کو ڈھونڈنے کے لئے مجھے تین ہزار میل دور بھیجنا چاہتی ہو۔"

"اپنا یہ بڑا سا منہ تھوڑی دیر کے لئے بند کر کے میری بات سن لو۔" وہ نرمی سے بولی۔ "سانتو یا بیہ میں ساحل پر میری ایک رہائش گاہ ہے۔ اور کل میں ایک ماہ کے لئے وہاں جا رہی ہوں۔ وہاں اپنے مہمانوں کا انتخاب کرتے ہوئے میں نے بہت

احتیاط سے کام لیا ہے۔ اور یقین ہے کہ میرا متوقع قاتل انہی میں سے ایک ہوگا۔ تم بھی وہاں ہاؤس گیسٹ کے طور پر مدعو کئے جاؤ گے۔"

"اوہ" میں خوشی سے چہک اٹھا۔

"اس طرح ان کے ساتھ رہ کر تم ان کی مسلسل نگرانی کر سکو گے اور اپنی فہم و دانش سے اس بات کا اندازہ لگا سکو گے۔ کہ ان میں سے کون مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔"

وہ بولی۔ "میرا خیال ہے اس بات کا پتہ چلانے کے لئے ایک ہفتہ کافی ہے۔"

"شاید اس سے بہت پہلے پتہ چلالوں۔" میں بولا۔ "یوں کروں گا۔ کہ تمہیں لے کر ساحل پر چلا جاؤں گا۔ اور کسی قریبی ریت کے ٹیلے کے پیچھے تمہیں چھپا کر متوقع قاتل کا انتظار کروں گا اور پھر جیسے ہی وہ نمودار ہوگا۔ اسے گردن سے دبوچ لوں گا۔ یہ ترکیب ٹھیک ہے گی نا؟"

"مسٹر ہائیڈ۔" اس نے تھوک نگلا کر کہا۔ "کیا میں یہ سمجھوں کہ میرے لئے کام کرنے پر آمادہ نہیں ہو؟"

"ٹھیک سمجھی ہو۔" میں نے بتایا۔

اس نے ایک نرم سانس لی۔ پھر اٹھی اور چہرا ٹھنڈی نفیس میز کے پاس چلی گئی میں دیکھتا رہا۔ اور اس نے بالائی دراز میں سے کچھ کاغذات نکالے پھر کاغذات میں سے ایک چیک چھانٹ کر بولی۔ "میرا خیال ہے اب مجھے یہ چیک پھاڑ دینا چاہیئے"

"ضرور ضرور۔ بڑے شوق سے" میں نے کہا۔

"شاید تم ایک کامیاب پرائیویٹ جاسوس ہو اور دولت تمہارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔"

"بالکل صحیح فرمایا۔"

"ہوں۔" اس نے بھونڈے سے کندھے اچکائے اور چیک کو پھاڑ دینے کا انداز اپنا کر بولی۔ "تو دو یہ چلے ایک ہزار ڈالر۔"

"ٹھہرو، ٹھہرو۔" میں چیخ کر بولا۔ "کیا کہا ایک ہزار ڈالر؟"

"یہ محض بیعانہ یا پیشگی ہے۔" وہ بولی۔ "میں نے سوچ رکھا تھا کہ اگر تم نے متوقع قاتل کو پکڑ دکھایا تو پانچ ہزار ڈالر اور دوں گی مگر اب یوں لگتا ہے جیسے کوئی اور جاسوس ڈھونڈنا ہوگا مجھے۔"

"میں نے ابھی ابھی اپنا ارادہ بدل دیا ہے اور تمہاری خدمت کرنے کو دل و جان سے آمادہ ہوں۔" میں نے کہا۔ "کس پرواز سے سانتو پا جا رہی ہو؟"

"میں کل وہاں پہنچ جاؤں گی۔" وہ کہنے لگی۔ "وہاں جا کر گھر کو ٹھیک ٹھاک کرنے میں ایک دن تو لگ ہی جائے گا۔ باقی لوگ پرسوں پہنچیں گے اور تمہارے لئے بھی اسی دن کی فلائیٹ بک کر دی ہے وہاں پہنچ کر ایئرپورٹ سے کرایہ کی کار پر گھر چلے آنا۔" میرے قریب آ کر اس نے کاغذات مجھے تھما دیئے۔ "یہ رہا ایئر ٹکٹ اور باقی تفصیلات کے کاغذات۔"

"شکریہ۔ اب دوسرے مہمانوں کے متعلق کچھ بتاؤ۔"

اس نے سر کو نفی میں جنبش دی۔ "مسٹر ہیڈ۔ ان کے متعلق کچھ کہہ کر میں تمہاری شخصی رائے پر اثر انداز نہیں ہونا چاہتی۔ ان سے ملاقات کے بعد خود ہی قیاس کے گھوڑے دوڑاتے رہنا۔"

"ٹھیک" میں نے کہا۔ "تم پر دو مرتبہ حملے ہوئے ہیں اور تمہیں قتل کرنے کی

کوشش کی گئی ہے۔ ان حملوں کی تفصیلات بتا سکتی ہو؟"

"ابھی نہیں۔ بعد میں شاید بتا دوں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سا تھ یا ہیے مکمل طور
غیر متعصب ذہن کے ساتھ آؤ۔"

"دوسرے عام مہمانوں کی طرح!"

"ہاں۔" ایک لمحہ تک کچھ سوچنے کے بعد وہ پھر بولی۔ "میرا خیال ہے یہ بہتر
لگا۔ کہ دوسرے مہمانوں کی طرح وہاں تمہیں فرسٹ نیم سے مخاطب کروں۔"

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے ڈینی کہہ سکتی ہو۔"

"ایک بیرے کا نام بھی ڈینی تھا مگر کم بخت کو مارٹینی بھی ٹھیک سے تیار
کرانہ آتی تھی۔"

"شانی نام کی کسی دوشیزہ سے کبھی میرا تعارف نہیں ہوا۔" میں نے کہا: "آج
نام کی دوشیزہ سے تعارف ہوا لیکن صورت حال میں کوئی بہتری نظر نہیں آرہی"

"میں سمجھ رہی ہوں کہ تمہارا مطلب عشق و محبت کے معاملات میں بہتری سے
لیکن ایک دوسرے کو پسند کرنے کی کوئی معقول وجہ مجھے دکھائی نہیں دے رہی"
ہموار آواز میں بولی۔ "کوئی اور بات ڈینی؟"

"پہلے اس بات کو تو مکمل ہو لینے دو۔ میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کی جوڑی بڑی اچھی
گی تم دولت مند ہو اور میں مارٹینی کا جام بڑا اچھا بنا سکتا ہوں۔"

"کوئی اور بات؟" اس نے دانت پیس کر کہا

"اور کوئی نہیں۔" میں نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ "میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیے
لے ہے تمہاری گرل فرینڈ سے ملنے جاؤں اور روانہ ہونے پر اس سے ملاقات ہو جائے"

"یہ کوئی شائستہ مذاق نہیں۔" وہ بولی۔ "اوہ۔ تم باہر کا راستہ پکڑ سکتے ہو۔"
"بہت اچھا۔" میں بولا۔ "باہر کا راستہ تو دکھا دو پھر میں اسے خود ہی پکڑ لوں گا۔"
لونگ روم کے دروازے پر پہنچ کر وہ بولی۔ "ایک اور بات کے متعلق خبردار کر دینا چاہتی ہوں۔"
"وہ کیا؟"
"مارٹن شومیکر سے ہوشیار رہنا۔"
"مارٹن شومیکر؟"
"ہاں۔ وہ بھی ساتھ باہیے میں ہوگا۔" وہ بولی۔ "ذرا وحشی طبیعت کا ہے۔ ہنسی مذاق یا باتوں باتوں میں کسی کو قتل بھی کر سکتا ہے۔"
"اچھا۔"
"ہاں۔ وہ ایسا ہی ہے۔ کچھ پاگل سا اور اسے اپنی قوت کا خود صحیح علم نہیں۔"
"کافی لمبا چوڑا شخص ہوگا۔ دیو جیسا؟"
"ہاں۔" اس نے تائید کی۔ "بڑا طاقتور ہے۔ لوہے کی ایک موٹی سلاخ کو اس نے میرے سامنے موڑ کر دوہرا کر دیا تھا۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ اسے خود پتہ نہیں تھا کہ وہ ایسا کر رہا ہے۔ اس وقت وہ کسی بات پر جھنجھلایا ہوا تھا۔"
"میں اس کی طرف سے ہوشیار اور خبردار رہوں گا۔" میں نے وعدہ کیا۔ "جب بھی آمنا سامنا ہوا میں کنی کترا جاؤں گا۔"

"ایسے نہیں۔ اتنا ڈرنے کی ضرورت نہیں۔" وہ کہنے لگی۔ "دیکھو یہ بڑا خبیث شخص ہے۔ وہ....."

"اپنی طاقت سے بے خبر ہے گھوڑے کی طرح" میں نے تلخی سے کہا۔

"ہاں۔" وہ مسکرا دی۔ "مجھے یقین ہے تم دونوں کی نبھ جائے گی۔ بشرطیکہ یہ وہی شخص نہ ہو جو مجھے قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"اچھا۔ الوداع مس اد ٹول..... یا جیول۔"

"شانی۔" اس نے یاد دہانی کرائی۔

"اچھا شانی ہی سہی۔" میں بولا۔

"الوداع ڈیئر۔ مہمانوں کو یہ بتانا نہیں بھولوں گی کہ سر کی کسی بیماری کی وجہ سے تم نے اس انداز کے بال کٹوا رکھے ہیں۔ اور مسخرے نہیں ہو۔"

۲

بیرونی دروازہ بند کرنے کے بعد میں چند سیکنڈ رک کر انتظار کرتا رہا۔ شانی نے اندر سے چٹخنی لگا دی۔ لگاتی ہی تھیں کہ ہال وے میں سامنے والے اپارٹمنٹ کا بیرونی دروازہ آہستہ آہستہ کھلتا دکھائی دیا۔ چند لمحوں بعد وہاں ایک سر جیسے ...

نظر آئی۔ اس نے دونوں ہاتھ چھاتیوں کے نیچے باندھ رکھے تھے اور اس کے چہرے پر جان پہچان کی جھلکیاں نمودار تھیں۔ مدھم اور مترنم آواز میں وہ بولی۔ "میرا خیال ہے تم ہی پرائیویٹ جاسوس ہو؟"

"اور میرا خیال ہے تم شانی کی وہ گرل فرینڈ ہو جس کے ساتھ دروازے پر ہی تین مرتبہ محض اس لئے زیادتی ہوئی کہ اس نے اس بات کی پڑتال نہ کی تھی کہ اجنبی اس کا باپ ہی ہے یا کوئی اور۔"

"تو شانی نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔ "میں نے مذاقاً یہ بات اسے کہی تھی مگر وہ تو ایسی ہے کہ ہر بات پر اندھا دھند یقین کر لیتی ہے۔"

"اس بات پر تو مجھے بھی یقین آگیا تھا۔"

"تو گویا یقین کرنے کے معاملے میں تم بھی بڑے جلد باز واقع ہوئے ہو۔ اچھا پانچ بج رہے ہیں۔" وہ بولی۔ "اور اس وقت ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ پر مارٹینی کا پرچم لہرا رہا ہوگا۔ اس لئے گفتگو کے لئے بڑا سازگار وقت ہے۔ اندر آجاؤ ڈرنک کرتے ہوئے باتیں کریں گے۔"

"ضرور ضرور" میں نے خوش ہو کر کہا۔ "اللہ تمہارا بھلا کرے۔"

چنانچہ اس کے پیچھے میں اپارٹمنٹ میں گیا۔ اس اپارٹمنٹ کی سجاوٹ اور ڈرائنگ سامنے والے اپارٹمنٹ سے یقیناً مختلف تھی۔ یہ اپارٹمنٹ جاپانی طرز آرائش سے آراستہ تھا اور پردوں وغیرہ ہر چیز پر جھالریں لگی ہوئی تھیں۔ وہ لڑکی جھالردار بار کے پیچھے جا کر ڈٹ گئی۔ "کیا پیو گے؟"

"وڈکا مارٹینی آن دی راکس۔" میں بولا۔ "اور میرا نام ڈینی بائیڈ ہے۔"

"میں شرلے سمپسن ہوں۔" اس نے اپنا تعارف کروایا۔ "تمہیں ڈیبی کہہ کر مجھے مسرت ہوگی۔ مگر مجھے کبھی بھی شرل کہہ کر مخاطب کرنے کی ہمت نہ کرنا۔"

اس احساس سے مجھے دل ہی دل میں خوشی ہو رہی تھی کہ اس کی زلفیں کریو کٹ سے مشابہ انداز میں تراشی ہوئی تھیں۔ مختصر سی زلفوں کو چوٹی سے بھنووں کی طرف کنگھی پھیری ہوئی تھی۔ کچھ لٹیں کانوں پر جھول رہی تھیں مگر یہ گردن سے اوپر ہی ختم ہوگئی تھیں۔ سر کی ساخت بڑی خوبصورت تھی اور زلفوں کی آرائش بالکل قدرتی جان پڑتی تھی۔ آنکھیں سیاہ تھیں اور ان سے ذہانت جھلکتی تھی۔ منہ کی ساخت کسی قدر مصنوعی لگتی تھی۔ اس نے سیاہ سلک کا جاپانی کوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔ جو کمر پر کسی ہوئی پیٹی کی وجہ سے رانوں کے نصف حصے تک بمشکل پہنچا تھا۔ چھوٹی چھوٹی چھاتیاں بلند اور نوکدار تھیں اور سیاہ سلک میں سے چھوٹے چھوٹے ابھار صاف نمایاں ہو رہے تھے۔ خیال آیا کہ اگر یہ عمارت شرلے سمپسن، ڈانا شانی اور لول جیسی لڑکیوں کے تصرف میں ہے تو یقیناً یہ مقام کسی عیاش کے لئے جنت سے کم نہیں۔

"بیٹھتے کیوں نہیں ڈیبی؟" وہ بڑبڑائی۔

میں بے ڈھنگے انداز سے ایک بے ڈھنگی اور نیچی کاؤچ پر بیٹھ گیا۔ اور وہ ڈرنکس لے آئی۔ مجھے میرا جام تھمانے کے بعد وہ قریب ہی ڈٹ گئی۔ نیچی بنی ہوئی کاؤچ پر بیٹھنے کی وجہ سے اس کا جاپانی کوٹ کچھ اور اوپر اٹھ گیا اس کی سنولائی ہوئی رنگت کی ٹانگیں کافی متناسب اور دلکش تھیں۔ آغاز کے طور پر میں نے چہرے کا دایاں پہلو اس کی طرف موڑ دیا۔

"شانی نے بتایا تھا کہ وہ ایک پرائیویٹ جاسوس کی خدمات حاصل کرنے کی

سوچ رہی ہے" وہ بولی۔" اور تم پرائیویٹ جاسوس ہو۔ ہے نا؟"

"ہاں میں پرائیویٹ جاسوس ہوں" مجھے تسلیم کرنا پڑا۔

"اس مرتبہ اس کے انتخاب کی داد دینے پر مجبور ہوں" وہ منمنائی" اور تم اب سانتو بابو جیا کہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو گے کہ اسے کون قتل کرنا چاہتا ہے؟"

"مجھے بھی کوئی سوال کرنے کی مہلت دو" میں نے زچ ہو کر کہا۔" یہ کیا کہ میں جواب ہی دیتا رہوں"

"اوہ۔ آئی ایم ساری" اس نے مسکرا کر سفید دانت نمایاں کر دیئے" لیکن میں یہ سوچ کر سوال کئے جا رہی تھی کہ شانی کے متعلق تمہیں کچھ بتا دوں۔ یہ بات تم دونوں کے حق میں بہتر اور سود مند ہو گی"

"کیا بتاؤ گی؟ یہ کہ وہ پاگل ہو گئی ہے؟"

"پاگل ہونے کی اداکاری کرتی ہے" وہ جلدی سے بولی۔" شانی ایک بڑی اچھی لڑکی ہے اور بے حد حساس"

"اور کوئی اسے قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟"

"شانی یہی کہتی ہے" اس نے شکستہ آواز میں کہا۔" اور اس کا کہنا ہے کہ دو مرتبہ اسے قتل کرنے کی کوششیں بھی کی جا چکی ہیں"

"ان کوششوں کی تفصیلات بھی بتائیں اس نے؟"

لڑکی نے سر کو جنبش دی" میں نے پوچھا تو بہت کہ کیسے کوششیں کی گئیں مگر اس نے نہیں بتایا اور لب سی لئے"

"میں شکر گزار ہوں" تم نے مجھے اپنے اپارٹمنٹ میں بلا کر شراب سے تواضع کی"

میں نے کہا۔ "مگر یہ بتاؤ گی کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟"

"ابھی بتاتی ہوں۔" وہ بولی۔ "کیا شانی نے اپنے پس منظر کے متعلق کچھ بتایا ہے تمہیں؟"

"ہاں یہ بتایا ہے کہ وہ یتیم ہو گئی تھی اور اس کی پرورش اس کے بوڑھے چچا نے کی جو مر گیا ہے اور وراثت میں کافی دولت چھوڑ گیا ہے۔"

"بس یہی کچھ بتایا ہے اس نے؟"

"ہاں بس یہی کچھ۔" میں نے جواب دیا۔

"ہم کالج میں اکٹھی پڑھتی رہی ہیں۔" مسز سمپسن نے کہا۔ "میں اس کی پرانی اور بہترین سہیلی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ وہ کسی حادثے سے دوچار ہو۔"

"تو؟" میں نے فکرمند ہو کر کہا۔

"تو میری خواہش ہے کہ اگر وہ اپنی حفاظت کئے جانے کی خواہاں ہے تو اسے بہترین قسم کا تحفظ حاصل ہو۔"

"اسی کام کے لئے اس نے میری خدمات حاصل کی ہیں۔" میں نے وضاحت کی۔

"میں یقین کر لینا چاہتی ہوں۔" وہ بولی۔ "تمہیں کوئی اعتراض تو نہ ہوگا؟"

"اعتراض کیا؟" میں نے الجھ کر کہا۔ "پتہ نہیں کیا باتیں کر رہی ہو!"

"ایک قسم کا ٹسٹ ہوگا۔" اس نے بتایا۔ "اس بات کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے کہ تم شانی کی حفاظت بہترین انداز سے کر سکتے ہو۔"

"کیا کوئی معمہ حل کرنا ہوگا مجھے؟" میں نے پوچھا۔

"ابتدائی قسم کا ٹسٹ ہوگا۔" اس نے کسی قدر مسرور لہجے میں کہا۔ "یہ چیک کرنے
کے لئے کہ توجہ مرکوز کرنے اور نتائج اخذ کرنے کی تمہاری کیا استعداد ہے؟"
"اب تک تو یہ اخذ کر پایا ہوں کہ اپنی سہیلی کی طرح تم بھی دیوانی ہو۔"
تسلی دینے کے انداز میں اس نے میرے بازو پر ہاتھ رکھا۔ "زیادہ دیر نہیں
لگے گی مسٹر بائیڈ۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ بس زیادہ سے زیادہ دو منٹ صرف ہوں گے
تم وہاں بیٹھے رہو اور میں بتاتی ہوں۔"
پھر اس سے پہلے کہ میں کچھ کہہ سکتا۔ وہ سکاؤچ سے اٹھ کر میرے سامنے آ کھڑی
ہوئی۔
"توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرو۔" وہ بولی اور گرمجوشی سے مسکرائی۔ "پھر
میں ایک دو سوال پوچھوں گی۔"
فوراً اس کے ہاتھوں نے بیچ کو پیٹ کے گرد لپٹی ہوئی پیٹی کھول دی اور
کوٹ آگے سے کھل گیا۔ مجھے پہلے سے خیال تھا کہ اس نے بیچ کوٹ کے نیچے کچھ
نہیں پہن رکھا۔ اب یہ خیال درست ثابت ہوا۔ اس نے واقعی نیچے کچھ بھی نہیں
پہن رکھا تھا۔ اچانک اس نے کندھوں کو جھٹکا دیا اور بیچ کوٹ بازوؤں سے
اتر کر نیچے گر گیا۔ اب وہ برہنہ حالت میں میرے سامنے کھڑی تھی اور سیاہ سلک کا
نرم ڈھیر سا فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم کی رنگت سرتاپا سانولی تھی۔ سینہ سخت
اور گداز تھا اور ناف کے قریب ہلکی سی توند پیٹ کو نمایاں کر رہی تھی۔ مجھے ناگاہ
احساس ہوا کہ میں کسی دیوانے کی طرح اپنی تمام توجہات مرکوز کئے ہوئے ہوں۔
"درا اب سوال کرتی ہوں مسٹر بائیڈ۔" وہ اسی مترنم آواز میں بولی۔ "مجھ

میں سب سے زیادہ دلکش چیز کونسی ہے .؟"

"کیا مجھے جامع جواب دینے کی اجازت ہے ؟" میں نے وضاحت چاہی۔

"جامع نہیں۔ البتہ چاہو تو میرے جسم کی رعنائیوں کو ترتیب دار بیان کر سکتے ہو۔" اس نے آہستہ آہستہ اپنی مدور رانوں پر ہاتھ پھیرا۔ "جلدی کی ضرورت نہیں۔ خوب سوچ سمجھ کر جواب دو۔"

اچانک آنکھ کے گوشے سے کوئی چیز اپنی طرف پرواز کرتی ہوئی مجھے نظر آئی۔ خطرے کا احساس ہوتے ہی میں کسی جنونی کی طرح اچھل کر کاؤچ پر ایک طرف ہوا اور پھسل کر فرش پر جا پڑا۔ پھر تیزی سے پلک جھپکنے میں اٹھ کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا اتنے میں ایک موٹی تازی مٹھی اس کاؤچ پر پڑی جس پر لمحہ بھر پہلے میں بیٹھا ہوا تھا کاؤچ نے کھوکھلی سی اونچی صدائے احتجاج بلند کی۔ میرا خیال ہے کہ مٹھی نے میری گدی کو ہدف بنانا چاہا تھا اور اگر کہیں یہ نشانے پر پڑتی تو میں اب بھی کاؤچ پر ہوتا۔ مگر میرے دو ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔

"یہ یقیناً توجہ مرکوز کئے ہوئے تھا۔" شرلے سمپسن بولی: "اس کی آنکھوں کی چمک سے اس کا گہرا انہماک ظاہر تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس نے صحیح نتیجہ اخذ کر لیا تھا کہ میں کوٹ اتارنے کا میرا کیا مقصد ہے۔ یقیناً دونوں مضامین میں شاندار نمبر دیئے جا سکتے ہیں۔"

موٹی تازی اور ہاتھی کے پاؤں جیسی بھاری مٹھی کا مالک آہستہ آہستہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے سائے تیر رہے تھے۔ وہ جھنجلائی ہوئی آواز میں بولا: "قسم سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کسی غافل مرغابی کی طرح بیٹھا ہوا تھا۔ اب مجھے تمہاری کاؤچ کی مرمت کے اخراجات ادا کرنے ... ہوں گے۔"

اس کا قد میرے چھ فٹ قد سے بھی تین انچ نکلتا ہوا تھا۔ اور وزن میں بھی تقریباً دو چالیس پاؤنڈ زیادہ تھا اور مصیبت یہ تھی کہ کم بخت سارے کا سارا ٹھوس گوشت سے بنا ہوا تھا۔ موٹاپے اور پھیپھے پن کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔ شعلہ گوں سرخ بالوں والا موٹا تازہ دیو سمندری قزاقوں ایسی اس کی داڑھی بھی سرخ رنگ کی تھی۔ چھبیس ستائیس سال کے اس شخص کا جسم یوں لگتا تھا۔ جیسے ٹھوس پٹھوں کے اوپر ٹھوس اور سخت پٹھے جوڑ دیئے گئے ہوں۔ چمکتی ہوئی نیلی آنکھوں سے ایک قسم کی معصومیت ٹپک رہی تھی۔ دو تین مرتبہ ٹوٹنے کی وجہ سے ناک مستقلاً عجیب سی وضع اختیار کر گئی تھی۔ بائیں رخسار پر ایک سفید نشان تھا۔ زخم کا یہ نشان گال پر سے قوس بناتا ہوا منہ کے کونے سے ایک چوتھائی انچ دور پہنچ کر ختم ہو گیا تھا۔ اپنے شاندار سپورٹس ملبوسات کے باوجود وہ بحری قزاقوں کے زمانے کا ایک کردار لگتا تھا۔

۔ تعارف کرا دوں ڈینی بائیڈ۔ یہ مارٹن شومیکر ہے اور یہ ہے ڈینی بائیڈ۔“ شرلے سمپسن نے رسم تعارف ادا کی۔

۔ تم نے تو میری گردن ہی توڑ ڈالی ہوتی۔“ میں پھنکارا۔

اس نے سر ہلایا۔ ”نہیں۔ میں نے پوری قوت سے مکہ رسید نہیں کیا تھا۔ اگر یہ مکہ پڑ جاتا تو تم دس منٹ کے لئے بے ہوش ہو جاتے اور اگلے دو ہفتوں تک تمہاری گردن اکڑی رہتی۔ اس کے بعد ٹھیک ہو جاتے۔“

۔ ہوں۔“ میں نے تلخی سے کہا۔ ”مجھے تو تم دونوں ہی دیوانے لگتے ہو۔“

شرلے نے بھی کوٹ اٹھا کر دوبارہ پہن لیا۔ پھر اس نے کمرے کے گرد بیٹھی کسی اور بے خیالی کے سے انداز میں زلفوں پر ہاتھ پھیر کر انہیں سنوارا۔ ”ہم صرف اس بات کے متعلق اپنی تسلی

کہنا چاہتے ہیں کہ شانی ہر طرح سلامت اور زندہ ہے۔" وہ بولی۔" اب ایک آخری ٹسٹ رہتا ہے۔ مارٹن! میرا خیال ہے یہ ٹسٹ بھی ہو ہی جائے۔"

"ضرور۔" اس مرتبہ ڈیو نے تائید کی۔" اس مرتبہ کوشش کروں گا کہ فرنیچر کو نقصان نہ پہنچے۔"

"گویا مجھے نقصان پہنچ جاتا تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔" میں نے طنزیہ لہجہ کر کہا۔" آخری ٹسٹ؟"

"اگر تم شانی کو متوقع قاتل سے بچانے کا بیڑا اٹھاتے ہو۔" شریلے قائل کرنے والی آواز میں بولی۔" تو ہمیں اس امر کا یقین ہونا چاہیئے کہ تم پہلے اپنی حفاظت کرنے کے اہل ہو۔"

"یہ ٹسٹ شومیکر لے گا؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں شومیکر ہی لے گا۔" اس نے اتفاق کیا۔

"صاف گوئی سے کام لوں گا پائیڈ۔" شومیکر نے کہا۔" لڑائی میں تم اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے کے عادی لگتے ہو۔ اس لئے ہم کوئی پابندی عائد نہیں کریں گے۔"

میں نے اس کے مٹیلے ہوئے ہاتھ دونوں کی طرف دیکھا اور کہا۔" کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ جسمانی طاقت کے مظاہرے کی بجائے ہم ذہانت کی بنیاد پر برتری کا فیصلہ کریں۔ جیسے کہ شطرنج کے کھیل میں اکثر مقابلے ہوتے ہیں۔"

"مذاق اچھا ہے اور مجھے پسند آیا ہے۔" مسرز ڈیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔" لیکن تمہاری یہ تجویز یہاں نہیں چلے گی۔"

میں نے سوچا کہ سارڈ پرچ کے گرد چکر لگا کر مجھ تک پہنچنے میں اسے کچھ دیر ضرور لگے گی۔

مگر میرا خیال غلط نکلا۔ کم بخت نے ایک ہاتھ سے کاڈیح ایک طرف ہٹا دی اور میری طرف قدم بڑھایا۔ شرلے ہمپسن میرے قریب کھڑی تھی اور اس دیو کے ساتھ شائستہ انداز سے جنگ کرنے کی ذرا مہلت نہ تھی۔ چنانچہ میں نے شرلے کی گردن میں ایک ہاتھ ڈال کر آگے کی طرف اسے اتنا جھکایا کہ وہ رکوع کی حالت میں پہنچ گئی۔ اب میں نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر اس کی کمر کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی اور سرخ دیو نے ہڑبڑا کر کہا: "یہ کیا کر رہے ہو بائیڈ۔ جنسی دیوانے تو نہیں ہو تم؟ اسے چھوڑ کر آدمیوں کی طرح مقابلہ کرو۔"

میں نے اسی دہری حالت میں خم شرلے کو شومیکر کی طرف بڑھایا اور پھر زور سے دھکا دیا۔ شرلے کا سر کسی افقی راکٹ کی طرح پورے زور سے شومیکر کے پیٹ پر پڑا۔ یوں میں شومیکر کی توجہ منعطف کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس ضرب سے اس کا بال بھی بیکا نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے میں شرلے کے متعلق بھول ہی گیا تھا۔ اسے یقیناً یہ گمان ہوا ہوگا۔ کہ اس کا سر کسی پتھریلی دیوار سے جا ٹکرایا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہولے سے کراہی اور بے ہوش ہو کر فرش پر ڈھیر ہو گئی۔

شومیکر میرا خیال چھوڑ کر گھٹنوں کے بل اس پر جھک گیا۔ اور پریشان ہو کر بولا۔

"شیری۔ چوٹ تو نہیں آئی؟"

میں نے زاویہ بدلا، بازو ہوا میں بلند کیا اور پھر بند مٹھی اپنی پوری قوت سے اس کی گدی پر رسید کر دی۔

"کیا کر رہے ہو بائیڈ۔" متاثر ہونے یا بے ہوش ہونے کی بجائے وہ جھنجھلا کر بولا دیکھتے نہیں بے چاری شرلے بے ہوش ہو گئی ہے۔

میں نے دوبارہ ایک بھرپور کمر اس کی گردن پر دیا۔

"لعنت ہو۔" وہ بڑبڑایا۔ "دیکھتے نہیں ہو۔ وہ بے ہوش ہے لڑنے میں مصروف ہوں"

میں نے تیسری مرتبہ بازو فضا میں لہرایا۔ اچانک خیال آیا۔ سنار کی اس ٹھک ٹھک

آخر فائدہ ہی کیا ہے۔ وہ تو دیو ہے۔ انسان ہوتا تو اس کے لئے دو ہی کمے کافی ثابت

ہوتے۔ اگر کسی لڑکے کے ساتھ اس کی ٹکر ہو جاتی تو یقیناً ترک کر دینے والے نقصان کا

جائزہ لینا پڑتا۔

مکوں کو اس ہاتھی پر بے اثر پاکر میں نے بازو گھما دیئے اور پہلی دو انگلیوں کو اکٹھا

انگوٹھے کو ٹرائیگر کی مانند موڑا اور دونوں سیدھی انگلیاں پوری قوت سے اس کی

کن پٹی میں جھونک دیں اور چلا کر کہا۔ "ہزن۔ ہزن۔ تم مرنے کو ہو۔"

"اوہ بکواس نہ کرو۔" وہ غرایا اور احتیاط سے شرلے کو اٹھا کر بٹھا دیا۔ "تم ٹھیک

تو ہو شرلے!"

شرلے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ "ہاں ٹھیک ہوں۔ یوں لگتا ہے۔

جیسے سر کے چار ٹکڑے ہو گئے ہوں۔"

"تم فکر نہ کرو۔ ذرا ٹھیک ہو لو تو میں بائیڈ کی خبر لیتا ہوں اور اسے مزہ چکھاتا

ہوں۔"

"میں ابھی ٹھیک ہو جاؤں گی۔" شرلے نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور مجھے اپنی

بصارت پر دھوکا ہونے لگا۔ اس کی آنکھوں سے دوستانہ چمک ظاہر ہو رہی تھی۔ وہ بولی

"تاہم بائیڈ نے یہ آخری ٹسٹ بھی پاس کر لیا ہے۔"

"میں تمہاری دیکھ بھال میں مصروف تھا۔ اور اس نے مجھے دو مکے رسید کئے۔ مجھے

تو یوں لگا جیسے طوطا توپ چلا رہا ہو۔ یہ کیا الٹ تھا آخر؟"

"بکواس۔ بکواس تم مرنے کو ہو۔" شرلے نے میرے فقرے کا حوالہ دیا۔ "اگر اس کے ہاتھ میں اصلی ریوالور ہوتا تو تم واقعی اب تک مر چکے ہوتے۔ مجھے تم پر جھونک کر اس نے تمہاری توجہ منعطف کرنے کے بعد اتنی مہلت یقیناً حاصل کر لی تھی کہ اگر اس کے پاس ریوالور ہوتا تو اتنی دیر میں وہ چھ کی چھ گولیاں تمہارے جسم میں پیوست کر دیتا۔"

"ہاں شاید" شومیکر نے بغض و عناد سے آلودہ تذبذب کے ساتھ کہا اور پھر شرلے کو فرش پر سے اٹھا کر کاؤچ پر بٹھایا۔ "تو ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ سانتا باہیہ میں وہ ریوالور لئے ساتھ رکھا کرے گا۔"

"اب کس چیز کا انتظار ہے؟" میں نے پوچھا۔ "دو مکوں میں میرا سانس پھول گیا ہے۔ اب کچھ پینے کو بھی دو گے یا باتیں ہی بناتے رہو گے؟"

"اچھا مدد آپ کرو۔" شرلے بولی: "اور میرے لئے بھی ایک ڈرنک تیار کر لاؤ۔"

"تم کیا لیتے ہو؟" میں نے شومیکر سے پوچھا۔

"میرے لئے باکارڈی رم کا گلاس بھر دو اور اس میں پیپر منٹ ڈال دینا۔"

"برف نہ ڈالوں؟"

"نہیں۔" وہ عزم راسخ کے ساتھ بولا۔ "میں ہائی بال گلاس پسند کرتا ہوں۔"

شرابوں کی آمیزش کرتے ہوئے میں کوشش کرتا رہا کہ اپنے ذہن میں گڈمڈ خیالات کو کسی ڈھرے پر لے آؤں۔ شرلے اور شومیکر کو ان کے گلاس تھمانے کے بعد میں وہیں بار کے پیچھے کھڑا رہا کیونکہ یہ جگہ نسبتاً محفوظ تھی۔ ہاں قدرے محفوظ۔

پہلا گھونٹ لیتے ہی شرلے میں جیسے تازگی دوڑ گئی۔ وہ سیدھی ہو بیٹھی اور

ہاتھوں سے زلفوں کو سنوارنے کے بعد بشاشت سے بولی۔ " ڈیڈی۔ تم امتحان میں
کامیاب ہو چکے ہو اس لئے وضاحت کر دینا بہتر ہوگا۔ "

" بڑی مہربانی ہوگی۔ " میں نے نیازمندی سے کہا۔

" ہم شانی کے عزیز ترین دوست ہیں اور ہمیں یہ گوارا نہیں کہ اسے کوئی افتاد پیش
آئے۔" شرلے کہہ رہی تھی۔ " ٹھیک کہہ رہی ہوں نا مارتھا؟ "

" ہاں جانی ٹھیک کہہ رہی ہو۔ " مسز ڈیوس نے جیسے بے خیالی کے انداز میں تائید کی۔

" دس منٹ پہلے تم نے کہا تھا۔ " میں بولا۔ " کہ شانی کو قتل ہونے کا اندیشہ ہے۔ "

" ہاں اب بھی یہی کہتی ہوں کہ اسے اندیشہ ہے۔ ضروری نہیں اس کا اندیشہ غلط ہو۔"
شرلے نے سرد مہری سے کہا۔ " حقیقت یہ ہے کہ پچھلے تین ماہ کے دوران جو واقعات پیش
آئے ان کے متعلق شانی کے سوا اور کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ "

" کیسے تین مہینے؟ " میں نے سوال کیا۔

" وہ تین مہینے جب وہ کہیں گئی ہوئی تھی۔ " شرلے نے تحمل سے جواب دیا۔ " بس
وہ اچانک غائب ہو گئی تھی۔ اور ہم سب پریشان ہو گئے تھے۔ پھر اس کا ایک پوسٹ
کارڈ ملا۔ جس میں اس نے لکھا تھا کہ وہ سانتو باہیہ میں وقت بہلا رہی ہے اور فکر نہ
کریں۔ "

" تو ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں دل بہلاتی رہی ہو۔ "

" ایسا ہوتا تو وہ گونگی کیوں بن بیٹھتی؟ " شرلے نے گویا مجھے مات دیتے ہوئے
کہا۔ " جب بھی کوئی سانتو باہیہ اور اس کی غیر حاضری کا ذکر کرتا ہے تو وہ بالکل خاموش
ہو جاتی ہے گویا چپ شاہ کا روزہ رکھ لیا ہو۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب واپس آئی ہے

اسے قتل کر دیئے جانے کا شدید احساس پیدا ہو گیا ہے ؟"

"میں کیا جواب دے سکتا ہوں" میں نے کہا۔ "وہ کب واپس آئی تھی؟"

"تین ہفتے پہلے آئی تھی" شرلے نے کہا۔ "پھر اچانک اس کے ذہن میں یہ جنونی خیال آیا کہ ہر ایک کو سانتو باربرا میں مدعو کیا جائے اور تمہاری خدمات حاصل کر کے تمہیں بلوایا جائے تاکہ قاتل کا پتہ چل سکے۔"

"اس نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ میری خدمات حاصل کر رہی ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"واضح طور پر نہیں بتایا" شرلے نے آنکھیں جھپکائیں۔ "میں اس کے اپارٹمنٹ میں بیٹھی تھی۔ اچانک کہنے لگی کہ اب تم جاؤ۔ مجھے ایک پرائیویٹ اور ضروری کال کرنی تھی چنانچہ میں اٹھ کھڑی ہوئی۔"

"تو تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ مجھے بلوا رہی ہے؟"

شرلے نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ "سنو تو سہی۔ اپنے اپارٹمنٹ میں آنے کے بجائے میں دروازے تک آئی۔ وہ لونگ روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا اور پھر بند کر دیا اور دبے پاؤں جا کر لونگ روم کے دروازے کے قریب جا کھڑی ہوئی اور سننے لگی۔"

"اور اس کے بعد تم نے اور شومیکر نے میرا امتحان لینے کا پروگرام بنایا کہ میں اس پر پورا اترتا ہوں یا نہیں؟"

"ٹھیک سمجھے۔"

"اگر میں امتحان میں ناکام رہتا تو کیا ہوتا؟"

"تو پھر ہم تم پر دباؤ دے کر فون پر شانی کو تم سے یہ پیغام دلواتے کہ تم نے اس کے لئے کام کرنے کا ارادہ بدل لیا ہے۔" شومیکر نے وضاحت کی۔ "اور اس کے بعد کسی اور پرائیویٹ جاسوس کا انتظام کرتے۔"

"میں بہترین جاسوس ہوں۔" میں نے لاف زنی کی اور خوشی سے پھولنے لگا۔

"دراصل اس میدان میں ذہین لوگ بہت کم ہیں۔" شومیکر نے بھاری کندھے اچکا کر کہا۔

"کچھ اندازہ بتا سکتے ہو کہ شانی کا متوقع قاتل کون ہو سکتا ہے؟" کسی مفید مطلب جواب کی توقع کے بغیر میں نے پوچھا۔

"ہاں کیوں نہیں۔" شرلے چہک کر بولی۔ "ہر وہ شخص اس کا متوقع قاتل ہو سکتا ہے جس کے ساتھ اس کی پانچ منٹ کی جان پہچان ہو۔ ہر ملاقاتی کو یکساں طور پر متاثر کرتی ہے۔"

"میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیئے۔" میں نے مایوسی سے کہا۔ "شاید اس وقت بھی کوئی ایسی جگہ کھلی مل جائے۔ جہاں میں اپنے سر کا معائنہ کروا سکوں گا۔"

"ڈینی مجھے خوشی ہے کہ تم نے ٹسٹ پاس کر لیا۔" شرلے بولی۔ "امید ہے کہ سانتو باربرا میں جلد ملنا ہوگا۔"

"ہاں اگر اس سے پہلے مجھے پاگل خانے میں نہ بند کر دیا گیا تو ضرور ملاقات ہوگی۔"

"تمہاری روانگی سے پہلے ایک ہدایت کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ چیک وہلین سے خبردار رہنا۔"

"چیک وہلین؟" میں نے دہرا کر حلق میں پھنس جانے والے لعاب کو نگلا۔ "کیا

وہ شومیکر جیسا ہے یا اس سے بھی زیادہ عظیم الجثہ ہے؟"

"بڑا عجیب سا شخص ہے۔" شومیکر نے وضاحت کی۔ "لیکن ہے بڑا خطرناک۔ گھمر گھمر کرنے والے سانپ کی طرح زہریلا۔ اس کا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا۔"

"ہوں گھمر گھمر کرنے والا سانپ۔ گویا رٹیل سینک" میں بولا "کسی اور شخص سے بھی مجھے خبردار رہنا چاہیے؟"

"ہاں جوانا ولیش بھی ہے۔" شرلی نے مسکرا کر کہا۔ "لیکن تمہیں اس پر نظر رکھنے کی ضرورت نہ پڑے گی کیونکہ تمہارے دائیں رخسار پر پہلی نظر پڑتے ہی وہ تمہیں تاڑ لے گی جوانا بڑی زندہ دل ہستی ہے۔ اگر تم تشدد پسند جنسی رجحان رکھتے ہو تو وہ بڑی دلکش حسینہ ثابت ہو گی۔"

"میں مشرقی قسم کا عاشق نہیں ہوں۔" میں نے ہچکچا کر کہا۔

"جوانا تمہاری اس الجھن کو خود ہی سلجھا لے گی۔" وہ بولی۔ "اگر کبھی لنگڑے لولے لوگوں کا گروہ دکھائی دے تو تم شرط بدکر کہہ سکتے ہو کہ جوانا کے سابق دوست اکٹھے ہو گئے ہیں۔"

۳

آخری مرتبہ آٹھ مہینے پہلے میں سانتو باہیہ آیا تھا۔ اور اب ان آٹھ مہینوں میں

یہاں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی تھی۔ وہی ساحل پر جھلملاتا ہوا ٹاؤن جہاں کے
دکاندار سیاحوں کی کھال بھی اتار کر رکھ لیتے تھے۔ کرایہ پر لی ہوئی کار میں مرکزی
سٹریٹ سے ہوتا ہوا ساحلی سڑک پر ہو لیا۔ شانی نے اس راستے کے متعلق پہلے سے
تفصیلی تحریری ہدایات کا کاغذ مجھے دے رکھا تھا۔ تین میل آگے جا کر ساحلی سڑک اچانک
بائیں سمت گھوم گئی۔ اور میں ایک ایسی سڑک پر پہنچ گیا جس سے گمان ہوتا تھا۔ کہ یہ کہیں
سمندر میں جا کر ختم ہو گی۔

چند منٹ بعد ہی گھر دکھائی دے گیا۔ داخلے کے دروازے کے دونوں طرف
ستون کے دو تین اور درخت پہرے داروں کی طرح کھڑے تھے۔ اور آگے مرکزی عمارت
تک سڑک بنی ہوئی تھی۔ مرکزی چوبی عمارت جیسے جدید انداز سے تعمیر کی گئی تھی اور
یوں لگتا تھا۔ جیسے ساحل کے آخری ٹیلوں پر واقع ہو۔ گھر کے عقب میں ساحل تھا اور
سمندر کی لہریں اس سمت سے شور پیدا کرتی تھیں ہمارے نیچے قدم رکھتے ہی احساس
ہوا کہ گویا گرم دھوپ اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا بڑا خوشگوار امتزاج یہاں پایا جاتا
ہے۔ سورج کی تمازت کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے میرا استقبال کیا۔

دروازے کی گھنٹی اندر دور تک سنائی دی اور چند سیکنڈ بعد دروازہ کھل گیا۔

[illegible] برس کے بعد [illegible] اور وہ میرے سامنے کھڑی تھی لیکن اس کے چہرے
[illegible] البتہ جسم پر سفید [illegible]
[illegible] جسم کی تمام رعنائیاں
[illegible] زیادہ واضح ہو کر [illegible] وہ میرے
سامنے [illegible] تھی اور جسم کی تمام [illegible] لیکن دھوپ سے سنولائی ہوئی

رنگت کی وجہ سے نظروں سے غائب جان پڑتی تھی۔

"جلد آگئے ہو۔" وہ بولی۔ "میں نے تو سہ پہر کی پرواز سے تمہاری سیٹ بک کرائی تھی۔"

"مجھے ایگروفوبیا کا مرض لاحق ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "میرا مطلب ہے کھلے مقامات سے بہت ڈرتا ہوں۔"

"وضاحت کی ضرورت نہیں۔" وہ منہ پھلا کر بولی۔ "ایگروفوبیا کا مطلب میں جانتی ہوں۔"

"چنانچہ پرواز کرنا اور خصوصیت سے سہ پہر کے وقت پرواز کرنا مجھے ذرا پسند نہیں۔ مزید برآں سہ پہر کی پرواز میں عموماً شراب حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ صبح کی پرواز میں ایک سیٹ خالی تھی۔ سو میں شام کی بجائے اسی پرواز سے آگیا۔"

"اب آہی گئے ہو تو اندر آجاؤ۔" وہ رکھائی سے بولی۔ "اپنا بیگ بھی لے آؤ اندر۔"

عمارت کا زیریں حصہ داخلے کے ہال۔ کمرہ طعام، اور بڑے لونگ روم پر مشتمل تھا۔ جو ایک وسیع چبوترے کی طرف کھلتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ کچن بھی نچلے تختے میں تھا۔ بالائی تختے پر آٹھ خوابگاہیں اور چھ غسل خانے تھے۔ قطار کی آخری خوابگاہ مجھے نصیب ہوئی۔ میں نے اپنا بیگ وہاں رکھا اور شانی کے پیچھے پیچھے لونگ روم میں چلا آیا۔

"میرا کمرہ تمہارے کمرے کے سامنے ہی ہے۔" وہ بولی۔ "میرا خیال ہے رات کے وقت تمہارا قریب رہنا بہتر ہوگا۔"

"ایسا بہترین خیال ورن کبھی سننے کو نہیں ملا۔" میں نے پورے خلوص کے ساتھ جوا

وہ جھٹکا کھا کر مڑی اور بے خیالی نگاہوں سے میری طرف دیکھتے ہوئے بولی "اوہ۔ میں بھی کتنی بھول بھلکڑ ہوں کہ اتنی جلد تمہارے جیسے محافظ کو فراموش کر بیٹھی تھی۔" اس نے مایوسی سے آنکھوں کو گردش دی۔ "چونکہ اپنے آپ کو قتل ہونے سے بچانے کے لئے میں نے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں اس لئے حفاظت کے خیال سے قریبی کمرہ تمہیں دینا مناسب سمجھا۔ قاتل لوگ بات کو بھی وار کرنے سے نہیں چوکتے۔ ہیں نا؟"

"ٹھیک کہتی ہو۔" میں نے سرِ تسلیم خم کیا۔ "میں نے شاید اب تک تمہیں نہیں بتایا کہ کل سہ پہر کو تمہارے اپارٹمنٹ سے نکلنے کے بعد قتل ہونے سے بال بال بچا ہوں۔"

"کسی نے بھونڈا مذاق کیا ہوگا؟" اس نے سوالیہ انداز سے کہا۔

"تم اسے مذاق کہہ سکتی ہو۔ شاید تم اور تمہارے دوست مذاق میں رہ جاتے ہوں گے۔"

"پتہ نہیں کیا کہہ رہے ہو؟ میں کچھ نہیں سمجھی۔" اس نے الجھ کر کہا۔

"شانی اَرٹول۔ جھوٹ مت بولو۔" میں نے پورے یقین سے کہا۔ "تم اپنا آپ مجھ سے نہیں چھپا سکتیں۔ کل سہ پہر جو کچھ ہوا، تمہارے اشارے پر ہوا تھا۔ کیا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں؟"

"ہوں۔" اس نے احتیاط سے نچلا لب چبایا۔ "میں جاننا چاہتی تھی۔ آیا میں نے اپنی حفاظت کے لئے صحیح آدمی کا انتخاب کیا ہے۔"

"نفسیاتی طور پر تم نے اسی وقت مجھے خبردار کر دیا تھا جب مارٹن شومیکر سے ہوشیار رہنے کی ہدایت کی تھی۔" میں نے اسے آگاہ کیا۔ "نفسیاتی طور پر کچھ اور خبردار کن اشارے روانگی سے پہلے ملے تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہ اشارے بھی تمہاری مرضی سے ملے ہیں۔ ٹھیک ہے نا؟"

"اگر وضاحت کر دو تو شاید میں جواب دینے کے قابل ہو پاؤں۔" اس نے تیزی سے کہا۔

"ان لوگوں نے مجھے چک وہلین اور جوانا ولیش سے خبردار رہنے کی تلقین کی ہے۔" میں نے وضاحت کی۔

"کیا واقعی؟" اس نے لمحاتی طور پر آنکھیں جھپکائیں۔ "مجھے اس بارے میں کچھ پتہ نہیں۔"

"یہاں آتے ہوئے میں راستہ بھر گہری سوچ بچار کرتا آیا ہوں۔" میں نے کہا۔ "طیارے پر پرواز کرتے ہوئے میرے خیالات بڑی اونچی اڑان کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کروں۔ تو یکدم وفوبیا کی وجہ سے چیخنا چلانا شروع کر دوں۔ گہری سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم بڑی مالدار ہو اور تمہارے ہمارے دوست بھی کافی دولت مند ہیں۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ تم لوگوں نے اپنی تفریح کی غرض سے یہ پروگرام بنا یا ہو کہ ایک پرائیویٹ جاسوس کی خدمات حاصل کرکے اسے یہاں بلوایا جائے۔ اور یہ داستان سنائی جائے کہ کوئی تمہیں قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"نہیں۔ یہ بات نہیں ہے ونی۔" اس نے سر ہلایا۔ "میرے الفاظ پر یقین کرو، کوئی شخص واقعی مجھے قتل کرنے کا خواہاں ہے۔"

"مگر کیوں؟" میں نے سوال کیا۔

"یہ بعد میں بتاؤں گی۔" اس نے وعدہ کیا۔ "اس وقت جب تم باقی لوگوں سے مل چکے۔ وجہ وہی ہے جو نیپالک میں تمہیں بتائی تھی۔ یعنی میں آغاز ہی سے تمہارے ذہن میں تعصب کا زہر نہیں بھرنا چاہتی۔"

"وہ سب تو پہلے مل ہی چکا ہوں۔" میں نے کہا: "اور ان سے ملاقات بھی تمہارے ایما پر ہوئی۔"

"شرلے اور مارٹن پر مجھے پورا اعتماد ہے۔" وہ بولی: "وہ میرے بہترین دوست اور خیرخواہ ہیں۔ اور اس بات کا بھی مجھے یقین ہے کہ ان میں سے کوئی بھی متوقع قاتل نہیں ہو سکتا۔"

"کیا یہ یقین دلا سکتی ہو کہ مارٹن اور شرلے کے سوا دوسرے لوگ میرے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے؟"

"ہاں۔" وہ بولی۔ "جہاں تک دوسروں کا تعلق ہے۔ ان کے لئے تم عام مہمانوں کی طرح ہو گے۔"

"ان تین مہینوں کے دوران کیا واقعات پیش آئے تھے۔ جب تم کہیں چلی گئی تھیں؟" میں نے پوچھا۔

اس کی آنکھیں پھیل سی گئیں۔ "تمہیں کس نے بتایا کہ میں کہیں چلی گئی تھی؟"

"تمہارے بہترین دوستوں نے۔" میں نے جواب دیا۔

"یہ کوئی ایسی ضروری اور اہم بات نہیں کہ میں کہاں گئی تھی۔" اس نے اتنی طویل سانس لی کہ اس کی کمر کافی حد تک ابھر آئی۔ "دیکھو ڈینی۔ آج پہنچ کر وہ سب آ رہے ہیں اور ان کے آنے سے پہلے مجھے ہزار قسم کے انتظامات کرنے ہیں کیا اس وقت تک تم میرا پیچھا نہیں چھوڑ سکتے!"

"بہت بہتر۔" میں نے بدمزگی سے کہا۔ "میرے لئے کوئی خدمت ہو تو بتا دو۔"

"بس یہی کہ اگلے چار گھنٹوں کے لئے میری نظروں سے دور رہو۔"

یہ سنتے ہی میں باہر نکل کر کار میں جا بیٹھا اور دوبارہ شہر چلا گیا۔ پچھلی مرتبہ یہاں آیا تھا تو لواڈ بار میں شغل مے نوشی کرتا رہا تھا۔ یہ بار تیز دھوپ کی آتشیں کرنوں سے بچنے کے لئے بڑی موزوں اور مناسب تھی بشرطیکہ رم کی آمیزش سے تیار کردہ ان کی مخصوص شرابیں سے گریز کیا جائے۔ اس مخصوص شراب کو یہاں ناریل کے خول میں پیش کیا جاتا تھا۔ لواڈ بار میں بیٹھ کر میں نے جن اور ٹانک کا آرڈر دیا خیال تھا کہ اس کے استعمال سے ملیریا سے محفوظ رہوں گا۔ ان لمحات میں میں خلاؤں میں تک رہا تھا یعنی کرنے کو کوئی کام نہ تھا۔ ان خالی اوقات میں سینڈوچ جیسے کام و دہن کی تواضع کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہوتا۔ چنانچہ سینڈوچ پر منہ مارتے ہوئے اور شراب سپ کرتے ہوئے میں سوچنے لگا۔ کہ اگلے تین گھنٹے کیسے گذاروں مگر مصیبت یہ تھی کہ ذہن میں کوئی ترکیب ہی نہ آ رہی تھی۔ سینڈوچ ختم ہو گیا اور جام بھی کنارے لگ گیا۔ میں نے ایک اور جام کا آرڈر دیا۔ اور یہ جام اور بھی آہستہ آہستہ سپ کرنے لگا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دو جانی پہچانی صورتیں اچانک اپنی طرف بڑھتی نظر آئیں۔ ان میں سے ایک تو شومیکر تھا اور دوسری شرلے سمپسن۔ شومیکر نے ہوائی کی شرٹ پہن رکھی تھی جس پر جگہ جگہ کھجور کے درخت اگے ہوئے تھے۔ اس کی پتلون بالکل سفید تھی۔ اس لباس میں وہ اس ہاتھی کی طرح نمایاں تھا۔ جو جنگل کے جانوروں کی کسی تقریب میں شریک ہو رہا ہو۔ شرلے سمپسن نے مختصر سا سمر ڈریس زیب تن کر رکھا تھا۔ جس نے اس کے جسم کے ضروری حصوں کو برائے نام مستور کر رکھا تھا۔ اس کی سنولائی ہوئی ٹانگیں غیر معمولی لمبی دکھائی دے رہی تھیں۔

"ہم نے ایمبیسڈر سے شانی کو فون کیا۔" شومیکر نے وضاحت کر دی۔" اس نے کہا کہ تم

بجے تک گھر سے دور دفعان رہیں۔"

"اس نے یہ بھی بتایا کہ تم وارد ہو چکے ہو اور اس نے تمہیں بھی چھ بجے تک دفعان کر دیا ہے۔" شرلے چہچہا رہی تھی "اور اس نے یہ بھی بتایا کہ تم ٹاؤن میں ہو۔"

"چونکہ کل سہ پہر شرلے کے اپارٹمنٹ میں بھی تم شراب نوشی کرتے رہے تھے اس لئے ہم نے اندازہ لگایا کہ اب بھی کہیں مے نوشی کر رہے ہو گے" تھومیکر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اور اس کے لئے شرلے نے مخبری پوری کی۔" اور چونکہ ساتھ والا میرا صرف یہ مقام ایسا ہے جسے مہذب کہا جا سکتا ہے چنانچہ ہم سیدھے یہاں آ گئے۔"

میں نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور جلدی سے کہا۔" اگر تم لوگ میرے دوست ہوتے تو میں تمہارے لئے ضرور شراب منگواتا۔"

"تم اب بھی ناراض ہو بائیڈ۔" شرلے نے کہا۔ اور میرے قریب بیٹھ گئی۔ اس کے گھٹنے مجھ سے یوں ٹکرا گئے۔ جیسے مدتوں بعد بچھڑے دوست گلے مل رہے ہوں۔" مارٹن۔ جاؤ یہاں کی رم سے آمیزش کی ہوئی مخصوص شراب لے آؤ۔ مجھے وہ بہت پسند ہے۔"

"بائیڈ۔ تم کیا کہتے ہو؟ تمہارے لئے بھی لاؤں؟" مسز ڈیو نے مجھ سے استفسار کیا۔

"نہیں میرے لئے جن اور ٹانک لانا۔" میں بولا۔" ان علاقوں میں ملیریا بہت ہوتا ہے۔"

"اوہ۔" اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔" کل سہ پہر تمہاری کپکپاہٹ کی وجہ میری سمجھ میں نہ آئی تھی۔ اب معلوم ہوا ملیریا کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ اچھا تمہارے

لئے جنت اور ٹائمز بھی لے آتا ہوں۔"

وہ مڑ کر بار کی طرف چلا گیا اور میں بولا۔ "سالا مسخرہ بننے کی کوشش کرتا ہے"

"خیال رکھنا۔" شرلے نے سرزنش کی۔ "مارٹن کے سامنے مذاق کرنا اور بتیسی میں سے ایک دو دانت کم کرا لینا ایک ہی بات ہے۔"

میں نے منہ بنا کر اس کی سرزنش نظر انداز کر دی اور پھر پوچھا۔ "کیا یہ بچے اور اس کی شادی کو ترکے میں ملا ہے؟"

"میرا خیال ہے ترکے میں ہی ملا ہے۔" وہ بولی۔ "شانی بہت زیادہ امیر ہے مگر یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے۔"

"تمہارا اپنا کیا حال ہے؟"

"متوسط طبقے کی ہوں۔" اس نے بتایا۔ "میرا شوہر طلاق لینے کے لئے مرا جاتا تھا کیونکہ اسے ایک بیوہ سے کنتیا سے بڑی محبت ہو گئی تھی۔ چنانچہ اس نے مجھے اپارٹمنٹ اور معقول رقم دے کر طلاق دے دی۔ کارٹنا میرا اب بھی ادھر ادھر جھک مارتا رہتا ہے۔"

"تمہارے حالات کافی افسوس ناک ہیں۔" میں نے ہمدردی کا اظہار کیا۔ "اس مسخرے کے کیا حالات ہیں؟"

وہ گٹ گٹ کر کے ہنسنے سے ہنس دی: "مارٹن؟ کھدائی کرتے ہوئے اتفاق سے اس کے والد نے ذخیرہ تیل کا ایک کنواں لگ گیا تھا۔ چنانچہ مارٹن اب فکر معاش سے بے نیاز ہے تو سوچ کتا ہے جا کر اپنے ڈیڈی کے سر پر سوار رہتا ہے اور اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے اور اسے متعدد بار سے دور رکھنے کے لئے وہ اس کی جیب بھرتا رہتا ہے۔"

شو میکر شراب پیے آیا اور آ کر ہمارے سامنے بیٹھ گیا۔ "ریوالور ساتھ لائے ہو یا نہیں؟"

"نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "طیارے والوں کو یہ بات پسند نہ تھی۔ انہیں خدشہ تھا کہ کہیں میں طیارہ ہائی جیک کرنے کی کوشش نہ کروں۔"

"مگر ریوالور کے بغیر تم بالکل بیکار ہو۔" وہ بولا۔ "یہ بات شریلے کے اپارٹمنٹ میں ثابت کی جا چکی ہے۔"

"میں کوشش کروں گا کہ یہاں سے کوئی سیکنڈ ہینڈ طمنچہ مل جائے۔"

اس نے اپنے بھینچے ہوئے شانے اچکائے۔ "مجھے خیال تھا کہ تم ریوالور نہ لا سکو گے چنانچہ میں اپنا کھلونا ساتھ لیتا آیا ہوں۔ یہ آدھ کیا ہوا یہ کھلونا بڑا ہلکا پھلکا ہے۔ چاہو تو مستعار لے سکتے ہو۔"

"شکریہ" میں نے تلخی سے کہا۔ "تمہارا کھلونا بازوکا بالفعل سے کیا کم ہوگا، وہی تمہارے کپڑوں پر فٹ آسکتی ہے؟"

"نہیں یہ چھوٹا سا ۳۸ ہے۔" اس نے کہا۔ "اس قسم کے کھلونوں سے تم یقیناً واقف ہوگے۔ اس کی نالی والے سرے پر جو سوراخ ہے۔ اس میں سے گولی نکل کر تمہارے دشمن کا بھیجا اڑا سکتی ہے۔"

"اگر میرے بس میں ہوتا۔" میں نے کہا۔ "تو میں چھ فٹ دور سے تمہاری آنکھوں کے درمیان نشانہ لگاتا۔"

"مذاق چھوڑو۔" شریلے نے فوراً مداخلت کی۔ "ہم راستہ بھر شانی کے متعلق سوچتے رہے ہیں۔ اگر شانی کا دماغ چل گیا ہے اور کوئی اسے واقعی قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تو ہم تینوں کو اکٹھے رہنا چاہیے۔"

"۔ تیغ جان فروش ۔" میں نے طنزیہ انداز سے کہا ۔" مجھے تو یہ گوارا نہیں کہ شومیکر کے اس منہ والے خنزیر کو مسلسل دیکھتا رہوں جبکہ اس نے اپنے ہیٹ کے ایک طرف شتر مرغ کا پر بھی لٹکا رکھا ہے ؟"

"جس انداز سے تم باتیں کرتے ہو ۔" شومیکر نے غرا کر کہا ۔" اگر یہی انداز اپنائے رکھا تو وہ وقت دور نہیں جب تمہاری یہ پکوڑا سی ناک تمہاری گدی پر لگی نظر آئے گی"

"جنٹلمین ۔" شرلے جلدی سے بولی ۔" مذاق میں برا نہیں منانا چاہیے ۔ اگر ہم آپس میں ہی لڑنے جھگڑنے لگے ۔ تو کسی منزل پر نہ پہنچ سکیں گے ۔"

"بائیڈ پہنچ جائے گا ۔" سرتیج دی نے کھونتے ہوئے کہا ۔" قریب ترین مردہ خانے میں ۔"

"مارٹن خاموش رہو ۔" شرلے نے کہا اور اس نے گھٹنے کا دباؤ میرے گھٹنے پر بڑھا دیا ۔" اگر تم دونوں بندروں کی طرح ایک دوسرے پر خوخیاتے رہے اور کیچڑ اچھالتے رہے تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔"

"اوکے ۔" شومیکر نے کہا ۔" تو اسے سمجھا دو کہ یہ مجھ پر فقرے اچھالنا چھوڑ دے ۔"

"تو تم دونوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ شانی کو کون قتل کرنا چاہتا تھا ؟"

ڈیلن نے اچانک سوال کیا

"نہیں ۔" دونوں نے بیک زبان جواب دیا ۔

"لیکن تمہارا خیال ہے کہ اس معاملے کا تعلق ان تین ہیروں سے ہے جو شانی نے خرید کر سمگل کرائے ؟"

"ہاں ۔" دونوں نے پھر یک زباں ہو کر جواب دیا ۔

ان کے جوابات فی البدیہہ اور رٹے رٹائے تھے اور یہ شبہ میرے دل میں پھر ابھر رہا تھا کہ شانی اور ٹولی کے ساتھ ساز باز کر کے یہ لوگ مجھے بدھو بنانے کی فکر میں ہیں۔

"یہ چیک دھیلین کون حضرت ہیں؟" میں نے سوال کیا۔ "جس سے تم لوگوں نے خبردار رہنے کو کہا تھا۔"

"بتا تو چکا ہوں کہ بڑا عجیب سا شخص ہے اور۔۔۔"

میں نے جلدی سے اس کی بات کاٹی۔ "ہاں جو کچھ بتا چکے ہو وہ سب مجھے یاد ہے میرا مطلب ہے وہ کیا کام کرتا ہے؟ اور شانی کا دوست کیسے بنا؟"

"چیک شانی کے چچا کی جائداد کا ٹرسٹی ہے۔" شرلے نے وضاحت کی۔ "یوں سمجھو کہ وہ شانی کا ایک قسم کا سرپرست ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے۔ وہ ابھی اکیس سال کی عمر کو نہیں پہنچی؟" چمکتی ہوئی آنکھوں سے اسے گھور کر میں نے سوال کیا۔

"میرا مطلب ہے وہ ساری جائیداد کا انتظام کرتا ہے۔" وہ بولی۔ "اور یہ یاد رکھو کہ شانی اب سے چھ ماہ بعد پچیس سال کی ہو جائے گی۔۔"

"ضرور یاد رکھوں گا۔ بھلا یہ بھی بھولنے کی بات ہے؟"

"اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ شانی نے اسے بہروپ میں کیوں دھوکا دیا ہے؟" وہ کہنے لگی۔ "اگر وہ ایسا نہ کرتی تو وہ مشکوک ہو جاتا۔"

اچانک مجھے ایک خیال آیا اور میں نے پوچھا۔ "یہ کیوں یاد رکھوں کہ شانی چھ ماہ بعد پچیس سال کی ہونے والی ہے؟"

"اس کے چچا کی وصیت کی وجہ سے۔" شرلے نے کہا۔ "لازمی ہے کہ شانی نے اس

بلکہ میں تمہیں سب کچھ بتا دیا ہوگا۔"

میں نے سپاٹ آواز میں کہا۔ "نہیں۔ مجھے کچھ نہیں بتایا گیا۔"

"اوہ" شرلے کہا ہی اور استفہامیہ انداز میں مرسخ دیوی کی طرف دیکھنے لگی

"اس کا چچا بھی اپنی ہی قسم کا انسان تھا" شومیلہ بتانے لگا۔ "بڑا مذہب پرست اور جدید زمانے کی تفریحات کا کٹر مخالف۔ اس کا خیال تھا کہ دنیا بڑے برے انجام سے دوچار ہونے والی ہے۔ لڑکیوں نے گھٹنے ننگے کر دیئے ہیں۔ اور لوگ سگرٹ نوشی اور شراب نوشی کرنے لگے ہیں۔ بس ان چیزوں کو بری جانتے ہوئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی گڑیا شانی بدراہ ہو جائے۔ چنانچہ اس نے شانی کی بہتری کے خیال سے ساری جائیداد ٹرسٹ کے حوالے کر دی۔ وصیت کے مطابق شانی بین ہٹن کا اپارٹمنٹ اور یہاں کا بیچ ہاؤس استعمال کر سکتی ہے۔ اور گزارے کے لئے الاؤنس بھی ملتا ہے لیکن ساری جائیداد کی وارث اس وقت ہوگی جب پچیس سال کی ہو جائے گی۔"

"اگر اس کا چچا اتنا ہی مذہب پرست تھا تو اس نے کوئی کڑی شرط بھی عائد کی ہوگی وصیت میں؟"

"ہاں تمہارا خیال ٹھیک ہے۔" شومیلہ بولا۔ "وصیت میں ایک اخلاقی شرط ہے۔ کہ اگر پچیس سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے شانی بدراہ یا آوارہ ثابت ہو گئی۔ تو اسے جائیداد میں سے ایک حبہ بھی نہیں ملے گا۔"

"تو پھر جائیداد کسے ملے گی؟" میں نے پوچھا۔

"اس کے متعلق میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"میرا خیال ہے، چرچ کو ملے گی؟" شرلے کی آواز سے بھی بے یقینی ظاہر تھی۔ "بہر حال

۔۔۔ہے کہ جیک دھیلن وہ شخص ہے جس کی معیشت پر شانی کو مستقبل ہے۔"

"اور وہ جائیداد کا منتظم ہے۔" میں نے کہا۔ "اگر وہ جائیداد ہی خود ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ تو یقیناً اس کی خواہش ہوگی کہ شانی بدکردار ثابت ہو اور جائیداد سے محروم ہو جائے، ہو سکتا ہے اسی وجہ سے وہ شانی کو قتل کرنے کا بھی خواہشمند ہو۔"

"تم بڑے احمق ہو یانیلڈ۔" شومیکر نے اس مرتبہ بڑے پیار سے کہا۔ "اگر شانی کا کا نٹا راستے سے ہٹا بھی دے اور شانی کے سامنے جوابدہ ہونے سے بچ جائے ۔۔۔ بہت سے ایسے تھے جن سے حساب کتاب دینا ہی پڑے گا۔" وہ کبھی کبھی کم ہی ہنسا ۔۔۔ میرا تجربہ ہے کہ چرچ والے پائی پائی کا حساب لیتے ہیں اور سختی کرتے ہیں۔"

"ممکن ہے چرچ کے لوگوں کو دھوکا دینا اس کے لئے ممکن ہو جبکہ شانی کے سامنے ایسا نہ کر سکے۔ کیونکہ شانی کو جائیداد کے متعلق بہت کچھ معلوم ہوگا۔"

"بہت جلد تمہاری ملاقات جیک دھیلن سے ہو جائے گی۔ پھر جو مرضی ہو رائے قائم کر لینا۔" مسز لیمنے غیر دلچسپ انداز سے کہا۔

"اور جوانا دلیشی؟" میں نے کہا۔ "اس کے متعلق تفصیل سے کچھ بتاؤ۔"

"اس کے متعلق بتا چکی ہوں۔" مسز لیمنے جواب دیا۔ "شانی کی سہیلی سمجھی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ شانی نے اس فاحشہ میں کیا دیکھ لیا ہے۔"

"اور کسی سے کبھی ہوشیار رہوں؟"

"اور کس کا بتاؤں؟ میں بھی سب کو کہاں دیکھ پاتی ہوں؟" وہ بولی۔ "شانی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ پانچ مختلف طریقوں سے زندگی بسر کر سکتی ہے شاید تم میرا مطلب پا گئے ہو گے۔"

"اس کا دایاں ہاتھ جو کچھ کرتا ہے، اس کی خبر وہ بائیں ہاتھ کو نہیں ہونے دیتا؟" میں نے مثال پیش کی۔

"ہاں کچھ ایسی ہی بات ہے۔" اس نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔ "الٹریہ کوشش کرتی ہے کہ اس کا ایک دوست اس کے دوسرے دوست سے ملنے نہ پائے۔"

"تو گویا یہ ہاؤس پیچ میں جو اجتماع ہو رہا ہے اسے استثنائی قرار دیا جا سکتا ہے۔" میں نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔" اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک لہرا گئی۔ "اگر شانی سچ مچ پاگل نہیں ہوئی تو یہ اجتماع بڑے زندہ دل لوگوں کا ہوگا اور بڑی تفریح رہے گی۔"

۱۰

اتنی زوردار دستک ہوئی کہ مجھے دروازہ ٹوٹنے کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ دروازے کے صحیح سلامت ہونے کے متعلق تسلی کر لینے کے بعد میں نے دروازہ کھولا اور مرزا دلاور صاحب اندر تشریف لے آئے۔ ان کے اندر آنے کے بعد یوں گمان ہوا جیسے کمرہ سمٹ

کر آدھا رہ گیا ہو۔

"یہ لو" اس نے کہا اور ریوالور بستر پر پھینک دیا۔

میں نے ریوالور اٹھا کر جائزہ لیا۔ سمتھ اینڈ ویسن ۳۸ ء تھا چھوٹی نالی والا۔

"کلپ نیا لگوایا گیا ہے۔" شومیکر نے بتایا۔ "اگر غلطی سے چند بے گناہ لوگوں کو قتل کرنا چاہو تو بھی اب کلپ بدلوانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔"

میں نے ریوالور کے لئے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"وہ آنا شروع ہو گئے ہیں۔" وہ کہنے لگا۔ "قیمر تعمیر کرنے والا اسامی اپنے لیمن رنگ کا سوٹ کے ساتھ باہر چبوترے پر ہے۔ اور جانا اور لیش نو وارد مردوں کا استقبال کرنے کے لئے لونگ روم میں ہے تاکہ اپنے شکار کا انتخاب کر سکے۔"

"بڑی کھلنڈری لگتی ہے۔" میں نے تبصرہ کیا۔

"یا بیڈ۔ احتیاط سے قدم اٹھانا۔" وہ بولا۔ "میرا خیال ہے کہ شرلے بھی تم پر نظر رکھتی ہے۔"

"کیا اسے ایک تنبیہ تصور کروں۔؟"

"جانا اور شرلے۔" وہ کھل کر ہنسا۔ "ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے ہیں۔ ویسے عورتیں ہوتی ہی اس لئے ہیں کہ انہیں پیار کیا جائے اور بستر کی زینت بنایا جائے اور اس مقصد کے لئے ایک نہیں بلکہ لاکھوں حسینائیں قطار میں لگی رہتی ہیں۔"

"ٹیکساس کے ننگے پاؤں والے لڑکے نے یقیناً عورتوں کی نفسیات کے متعلق گہرا فلسفہ چھانٹا ہے۔" میں نے طنزاً کہا۔

مگر وہ اس طنز کو اپنی تعریف سمجھا اور خوش ہو کر بولا۔ "ٹیکساس کا ذکر آیا ہے"

تو یہ بتا دوں کہ وہاں انسان بڑی اونچی اڑانیں کہہ سکتا ہے۔ بانیڈ۔ وہاں کی عورتیں بہت حسینا بھی ہیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر۔ میری ڈارلنگ تو یہ وہاں بھی اور بڑی تھی۔ اور یہ سب ایک قطار میں لگی منتظر رہتی ہیں۔ کہ نخا سا شو میکر تسبیہ اور راست بھر کے لئے ان پر وعید طاری کر دے۔"

"بڑے خوش نصیب ہو۔" میں نے دل ہی دل میں جذبہ رشک محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے یہاں بھی تمہاری تفریح کا کافی سامان ہو جائے گا۔ خیال رکھنا کوئی پری نہ مل جائے جو تمہیں اپنے پروں میں چھپا کر اڑا لے جائے۔"

اپنے بد ہئیت چہرے پر خوشی کی مسکراہٹ چپکائے وہ رخصت ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے زیلا اور کے کیپ کا جائزہ لیا۔ اس نے دروغ گوئی سے کام نہیں لیا تھا۔ واقعی کیپ نیا لگا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا اور دیکھا کہ بیرکی سب سے پچھلی دیواروں میں رکھ دیا اور پھر پچھلے تختے پر واقع لونگ روم میں چلا گیا۔ یہ خالی تھا۔ سوائے اس لڑکی کے جو کمرے کے وسط میں ڈرنک ہاتھ میں لئے کھڑی تھی۔

دراز قامت اس حسینہ کے تانبے رنگ کے بال سر کے دونوں طرف سے دو تصویروں میں لپٹ کر لہروں کی طرح جھولتے ہوئے اس کے شانوں پر گر رہے تھے۔ سبز آنکھوں میں بلا کی چمک تھی اور سلگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں جیسے اس کے اندر کہیں جنسی آتش فشاں بھڑک رہا ہو۔ بڑا سا منہ جانے کس قسم کے خم لئے ہوئے تھا جیسے اس کے لب نہ بجھنے والی پیاس سے تڑپ رہے ہوں۔ بھری بھری چھاتیاں پتلی کمر دبے جذبات ابھر رہی تھیں۔ کولہے بھی بھرپور شباب کے حامل تھے۔ اس نے پوری لمبائی کا بیا بیا ہی زیب تن کر رکھا تھا جس کا گلہ کھلا تھا اور چھاتیوں کی مدور گولائیوں کو

ابھرتے ہوئے والے انداز سے نمایاں کر رہا تھا۔ گلے میں بڑی خوبصورت سی سنہری زنجیر پڑی ہوئی تھی۔

"ہیلو۔" اس نے گہری ہنستی ہوئی آواز میں کہا۔ "تم کون ہو؟"

"ڈینی باینڈ۔" میں نے جواب دیتے ہوئے دایاں رخسار اس طرف کر دیا۔

"میں جوانا ولیش ہوں۔" وہ بولی۔ "تمہارا دایاں رخسار میرے لئے بھی اتنا ہی قابل ستائش ہے جتنا کہ تمہارے لئے۔"

"تم وہی جوانا ولیش تو نہیں ہو جن کے متعلق بڑے رنگین افسانے مشہور ہیں؟"

"اوہ تو کسی نے میرے متعلق تمہیں پہلے سے ہی بتا دیا ہے۔" اس نے بڑی نزاکت سے کہا اور اس کی بائیں آنکھ جھپک اٹھی۔ "میری کسی بہترین سہیلی نے بتایا ہوگا۔ شاید شانی نے۔ ورنہ ڈیم شرلے سمپسن نے بتایا ہوگا۔"

"دونوں میں سے کسی نے تمہارا ذکر نہیں کیا۔" میں بولا۔ "ہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی تھی۔ جس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ لیکن نوے سال کا معلوم دیتا تھا۔ اس کے بغلوں میں بیساکھیاں دبا رکھی تھیں اور سر پہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ ایک بازو بھی جھولنے میں لٹکا ہوا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ یہ سب چوٹیں اسے تب آئیں جب ریلوے کے پلیٹ فارم پہ تم سے اس کی ملاقات ہوئی اور پھر وہ دو ڈبوں کے درمیان کود گیا تھا۔"

"تم سمجھتے ہو ڈینی؟" اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہمیشہ ہی سمجھا کرتا ہوں۔"

"کتنی شرم کی بات ہے۔" اس نے مذاق اڑانے کے انداز میں سر ہلایا۔ "کاش تم مذاق کا خیال ترک کر سکتے۔ اس صورت میں اپنا چابک اٹھاتی اور ہم دونوں بھاگ نکلتے۔"

ہیں چلے جاتے۔"

"تو گویا تم واقعی تشدد کی حامی ہو۔" میں نے کہا۔ "چابک سے میری جنسی خواہشات کو بیدار کرنے کا خیال بڑا اچھا ہے۔ لیکن خون بہنے لگا۔ تو اسے صاف کون کرے گا۔"

دیر تک سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے گویا رد کر دینے کے انداز میں سر ہلایا۔ پھر میری طرف پیٹھ موڑ کر کاؤچ کی طرف چل دی۔ میں بار کی طرف گیا۔ شراب کا ایک جام بنایا اور اسے لئے چبوترے پر چلا گیا۔

سورج تیزی سے غروب ہو رہا تھا اور سمندر کے پانی کا رنگ سرخ خون کی طرح نظر آنے لگا تھا یا شاید جوانا ڈینٹن کے دیدار کی وجہ سے یہ مجھے ایسا دکھائی دے رہا تھا شانی اونچے گلے والے نیلے بلاؤز اور سفید بیل باٹم پتلون میں ملبوس تھی۔ یہ ایسا لباس تھا جس میں وہ کسی ملاح کی بے لگام خیالات کی جان لگ رہی تھی۔ وہ ایک پستہ قد شخص سے باتیں کر رہی تھی۔ جس نے چاندی کے بٹنوں والا چھوٹا سا کوٹ اور میچ کرتی ہوئی گہرے نیلے رنگ کی پتلون پہن رکھی تھی گلے میں شوخ رنگ کا سکارف بھی بندھا ہوا تھا۔

"ہیلو ڈیئر۔" شانی بولی۔ "جیک وہیلن سے تمہاری ملاقات میرے لئے خوشی کا باعث ہوگی۔"

شانی اس کا پورا نام بتلانے لگی اور وہیلن بڑی گرمجوشی سے میرا ہاتھ بھینچنے لگا۔ قد پانچ فٹ سے ذرا سا اونچا اور اتنا دبلا پتلا کہ ذرا چلے تو یہ فکر پیدا ہونے لگے کہ کہیں ہوا کے ساتھ ہی نہ اڑ جائے۔ اپنے سر کے گنجے پن کی تلافی کرنے کے لئے ہی شاید اس نے بالائی لب پر گھنی مونچھیں سجا رکھی تھیں آنکھیں زیتونی رنگ کی

اور منہ پتلا اور تنگ تھا۔ اس سے پہلے کبھی مونچھوں والے فقیر کمر کرنے والے سانپ کے متعلق نہ سنا تھا مگر آج اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

"تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہائیڈ۔" اس نے حیران کن گہری اور کھنکھناتی آواز میں کہا۔ "کیا شانی کو کافی عرصہ سے جانتے ہو؟"

"مین ہٹن میں ہم ہمسائے ہیں۔" میں نے جواب دیا۔ شانی کی رہائش گاہ اور میری قیام گاہ میں سے سنٹرل پارک کو نکال دیا جائے تو یہ بات کچھ ایسی جھوٹ بھی نہ تھی۔

دروازے کی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ شاید کوئی نیا مہمان آیا تھا۔ شانی اس کا استقبال کرنے چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد دہلین نے سازشی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔ "کترانے کی ضرورت نہیں۔ شانی نے مجھے بتا دیا ہے۔ کہ تم کون ہو اور یہاں کس لئے آئے ہو۔"

"کیا واقعی؟" میں نے اندر ہی اندر بیچ و تاب کھاتے ہوئے سوال کیا۔

"اس کا کہنا ہے کہ کوئی اسے قتل کرنے کی کوشش میں ہے۔" اس نے بیزار کے لہجے میں کہا۔ "میرے جی کو تو یہ بات بالکل نہیں لگی۔ کوئی معقولیت بھی ہو آخر اسے کوئی کس لئے قتل کرنا چاہے گا؟"

"کیا کہہ سکتا ہوں۔" میں بولا۔ "سننے میں آیا ہے کہ وہ بے حد امیر ہے۔"

"اتفاق سے اس کے چچا کی جائداد کا میں ٹرسٹی ہوں۔" اس نے اہمیت جتانے کے انداز میں مونچھوں کو تھوڑا سا پھڑکایا۔ "شانی اس وقت تک ساری جائداد کی وارث نہیں بن سکتی جب تک پچیس سال کی نہ ہو جائے۔ اور ابھی پچیس سال کی عمر ہونے میں چھ مہینے رہتے ہیں۔ اس دوران وہ جائیداد کے کچھ حصے کا استعمال کر

سکتی ہے اور اسے معقول الاؤنس ملتا رہے گا۔ لیکن اگر اسے کوئی حادثہ پیش آجائے یا کچھ ہو جائے تو ساری جائداد چچا کے نام ہو جائے گی۔"

"میرا خیال ہے وصیت میں کوئی اخلاقی قسم کی شق بھی ہے؟"

"ہاں اس کا چچا بڑے اعلیٰ کردار کا مالک تھا۔ پرانے قسم کے خیالات تھے اس کے۔ آجکل انہیں فرسودہ اور دقیانوسی خیال کیا جاتا ہے۔" اس نے کندھے اچکائے۔ "شانی کو وہ ہمیشہ بڑی پاکیزہ لڑکی تصور کرتا رہا۔ اور ہمیشہ یہی کوشش کرتا رہا کہ وہ ہمیشہ پاکیزہ اور نیک چال چلن کی مالک رہے۔"

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" میں نے کہا۔ "میرا مطلب ہے اگر وہ شراب نوشی کرنے یا کسی سے تو تو میں میں کر بیٹھے تو کیا جائداد سے محروم کر دی جائے گی؟"

"کس قسم کا ذلیل مذاق ہے یہ بابو۔" وہ تیزی سے بولا۔ "میرا خیال ہے معلومات اگلوانے کے لئے اپنی جاسوسی کی جبلت سے کام لے رہے ہو۔ بہرحال اتنا یقین رکھو کہ میں نے خود کبھی شانی کی جاسوسی کی ہے اور نہ ہی اس کام پر کسی کو مامور کیا ہے۔ شانی کے حق وراثت کو صرف ایک صورت میں خطرہ پیش آسکتا ہے۔ اور وہ صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اس کی بدکرداری کا ٹھوس اور ناقابل تردید ثبوت پیش کرے۔"

"بدکرداری کا مفہوم کافی وسیع ہے۔" میں نے جتلایا۔

"جنسی بے راہ روی، منشیات یا مجرمانہ سرگرمیاں۔" اس نے سرد مہری سے کہا۔ "اس کے چچا کو بدکرداری کی حدود متعین کرنے میں کافی سردردی کرنا پڑی، تب جا کر وصیت لکھنے کا مرحلہ آیا۔"

"اور اب خزانہ تمہارے ہاتھ میں ہے؟"

"اس نے اس غرض سے مجھے ٹرسٹی بنایا تھا کہ وصیت کی تمام شقیں پوری ہونے کے متعلق خیال رکھوں۔" وہ بولا: "کیا اب تمہاری تسلی ہو گئی ہے؟ افسوس ہے کہ میں ہر وقت وصیت نامے کی نقل ساتھ نہیں لئے پھرتا ورنہ وہی تمہیں دکھا دیتا۔"

"سوچا سمجھا قتل کسی مقصد کے تحت کیا جاتا ہے۔" میں نے احتیاط سے الفاظ کو انتخاب کیا: "عام طور پر مالی مفاد کسی کے قتل کا باعث بنتا ہے۔"

اس نے جھٹکے سے یوں سر اٹھایا جیسے کھمر کھمر کرنے والا سانپ سر اٹھا کر ڈسنے کو تیار ہو جائے۔ رمز و کنایہ میں گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ایسی باتوں کا کچھ فائدہ ہے۔" پھر اس کے منہ کا ایک گوشہ یوں پھڑپھڑایا جیسے مسکرانے کو ہو۔ "شاید تم اتنے احمق نہیں ہو جتنے دکھائی دیتے ہو۔"

"میں احمق ہوں یا نہیں۔ البتہ یہ سکتا ہوں کہ کبھی ایسے لوگوں کی الٹ نہیں سننا جن سے اچھی طرح واقف نہیں ہوں۔" میں نے بلند مقام پر رہتے ہوئے کہا: "حالانکہ یہ کام اتنا مشکل نہیں اور کوئی بھی شخص محض تو تلی چلا کر اپنے عیب اور خوبیاں ظاہر کر سکتا ہے۔"

اس کے گلے میں سے پھنسی پھنسی سی سانس خارج ہوئی۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور تیز قدموں سے بنگلے کے قریب جا کھڑا ہوا مجھے خیال آیا کہ پہلے اس مادہ چیتا نے قبر کی کھدائی کی اور اب یہ اونچا کمبخت منہ پھلا کر مجھے چھوڑ گیا ہے۔ شاید آج کی رات دو ستی بنانے کی رات ہے۔

"ڈینی؟" شانی کی آواز اچانک پیچھے سے سنائی دی اور میں نے مڑ کر دیکھا۔ شانی کے ساتھ سیاہ بالوں والا طویل قامت ایک شخص کھڑا تھا۔ اس کے گٹھے ہوئے چہرے

سے یوں ظاہر ہو رہا تھا۔ جیسے کسی ایئر لائن کا کیپٹن ہو۔

"یہ ہیلی ڈرسکل ہے۔" شانی نے رسم تعارف ادا کی۔ "اور یہ ہے ڈینی بائیڈ۔"

"آج پہلی مرتبہ کسی پرائیویٹ جاسوس سے ملاقات ہوئی ہے۔" ڈرسکل نے کھلی اڑانے کے انداز میں کہا۔ "مگر تم تو جاسوس بھی دکھائی ہی نہیں دیتے بائیڈ۔"

"دلالی کے پیشے کا کیا حال ہے آجکل؟" میں نے اپنے آپ پر قابو پاکر بڑی نرمی سے کہا۔

سرد مہر بھوری آنکھوں میں چمک سی لہرائی اور اس کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔ شانی نے اس کا بازو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور اس کے ساتھ تقریباً لٹک ہی گئی۔ "برا نہ مناؤ ہیلی۔ بائیڈ تو محض مذاق کر رہا تھا۔"

"مجھے چھچھورا مذاق پسند نہیں۔" وہ تلخی سے بولا۔ "اسے بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ میرا پارہ چڑھا ہوا ہے اور اگر اس نے معذرت نہ طلب کی تو اگلے دو چار دنوں تک اس کی تھوتھنی سوجی رہے گی۔"

"اسے بتلانے کی ضرورت نہیں۔" میں بولا۔ "تمہاری دھمکی سے یہ بات میں سن چکا ہوں۔"

"تو یہ دم خم ہیں۔" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔" شانی جوشیلی آواز میں بولی۔ اور اس کے بازو پر اور بھی لٹک گئی۔ "پلیز ہیلی! یہ ایک پارٹی ہے اور ہم سب تفریح کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔"

"او کے۔" اس نے متذبذب انداز میں ہدایت سے کام لیا۔ "اس مرتبہ چھوڑ دیتا ہوں۔"

"آؤ تمہیں چک دہلین سے ملاؤں۔" شانی نے کہا اور اسے کھینچتی ہوئی لے گئی۔

میں نے سوچا۔ ڈرسکل کو شامل کر کے اب تین دوست ہو گئے ہیں میرے۔
یہی کچھ سوچتا ہوا میں لونگ روم میں چلا گیا اور دیکھا کہ سرخ ولیم کاؤنٹ پر بیٹھا مادہ پیتلے سے گفتگو میں مصروف ہے۔ میں بار کے پیچھے چلا گیا تاکہ اپنے لئے ڈرنک تیار کروں۔ اتنے میں شرلے سپین کمرے میں آ گئی۔ اس نے مالٹی اور سبز رنگ کا اتنا چست لباس پہن رکھا تھا جیسے کسی نے لباس کا رنگ اس کے جسم پر پینٹ کر دیا ہو۔ اگر اس نے یہ لباس نہ پہن رکھا ہوتا تو بھی اس سے زیادہ برہنہ نہ دکھائی دیتی۔ ایسے میں اسے محو خرام دیکھ کر آنکھوں کے ڈیلے باہر گرتے محسوس ہونے لگے۔ وہ سیدھی بار کی طرف آ گئی اور سٹول کے کنارے پر ٹکتے ہوئے بولی۔ "تم جیسا خوبرو بارٹنڈر آج تک نہیں دیکھا ڈیئر۔ میرے لئے مارٹینی کا ایک جام بنا دو۔"

"تیز ہو؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں تیز ہو۔" وہ بولی اور سامنے کی طرف دیکھ کر بولی۔ "اس فاحشہ سے ملاقات ہوئی؟"

"میرا خیال ہے انجانے میں میں اس کی انسلٹ کر چکا ہوں۔" میں بولا۔ "چک دہلین اور ہیلی ڈرسکل سے بھی مل چکا ہوں اور کسی نہ کسی انداز سے دونوں کی بے عزتی کر چکا ہوں۔ اس لئے میرے ساتھ بات کرتے ہوئے احتیاط سے کام لو۔"

شرلے نے گردن موڑ کر دوبارہ کاؤنٹ پر سرسری سی نظر ڈالی۔ پھر مجھ پر نظر ڈال کر بولی۔ "میرا خیال ہے یہ جوڑی بڑی موزوں اور مناسب رہے گی۔ اب

شرطیہ طور پر یہ کہنا مشکل ہوگا کہ دونوں میں سے ہسپتال میں پہلے کون رونق افروز ہوگا۔"

"وہ ٹیکساس کا ننگے پاؤں والا لونڈا ہے اور لاکھوں حسینائیں اس کے لئے قطار میں لگی رہتی ہیں۔"

"ہو ہو ہو ہم م م۔" گھونٹ بھرنے کے بعد وہ اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے بولی۔"شاید تمہیں معلوم نہیں ڈیئر۔ جنسی معاملات کے ضمن میں مارٹن اس خیال کا حامل ہے کہ لڑکی پر جیسے ہی اس کی نظر پڑے وہ اپنا سارا لباس نوچ کر پھینک دے"

"مگر وہ تو کہتا ہے کہ تم دونوں ایک دوسرے کے لئے بنے ہو۔" میں نے بتایا۔

"وہ کہہ سکتا ہے۔" شرلے نے گویا تسلیم کرتے ہوئے کہا۔"آدمی برا نہیں اور پھر دوست نہ بھی ہے۔"

"یہ ڈرسکل کیا کرتا ہے؟"

"ہیل؟" اس نے کندھے اچکائے اور ایک اور گھونٹ سپ کرنے کے بعد بولی۔"بڑا دلچسپ سوال ہے۔ ہیل کو شانی نے کیلیفورنیا میں دریافت کیا تھا اور شانی نے آج رات ہی اس کے متعلق مجھے بتایا ہے مگر جو کچھ بتایا ہے وہ کچھ قابل ذکر نہیں۔"

"اور کوئی بھی آنے والا ہے؟"

"میرا خیال ہے آ بیٹھے۔" وہ بولی۔"مارٹینی بڑی اچھی بناتے ہو ڈیئر۔"

"اور کون آئے گا۔؟"

"مجھے پتہ نہیں۔ جا کر شانی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟"

"میں نے تم سے پوچھا ہے۔

"شاید تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ میری دلکشی اور رعنائی صرف میرے ہی لئے ہے اسی لئے جاسوسی بگھارتے چلے جارہے ہو۔" وہ تلخی سے بولی۔ "بائیڈ۔ میں کوئی اطلاعات کی کان نہیں ہوں اس لئے اس خیال سے میری گہرائیاں جانچنے کی کوشش ترک کر دو۔ جس بات کا مجھے پتہ نہیں۔ تمہیں کیسے بتا سکتی ہوں!"

"اوکے۔" میں نے صلح جویانہ لہجے میں کہا۔ "آئی ایم ساری۔"

"مجھے ان آدمیوں سے سخت نفرت ہے۔ جو لاجواب ہونے کے بعد اظہار افسوس کرنے لگتے ہیں۔" وہ تیز ہو کر بولی۔ "بائیڈ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تم میرے لئے گناہ بے لذت بنتے جارہے ہو۔"

"اچھا تو میں پھر سے ایک کوشش کرتا ہوں۔" میں بولا۔ "تمہیں میں نے انتہائی دلکش ہستی پایا ہے مگر صرف اپنی ذات کے لئے سٹرل۔ اور تمہارا یہ لباس تمہارے خوبصورت جسم پر خوب سج رہا ہے۔ شاید آج تک کسی عورت نے اتنے سلیقے سے لباس نہ پہنا ہوگا۔ تمہارے حسن کی کیا تعریف کروں۔ بھینس جیسی موٹی موٹی آنکھیں بارہ سنگھے جیسے خوبصورت مگر کھردرے پاؤں اور تمہاری ناک تو بالکل پکوڑا سی لگتی ہے جیسے چبانے کو......"

بروقت اپنا سر پیچھے کر کے میں نے اس کا وار خالی دیا۔ شراب والا گلاس میرے ماتھے سے ٹکرایا اور شراب ادھر ادھر بکھر گئی۔ پھر اس کے منہ سے چار لفظوں کی ایک گالی انگریزی جس کا مطلب یہ تھا کہ میرے والدین عرصہ دراز تک غیر قانونی جنسی تعلقات پر مصروف رہے ہیں۔ پھر وہ بھناتی ہوئی سٹول سے اٹھی اور تیر کی طرح چبوترے کی طرف چلی گئی۔ میں نے اپنی ڈرنک ختم کی اور سوچا کہ شاید اب کوئی ایسا مہمان نہیں

رہا۔ جس کی بے عزتی کر سکوں۔ اس لئے مجھے بھی سیر کے لئے چل دینا چاہیئے۔

ساحل پر پہنچا تو سورج پردہ مغرب میں روپوش ہو چکا تھا اور تاریکیاں تیزی سے گھنی ہوتی جا رہی تھیں۔ آدھا میل دور جا کر سگریٹ سلگانے کے لئے رکا اور خیال آیا کہ دوبارہ گھر جا کر مجھے قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ شاید اس مرتبہ کسی کو سچ مچ دوست بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ گھر کی روشنیاں ان دو ریتیلے ٹیلوں نے میری نگاہوں سے اوجھل کر دی ہوئی تھیں جو میرے اور گھر کے درمیان واقع تھے۔

تاریکی تاریکی ہوتی ہے لیکن بلند ریتیلے ٹیلوں کے دامن میں تاریکی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی چنانچہ میں بڑی احتیاط سے دوسرے ٹیلے پر چڑھنے لگا۔ ابھی چند قدم ہی چڑھا تھا کہ میرا بایاں پاؤں کسی نرم چیز پر پڑا اور دباؤ سے وہ چیز کسی قدر دب گئی۔ پھر اچانک کوئی زور سے چیخا اور ایک دھندلا سا خاکہ اٹھ کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ معاً کوئی ٹھوس شے میری دونوں آنکھوں کے درمیان زور سے پڑی۔ درد سے میرا سر جھنجھنا اٹھا اور میں الٹ کر ریت پر جا گرا۔ اگلے ہی لمحے میری نگاہوں کے سامنے تارے سے ناچ اٹھے اور اس انسانی خاکے کو اپنے اوپر دوبارہ جھکتا ہوا محسوس کیا۔ خطرے کا احساس ہوتے ہی میں تیزی سے پہلو کے بل لڑھک گیا۔ اتنے میں کوئی چیز دھپ کی آواز کے ساتھ اس جگہ ریت پر پڑی جہاں ایک ثانیہ پہلے میرا سر تھا۔

"کمینے۔ حرامزادے جاسوسی کرتے پھر رہے ہو۔" کھن کھن کرتی ایک آواز سنائی دی۔ "تمہاری موت کا وقت آگیا ہے۔"

میں نے ایک تیزی سے اٹھا اور دایاں ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ اچانک ایک

میری گرفت میں آ گئی۔ زور سے جھٹکا جو دیا تو وہ خاک اڑاتا ہوا ریت پر جا گرا۔ فوراً
بعد ہی مایوسی کی سسکیاں سنائی دینے لگیں۔

"حرامزادے۔" وہی آواز پھر آئی۔ "تم نے میری زندگی تباہ کر کے رکھ دی ہے"

میں انتہائی سرعت سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب چوٹ کا ابتدائی تاثر زائل ہو
چکا تھا اور میری آنکھیں ٹھیک سے کام کرنے لگی تھیں۔ دھندلا خاکہ ابھی تک ریت
پر دراز تھا اور اب کچھ کچھ واضح دکھائی دینے لگا تھا۔ میں جھکا اور اپنے ہاتھ اس کی
بغلوں میں ڈال دیئے تاکہ اسے اٹھا کر بٹھا دوں۔ اچانک مجھے جھٹکا سا لگا کیونکہ
میرے ہاتھ بغلوں کے نیچے سے ہوتے ہوئے دو نسوانی نرم چھاتیوں پر جا پڑے تھے
بڑے الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ بائیڈ نے اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"مجھے لازم تھا کہ بھرپور قوت سے وار کرتی۔" وہ بڑے مشفقانہ انداز میں
بولی۔ "تمہیں ختم کر دیتی تو اچھا تھا۔"

"آخر کیوں محترمہ؟" میں نے پوچھا۔ "آخر اس بندے سے کیا قصور سرزد ہوا ہے
تم تو مجھے جانتی بھی نہیں ہو تو پھر اتنی خفگی کیوں؟"

"ٹھیک ہے میں تمہیں نہیں جانتی لیکن تم اس کے پرانے دوستوں میں سے ایک ہو
یہ بات میں شرطیہ طور پر کہہ سکتی ہوں۔" وہ الجھی الجھی سانسوں کے درمیان بولی۔ "اس
نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ میں یہاں کھڑی دیکھ بھال کر رہی ہوں۔ وہ خود تو نہیں آیا
مگر تمہیں بھیج دیا۔ ٹھیک ہے نا؟"

"خدا جانے کیا؟ وہ [illegible] باتیں کر رہی ہو؟" [illegible]
لی۔

"اور یہ بھی شرط بد کر کہہ سکتی ہوں کہ شیشے ریت سے بھر گئے ہیں اور میری شبینہ دوربین تباہ ہو گئی ہے۔" اس نے ایک اور سسکاری بھری "یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔"

"شبینہ دوربین؟" میں نے کہا۔ "تو گویا اسی کی ضرب تم نے مجھے رسید کی تھی۔"

"ہاں مگر بھرپور قوت سے نہیں۔"

"میں ساحل کی سیر کے لئے نکلا تھا تاکہ ذہن کو کچھ سکون حاصل ہو جائے۔" میں نے وضاحت کی۔ "واپسی پر ٹیلوں کے درمیان اندھیرا بہت تھا۔ اور میں تمہیں نہ دیکھ سکا۔ تمہاری موجودگی کا پہلے پہل اس وقت احساس ہوا جب اتفاقاً تمہاری پیٹھ پر میرا پاؤں پڑا۔"

"ہاں میں لیٹی ہوئی تھی۔" اس نے بتایا۔ "کم بخت تم نے اتنا زور سے میری پیٹھ پر پاؤں رکھا۔ کہ اب شاید میں کبھی اٹھ کر نہ بیٹھ سکوں گی ۔۔ کبھی نہیں۔"

"مگر محترمہ اس وقت تم کھڑی ہو۔" میں نے اسے یاد دلایا اور پھر کہا۔ "پھر تم نے میری آنکھوں کے درمیان دوربین دے ماری اور مجھے قتل کرنے کی کوشش کی اب یہ نہ سمجھنا کہ تمہیں کریدر رہا ہوں۔ مگر یہ جاننا میرا حق ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟"

"بتا چکی ہوں کہ تم ان کے پرانے دوستوں میں سے ہو۔"

"میرا نام ڈیھنا بائیڈ ہے۔" میں نے بتایا۔ "اور اس گھر کے مجمع میں میرا کوئی پرانا دوست نہیں۔"

"پھر مجھے ابھی ابھی قتل کیوں کرنے لگے تھے؟"

"محترمہ۔ میں یہ سمجھا تھا کہ تم کوئی مرد ہو اور مجھے قتل کرنے کو ہو۔" میں نے

بڑے صابر انداز میں کہا۔ "مجھے پہلے پتہ نہیں تھا کہ تم ایک عورت ہو۔

"جس انداز سے تم نے میری ٹانگ کھینچی اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تم میری اصلیت جانتے ہو۔" وہ آہستہ آہستہ پوری کی پوری میری طرف گھوم گئی۔ "اچھا۔ اگر تم سچ ہی کہہ رہے ہو تو تم پر حملہ کرنے کے لئے مجھے افسوس ہے۔ آؤ اب اس سارے جھگڑے کو بھلا دیں۔ ٹھیک ؟"

"چلو ٹھیک ہے۔" میں بولا۔ "وہ شخص کون ہے۔ جسے تم واچ کر رہی تھیں؟"

"میں صرف گھر کو واچ کر رہی تھی کیونکہ ڈرائینگ روم میں ایکسرے کے شیشے نہیں لگے ہوئے۔"

"مگر وہ شخص کون ہے؟"

"میں نے کہا ہے بھول جاؤ اس معاملے کو۔ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔"

"مگر جب وہ تمہیں دیکھے گا۔ تو فوراً پہچان لے گا۔" میں بولا۔ "چلو تمہیں گھر لے جاؤں تاکہ تم سب لوگوں سے مل سکو اور انہیں ہیلو کہہ سکو۔"

"تم پورے باسٹرڈ ہو۔ اس بات کا پتہ مجھے اسی وقت چل گیا تھا۔ جس وقت تمہارا پاؤں میری کمر پر پڑا تھا۔" اس نے ایک نیا انکشاف کیا۔ "دیکھو یا ہینڈ۔ وہاں ایک پارٹی ہو رہی ہے۔ ٹھیک ہے نا؟"

"بجا فرمایا۔" میں نے جواب دیا۔

"کسی پارٹی یا اجتماع میں اس کا سامنا کرنا میرے لئے بڑی الجھن کا باعث ہوگا۔" اس نے ترش رو ہو کر کہا۔ "ایک مہربانی مجھ پر کرو۔ اور وہ یہ کہ اس بات کو قطعی فراموش کر دو کہ یہاں میری اور تمہاری کبھی ملاقات ہوئی تھی۔"

"شانی اوتول کو جانتی ہو؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"یہ اسی کا گھر ہے اور اسی کی دعوت پر یہ ایک قسم کا گھریلو اجتماع ہو رہا ہے" میں نے بتایا۔ "اس قسم کی پارٹیاں دو چار گھنٹوں کے لئے نہیں ہوتیں اور یہاں کھیلے پر داپج کرتے ہوئے تمہارے بال سفید ہو سکتے ہیں۔"

"کسی نے بتایا تھا کہ وہ بھی یہاں ہوگا۔" اس نے مشتبہ انداز سے کہا۔ "میں صرف اس بات کی تصدیق کر لینا چاہتی ہوں۔"

"فی الحال مارٹن شومیکر، ہیل ڈرسکل اور چپک وہلین تین مرد وہاں ہیں" میں نے بتایا۔ "کیا تمہارا وہ ان تینوں میں سے ایک ہے؟"

"شاید۔"

"میں ایک پرائیویٹ جاسوس ہوں۔" میں نے اظہار کیا۔ "شانی اوتول میرا موکلہ ہے اور اس کا خیال ہے کہ کوئی اس کی جان لینا چاہتا ہے۔"

"کیا واقعی؟"

"ہاں اللہ ہو سکتا ہے تمہارا دوست ہی شانی کا پتہ کاٹنا چاہتا ہو۔" میں نے زور دیا۔ "اور شاید یہی وجہ ہے کہ اپنی مصروفیت کی وجہ سے اس وقت وہ تمہیں فراموش کر بیٹھا ہے۔"

"کیا احمقانہ تاویل ہے۔" وہ تڑپ کر تیزی سے بولی۔

"اگر ہم ایک دوسرے کے سامنے تعاون کریں تو بہت بہتر ہوگا۔" میں نے ترغیب دی۔ "آؤ ایک دوسرے سے دل کا حال کہہ دیں۔ تم اپنی الجھن کا

سامنے رکھ دو اور میں اپنی الجھنیں تم سے بیان کر دیتا ہوں۔ اس مقصد کے لئے ہم کہیں جا بیٹھتے ہیں اور پیتے پلاتے ہوئے بات چیت کر لیتے ہیں۔"

چند لمحوں تک سوچنے کے بعد اس نے آمادگی ظاہر کر دی۔ "ٹھیک ہے۔"

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"کیری۔" وہ بولی۔ "ٹھہرو پہلے میں دوربین ڈھونڈ لوں۔"

"لاؤ۔ میں بھی تمہاری مدد کرتا ہوں۔"

"نہیں تم وہیں ٹھہرے رہو۔" وہ جلدی سے بولی۔ "میری یہ خواہش ہرگز نہیں کہ تمہارے بوجھل پاؤں میرا سارا جسم لتاڑتے رہیں۔" یہ کہہ کر وہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل کسی چوپائے کی طرح ریت پر جھک گئی اور ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگی

اس کی ہدایت پر میں وہیں رکا رہا اور وقت کاٹنے کے لئے سگرٹ سلگا لیا۔ دیا سلائی کی لمحاتی روشنی میں اس کے تراشیدہ بھورے بالوں اور تیلی پتلون میں کسے ہوئے نچلے دھڑ کی جھلک دکھائی دی۔ پھر جیسے ہی دیا سلائی بجھی، مجھے یوں گمان ہوا جیسے تاریکی یکدم چہار بڑھ گئی ہو۔ روشنی کے بعد اب مجھے کچھ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"یہ رہی۔ دوربین مل گئی ہے۔" اس نے جوشیلی آواز میں کہا۔

"سگرٹ سلگانا میری غلطی تھی۔" میں بولا۔ "مجھے اب کچھ نظر نہیں آ رہا۔ اندھا ہو گیا ہوں بالکل۔"

"کیا سچ؟ کچھ نظر نہیں آ رہا؟"

"ہاں سچ کہہ رہا ہوں۔" میں بولا۔ "مگر فکر کی بات نہیں۔ چند لمحوں میں نظر دوبارہ کام کرنے لگے گی۔"

۔ ٹھیک ہے لیکن میں اس وقت کا انتظار نہیں کروں گی ۔" اس کی آواز سے مسرت کا اظہار ہو رہا تھا ۔ میں ابھی اس مسرت کی وجہ پر غور کر ہی رہا تھا ۔ کہ پھر کوئی شے زوردار انداز سے میری آنکھوں کے درمیان رسید کی گئی ۔ درد کی ایک شدید ٹیس میرے سر میں اس کان سے اس کان تک پھیل گئی ۔ الٹ کر ریت پر گر تے ہوئے مجھے یوں گمان ہوا ۔ جیسے آسمان نے از راہ تلطف دوبارہ ستاروں کو نچانا شروع کر دیا ہے ۔

ماؤف ذہن کے ساتھ اس لڑکی کے ہونٹے لہجے میں یوں محسوس ہوا ۔ جیسے کامیابی سے سرشار نسوانی ہنسی سنائی دی ہو ۔ اس کے بعد بھاگتے اور دور ہوتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دی ۔

۵

ہر شے سے کپڑے خوب جھاڑ پھونک کر میں آئینے کی طرف متوجہ ہوا ۔ شیشے میں اپنی پیشانی کا جائزہ لیا ۔ ہلکا سا گومڑا ابھرا ہوا تھا لیکن خوش قسمتی کچھ ایسا زیادہ نمایاں نہ تھا اور نہ ہی ماتھے کی جلد نے رنگت بدلی تھی ۔ پھر

ہو کر میں اپنی خوابگاہ سے نکلا اور دوسرے لوگوں میں جا شامل ہوا۔

" ڈیئی ۔" لونگ روم میں میرا قدم پڑتے ہی شافی کی آواز سنائی دی۔ "کہاں چلے گئے تھے؟ ہم کھانے سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور راجر تو تم سے ملنے سے مایوس ہو بیٹھا تھا۔"

" راجر؟ یہ کون حضرت ہیں؟"

" راجر فروم " وہ بولی۔ " میرا بڑا اچھا دوست ہے اور اس کا کہنا ہے کہ کسی پرائیویٹ جاسوس سے آج تک اس کی ملاقات نہیں ہوئی۔"

میں اندر ہی اندر سلگ اٹھا اور کھولتے ہوئے بولا۔ " یہ کیا مذاق ہے؟ میں اسی سلسلے میں تم سے بات کرنے کو تھا۔ آخر تم ہر ایک سے کیوں۔۔۔"

" اس وقت نہیں۔" وہ بڑے سکون سے بولی ۔" راجر تم سے ملنے کا انتظار کر رہا ہے۔"

اس نے میرے بازو میں بازو ڈال دیا اور عملی طور پر مجھے گھسیٹتی ہوئی باہر چبوترے پر لے گئی۔ تین چوتھائی چاند سینہ سمندر سے ابھر آیا تھا اور ہر چیز خوابیدہ سی نظر آ رہی تھی۔ مجھے اچانک اس لڑکی کا خیال آ گیا جو خوابگوں اندھیروں میں ٹیلوں کے درمیان چھپی اس بات کی منتظر تھی کہ کوئی آئے اور وہ اس کی آنکھوں کے درمیان دور بین سے وار کرے۔

چبوترے پر چک دہلین، شرلے میسن اور ایک نامعلوم شخص کی تکڑم موجود تھی نامعلوم شخص کی عمر تیس سال کے لگ بھگ تھی۔ لمبے لمبے بھورے بال بڑے سٹائل سے سنوارے ہوئے تھے اور آنکھیں بھی بھوری رنگت کی تھیں۔ لباس زیبا تھا۔

جیسے ابھی ابھی تصویر اتروانے کی نیت سے پہنا گیا ہو۔

"راجر!" شانی نے بلند آواز سے ان کی گفتگو کا سلسلہ کامیابی سے قطع کر دیا۔ "اس سے ملو۔ یہ ہے ڈیئی بانڈ۔"

"ہیلو بانڈ۔" اس نے مصافحہ کرتے ہوئے اشتیاق سے کہا۔ ہاتھ کی گرفت شدید قسم کی تھی اور اس سے یوں ظاہر ہوتا تھا جیسے وہ پانچوں سکرٹ سوسائٹیوں کا ممبر ہو۔ "تم سے ملاقات کا بڑا شوق تھا مجھے شانی نے تمہارا غائبانہ تفصیلی تعارف کرا دیا ہے۔"

"اور اس تفصیلی تعارف کے اہم ترین پہلو پر صرف تین سیکنڈ صرف ہوئے تھے" شرلے چہک کر بولی۔

"بجائے شیخی بازی کے تم ایک مفید کام بھی کر سکتی ہو۔" میں شرلے سے مخاطب تھا۔ "اور وہ یہ کہ میرے لئے ایک ڈرنک لے آؤ۔"

"بڑی خوشی سے۔" وہ تیزی سے بولی۔ "تمہاری متعفن صحبت سے دور رہنے کے لئے میں یہ کام ضرور کروں گی۔"

"میرے لئے بھی ایک تازہ ڈرنک لے آنا۔" ڈہلین نے سرعت سے کہا۔ "یا چلو میں خود ہی بنا لیتا ہوں۔"

شرلے اٹھی اور شانی بھی اس کے ساتھ ہو لی۔ تینوں نپے تلے قدموں سے لونگ روم کی طرف چلے گئے اور شروم میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔ "تم کچھ زیادہ حیرت زدہ نہیں ہو۔"

"صرف کیلیفورنیا میں مشہور ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "تھوڑی دیر

پہلے تمہاری ایک دوست کیری سے میری ملاقات ہوئی تھی۔"

"کیری کون؟"

"بڑی اکھڑ مزاج اور تند خو لڑکی ہے۔"

"شانی تمہارے یہاں آنے کی غرض وغایت بتا چکی ہے۔" اس کی بھیدی آنکھوں سے تشویش ظاہر ہونے لگی۔ "مجھے یقین نہیں آتا کہ کوئی شانی کو قتل کرنا چاہتا ہے۔"

"اگر وہ یہ کہتی ہے کہ کوئی اسے قتل کرنا چاہتا ہے تو اسے شعور ہوگا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔" میں بولا: "اس کا شبہ ہے کہ یہ متوقع قاتل کوئی لاؤس لیسٹ ہو سکتا ہے یوں تم بھی شبے کی زد میں آجاتے ہو فروم۔"

"مگر شانی کو قتل کرنے سے مجھے کیا مل جائے گا۔" اس کی آواز نرم بھی مگر کناروں پر تلخی لیے ہوئے۔

"اس بات کا مجھے کیا پتہ؟" میں بولا۔

"وہ مجھ سے شادی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔" اس نے طنزاً کہا۔ "کیا یہ ایک وجہ ہو سکتی ہے کہ اس بات پر مشتعل ہو کر میں اسے قتل کر دوں؟"

"یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔" میں نے کہا۔ "تمہاری مالی حالت کچھ اچھی نہیں اور ممکن ہے تمہیں اس کی دولت درکار ہو۔"

"یہ میری حماقت تھی کہ تمہارے متعلق بڑی اچھی رائے قائم کر چکا تھا۔" وہ تنک کر بولا۔ "یہاں کے لوگ مجھے پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ تم بڑے سنکی مزاج اور جھگڑالو واقع ہوئے ہو۔ ان کی باتوں کا مجھے یقین کر لینا چاہیے تھا۔"

"دوسروں کی بے عزتی کرنے میں بڑے تیز ہو۔"

" مجھے ٹھیک سے معلوم نہیں کہ شانی کو ور تے میں کیا کچھ ملنے والا ہے۔" وہ تیکھی آواز میں بولا۔" لیکن اگر تمہیں یہ شبہ ہے کہ میری مالی حالت اچھی نہیں تو چلو وہیں سے پوچھ دیکھو۔ وہ تمہارا شبہ رفع کر دیگا۔"

یہ کہہ کر وہ مڑا اور لونگ روم کی طرف پھنکارتا ہوا چلا گیا۔ پتہ نہیں آج مجھے کیا ہو گیا تھا۔ ہر طرف سے پھٹکار ہی پڑ رہی تھی اور ہر لمحہ دوستوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ میں انہی سوچوں میں گم تھا۔ کہ شرلے دونوں ہاتھوں میں گلاس تھامے دوبارہ چبوترے پہ نمودار ہوئی۔ اس کے چہرے پہ کبیدگی کے آثار واضح تھے۔" تم پھر جھگڑا بیٹھے؟"

" پتہ نہیں مجھے ہی کچھ ہو گیا ہے یا پھر یہاں ہر شخص کی جلد بڑی پتلی اور حساس ہے۔ ہر شخص کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔"

چند لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد وہ بولی۔" کھانے کے وقت کہاں چلے گئے تھے؟"

" ذرا دیتلے ٹیلوں کی سیر کرنے ساحل پہ چلا گیا تھا۔" میں نے بتایا۔" یہ راجر فردم کون ہے اور کیا کرتا ہے؟"

" بڑا عمدہ انسان جان پڑتا ہے۔" وہ بولی۔" آج رات اس سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے یہ بھی شانی کی کیلیفورنیا کی دریافت ہے۔ پچھلے تین مہینے کافی گھومتی پھرتی رہی ہوگی۔"

" وہ فردم کے ساتھ شادی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔"

" کیا ....؟ کیا ....؟" شرلے کی آنکھیں پھیل گئیں۔" تمہارا مطلب ہے فردم کو یہ بات معلوم نہیں کہ وہ پچیس سال کی ہونے سے پہلے شادی نہیں کر سکتی۔"

"اب یہ خدا ہی جانے کہ اسے یہ بات معلوم ہے یا نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "البتہ یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے یہ بات معلوم نہ تھی۔"

"اس کے مرحوم اور پیارے چچا کے وصیت نامے کی بہت سی شقوں میں سے ایک شق یہ بھی ہے۔" شرلے نے وضاحت کی۔ "اگر شانی نے فروم کو اس بارے میں نہ بتایا ہو تو یہ بات حیرت کا باعث ہو گی۔"

"ہاں کسی حد تک ضرور حیرت ہو گی۔" میں بولا۔ "یہ تو بتاؤ کہ شانی اور شومیکر کی ملاقات کیسے ہوئی؟"

"تمہارے ذہن میں جاسوسی کا کیڑا پھر کلبلانے لگا ہے ڈینی۔" اس کی سیاہ آنکھوں پر دھند سی چھانے لگی۔ "بہرحال مارٹن اور شانی کی ملاقات میرے توسط ہوئی تھی۔ اب مارٹن اس کے پیچھے پھرتا رہتا ہے تاکہ اس پر اپنے خیالات ٹھونس سکے۔"

"تمہارا مطلب ہے شانی ان لاکھوں عورتوں میں سے نہیں جو ٹیکساس کے اس برہنہ پا ملنگ کے لئے قطار بنائے رکھتی ہیں؟"

"ہاں یہی سمجھ لو۔" وہ ہولے سے مسکرائی۔ "ایسا کہیں یہ خیال نہ ظاہر کر دینا کہ شانی نے اسے ہم بستری کا شرف نہیں بخشا اس لئے وہ اس کی جان لینا چاہتا ہے۔"

"مجھے تو یہ خیال کبھی نہیں تھا البتہ اب تم نے یہ بات سجھا دی ہے۔" میں نے کہا۔

ہیلک دہلین کچھ دیر پہلے چبوترے سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔ اب وہ چہرے پر فیصلے کی لہر لئے دوبارہ وارد ہوا۔ اور قدرے تحکم سے بولا۔ "معاف کرنا۔

بایڈ سے کچھ دیر تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور" شرلے کا نچلا لب لٹک گیا۔" ویسے بھی ہم کسی خاص موضوع پر گفتگو نہیں کر رہے تھے۔"

جب وہ رخصت ہو گئی تو چک وہاں بولا۔" شانی کے کہنے پر تم سے چند باتیں کرنے آیا ہوں۔ کسی نامعلوم وجہ سے اس کا خیال ہے کہ اس کی نسبت میری بات پر تم زیادہ توجہ دو گے۔"

اس کی بات نظرانداز کر کے میں نے اچانک کہا۔" کچھ دیر پہلے تمہاری ایک دوست کیری سے میری ملاقات ہوئی تھی۔"

"کیری؟" اس نے تیزی سے سر کو جھٹکا دیا۔" اس نام کی کسی ہستی سے میں واقف نہیں ہوں۔ اب یہ سنو کہ میں کیا کہنے آیا ہوں۔ شانی چاہتی ہے کہ یہاں پر موجود دوسرے مردوں کے متعلق اپنی معلومات سے تمہیں آگاہ کر دوں بایڈ۔ اختصار سے کام لوں گا۔ کیونکہ تم ایک ایسے شخص ہو جس سے میری طبیعت ذرا میل نہیں رکھتی۔ راجر فردم کو میں پچھلے دو سال سے جانتا ہوں۔ بڑا ذہین اور خوش شکل آدمی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ہی اسے شانی سے متعارف کروایا تھا۔ اس وقت اس کا چچا زندہ تھا۔ مجھے توقع تھی کہ شانی اور وہ ایک دوسرے کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ چونکہ وصیت نامے کے متعلق مجھے معلوم تھا اس لئے میں دونوں کی جوڑی بڑی موزوں اور مناسب تصور کر رہا تھا۔"

"فردم کی دولت کا کیا حال ہے؟" میں نے پوچھا

"ہلکا سا اندازہ ہے۔" اس نے ایک لحظہ کے لیے سوچ کر دل ہی دل میں حساب

لگایا۔ "تیس اور پچاس کے درمیان۔"

"تمہارا مطلب ہے۔ تیس اور پچاس لاکھ ڈالر کے درمیان؟" میں نے سوال کیا۔

اس نے سر ہلایا۔ "مجھے قوی شبہ ہے کہ شانی اس سے اتنی متاثر نہیں ہوئی جتنا کہ وہ شانی سے متاثر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم کسی معقول وجہ کے بغیر اسے متوقع قاتل تصور نہ کر سکو گے بائیڈ۔"

"غور کروں گا۔" میں نے جواب دیا۔

"ہیل ڈرسکل کو میں ذاتی طور پر کچھ زیادہ نہیں جانتا۔" وہیلن کے چہرے پر تلخی کی ہلکی سی لہریں پھیل گئیں۔ "لیکن چونکہ میں شانی سے تعلق رکھتا ہوں اور خصوصیت سے اسے ملنے والے ورثے سے۔ اس لئے میں نے ڈرسکل کے متعلق تحقیقات کی ہیں۔ وہ کاروباری مزاج کا شخص ہونے کے ساتھ ساتھ بڑا فضول خرچ ہے۔ مغربی ساحل پر اس کے شناساؤں نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے ہاتھ میں چھید ہے اور بڑی معیاری زندگی بسر کرتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ جو کچھ کماتا ہے اس سے کہیں زیادہ خرچ کر دیتا ہے۔"

"باقی لوگوں کے متعلق کیا ارشاد ہے؟"

"شرلے سمپسن اور مارٹن شُد میکر شانی کے نیویارک کے دوست ہیں ان کے متعلق میری معلومات صفر ہیں۔"

"اور جوانا ولیش؟" میں نے اگلا سوال کیا۔

"خدا ہی جانے شانی کو وہ کہاں سے مل گئی۔" وہیلن کی آواز میں کشیدگی پیدا

ہو گئی۔" شاید شانی نے اسے کسی گندی نالی سے اٹھایا ہے۔" اس نے کندھوں کو جھٹکا دیا۔" بہر حال شانی نے جو فرض مجھے سونپا تھا۔ میں نے ادا کر دیا ہے اور جو کچھ مجھے معلوم تھا تمہیں بتا دیا ہے۔"

" ایک مہمان کو بھول گئے ہو۔"

" وہ کون ؟"

" چک۔ ڈھلین۔"

یہ سنتے ہی اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔" ٹھیک ہے۔ لو میرے متعلق سنو میں وکیلوں کی ایک فرم سے متعلق ہوں۔ عرصہ دراز سے پریکٹس کر رہا ہوں اور میرے ساتھ تین جونیئر وکیل کام کرتے ہیں۔ شانی کے چچا کے سارے قانونی معاملات کی دیکھ بھال میرے ہی سپرد تھی۔ اگرچہ میں فروم جیتنا دولت مند نہیں۔ مگر پھر بھی چھ ہندسوں تک مالدار ہوں۔ کیا اس وضاحت سے تمہاری تسکین ہو گئی ہے ؟"

" شانی کا چچا کون تھا ؟" میں نے پوچھا

" جوشوا ڈیاٹ۔"

" جوشوا ڈیاٹ ؟" میں بڑبڑایا۔" وہی جوشوا ڈیاٹ جسے اپنی دولت کا حساب بھی معلوم نہ تھا۔ وہی جوشوا ڈیاٹ جس نے اپنے سٹاف کے ہر رکن کو الگ الگ کمرے دے رکھے تھے اور جسے یہ گوارا نہ تھا۔ کہ عورتیں اور مرد کارکن ایک ہی کمرے میں بیٹھ کر کام کریں !"

" ہاں وہی۔" ڈھلین نے جواب دیا۔

" اس کی وراثت کی کیا مالیت ہے ؟" میں نے گھٹی گھٹی آواز سے پوچھا۔

"ٹیکس ادا کرنے کے بعد۔" اس نے ایک لمحہ کے لئے سوچ بچار کی۔" نک بھاگ دوڑ کر ورٹ ڈالر۔" پھر اچانک ہی ہیلن کے چہرے پر ہراس کی پرچھائیں سی تیر گئی اور وہ بولا۔" مجھے تسلیم ہے کہ حال میں اس کی جائداد کے متعلق چیک نہیں کر سکا۔"

وہ اٹھا اور لونگ روم کی طرف چلا گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے لونگ روم میں پہنچا۔ وہ شرلے اور راجر فروم کے پاس جا کھڑا ہوا اور مارٹن شومیکر کو بار کے پیچھے پاکر میں اس کی طرف چلا گیا۔

"ہی بائیڈ۔" اس نے خوش دلی سے مجھے مخاطب کیا۔" ڈنر کے وقت کہاں چھک۔ ا رسنے چلے گئے تھے؟ سبھی تمہارا انتظار کر رہے ہے۔"

"کیری سے ملاقات کر رہا تھا۔"

"مگر مجھے تو یہاں کوئی کیری نظر نہیں آرہی۔" اس نے لونگ روم پر احتیاط سے نظر دوڑانے کے بعد کہا۔

"اسے رخصت ہونا پڑا۔" میں بولا۔" میرے خیال میں وہ تمہارے مطلب کی نہیں۔"

"اس سے صرف ایک بار ملنا ہوا تھا۔" وہ بولا۔" چک ہیلن اسے اپنے ہمراہ پین ہٹن لایا تھا۔ پہلے پہل اسے دیکھ کر خیال آیا کہ شاید وہ چک دہین کا کبھی کبھار کا مشغلہ ہے۔ لیکن پھر اپنا یہ خیال بدلنا پڑا۔ وہ میرے خیال کے برعکس نکلی۔" اس نے ہلکی سی ٹھنڈی سانس بھری۔" میرا خیال ہے۔ اس لڑکی کو دنیا کا کوئی آدمی اس وقت تک ہموار نہیں کر سکتا جب تک پہلے اس کی انگلی میں منگنی کی انگوٹھی نہیں پہنا لیتا اور یہ بھی ممکن ہے کہ منگنی کی انگوٹھی پہننے کے بعد بھی وہ

پیچھے پر ہاتھ نہ رکھنے دے خصوصیت سے اس صورت میں کہ اسے انگوٹھی پسند آ گئے۔"

"اپنی مرضی کی مالک ہوئی۔" میں نے کہا۔ "کیا یہاں ساتھ بیاہ ہیں ا سے؟"

"بھئی یہ باتیں دولہن سے پوچھو۔" اس نے مشورہ دیا۔

"کچھ دیر پہلے اس سے اتفاقاً ملاقات ہوئی تھی اور اس نے صرف کیر نام بتایا تھا۔ نام کا آخری حصہ نہیں بتایا۔"

"اس کا پورا نام کیری ہرٹفورڈ ہے۔" شومیکر بولا۔ "عجیب بات ہے ڈ میں اسے نہ مل سکا۔ مجھے تو کہیں دکھائی نہیں دی۔"

اتنے میں ہیل ڈرسکل بار کی طرف آیا اور مجھ پر برہم سی نظر ڈال کر ہ لئے ڈرنک تیار کرنے لگا۔

"کیری کو دیکھا تم نے؟" شومیکر نے اس سے پوچھا۔

"کیری؟" ڈرسکل کے چہرے پر سوچ بچار کی لہریں پیدا ہو گئیں۔ "نہیں میں نے نہیں دیکھا۔"

"بائیڈ بتا رہا ہے کہ وہ یہیں تھی۔" سرخ دیو کہنے لگا۔ "پتہ نہیں یہ اسے کیسے مس کر گیا۔"

"دولہن جہاں بھی ہوگی۔ کیری اس مقام سے کچھ زیادہ دور نہیں رہ سکتی" ڈرسکل نے تبصرہ کیا۔ "میں بھی کیری کو نہیں دیکھ سکا۔"

"تو گویا تم اسے اچھی طرح جانتے ہو؟"

"میری دو تین ملاقاتیں ہوئی تھیں اس سے اور وہ بھی اس وقت جب وہ ہیلن کے ساتھ تھی۔" ڈرسکل نے اختصار سے کہا اور پھر اپنی ڈرنک میں برف کی ایک اور کیوب ڈالتے ہوئے بولا۔ "کیا کیری پر بھی تمہیں شبہ ہے کہ وہ شانی کی جان لینا چاہتی ہے؟ خیر کچھ بھی ہو۔ اس کے متعلق کچھ معلوم کرنا ہو تو ہیلن سے رجوع کرو۔ کیری ساری کی ساری اسی کی ہے۔" یہ کہنے کے بعد وہ اپنی ڈرنک لئے کمرے کے اس گوشے میں چلا گیا جہاں جوانا ویلش اس کی منتظر تھی۔

شومیکر نے اپنے گلاس میں سے چسکی لگائی اور چند لمحوں بعد بولا۔ "حیران ہوں کہ مجھے وہ کیوں دکھائی نہیں دی۔ اس نے سلیمانی ٹوپی تو نہیں پہن رکھی تھی؟"

"کس نے؟" میں نے سوال کیا۔

"تمہیں معلوم ہی ہے۔ میں کس کا ذکر کر رہا ہوں؟" وہ ترش رو ہو کر بولا۔ "یہ کیسے ممکن ہے کہ نہ تو مجھے وہ نظر آئی اور نہ ہی ڈرسکل کو۔ پھر تم نے اسے کیسے دیکھ لیا!"

"میری خوش نصیبی سمجھو اسے۔"

"تم پھر بیرا مراد بننے کی کوشش کر رہے ہو" وہ بولا۔ "ایک بات بتاؤ۔ اگر شانی کی موت سے ہیلن خود کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا تو اس کی پرسنل سیکرٹری بھلا کیسے شانی کی دولت سے بہرہ مند ہو سکتی ہے؟"

اس انکشاف پر میں نے اپنے چہرے پر کوئی تاثر نہ آنے دیا اور چہرہ سپاٹ رکھتے ہوئے کہا۔ "ممکن ہے محبت کے معاملے میں وہ شانی کو اپنی رقیب سمجھ رہی ہو۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" شومیکر نے بدمزگی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اتنے میں نسوانی آواز ہوئی۔ اس کی آنکھوں سے میرے لئے اشتعال اور کی چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ بڑی تیکھی اور تند آواز میں بولی۔ "تمہارے لئے ایک فون کال ہے۔ ڈائننگ روم میں جا کر بات کر سکتے ہو۔"

"شکریہ" میں بولا۔

"تمہیں برا تو لگے گا۔" اس نے ایک گہری سانس لی اور اس کے چہرے پر تکدر کی کچھ اور لہریں ابھر آئیں۔ "لیکن چونکہ تمہارے وقت کی معقول قیمت کر رہی ہوں۔ اس لئے یہ کہنا میرا حق ہے کہ ٹال مٹول اور چونچلے بازی میں تمہارا یوں وقت ضائع کرنا مجھے پسند نہیں۔" یہ کہہ کر وہ مڑی اور چبوترے کی سمت دی۔ میں بڑی توجہ سے اس کے قدموں کی ہموار چاپ سنتا رہا۔

"ٹال مٹول اور چونچلے بازی۔؟" شومیکر بولا۔ "ان عورتوں کی تعلیم پر بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیوں کہ انہیں بات کرنے کی تمیز آتی ہی نہیں۔"

میں ڈائننگ روم میں گیا۔ میز صاف نہ کی گئی تھی اور گندی پلیٹیں تک میز پر پڑی تھیں۔ یہ منظر ایسا تھا کہ میری طبیعت متلانے لگی۔ میں نے اٹھایا اور بولا۔ "ہائیڈ۔"

"مجھ سے یہ حماقت ہو گئی۔" ایک نسوانی آواز میرے کان میں گونجی "کہ تمہیں اپنا اصلی نام بتا دیا۔"

"جی تو چاہتا ہے کہ تمہاری اس حماقت پر کھل کر قہقہہ لگاؤں۔"

"لیکن ہنسنے سے اپنا ماتھا پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

"مجھے افسوس ہے کہ دوبارہ ضرب رسید کرنا پڑی" وہ بولی۔ "لیکن اگر
بہانہ کرتی تو تم مجھے گھر چلنے پر مجبور کرتے اور اس خیال سے ہی مجھے وحشت ہونے
لگی تھی۔ مگر اب شاید کچھ فرق نہیں پڑتا۔ تم نے یقیناً سب کو میری دوربین اور مجھ
ساحل پر ملاقات کے متعلق بتا دیا ہوگا۔ اور معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ میں کون ہوں۔"

"ہاں تم ڈہلین کی گرل فرائیڈے ہو" میں بولا۔ "کیری ہرٹفورڈ۔ لیکن
میں نے انہیں نہ تو تمہاری دوربین کی بابت بتایا ہے اور نہ ہی یہ کہ تم سے میری ملاقات
ساحل پر ہوئی تھی۔ صرف اتنا کہا کہ تم سے ملاقات ہوئی ہے۔"

"اتنا ہی بتانا کافی تھا۔" وہ منحنی آواز میں بولی۔ "کسی نے یہ نہیں پوچھا
تھا۔ کہ کہاں ملاقات ہوئی؟"

"ان میں سے دو کا خیال ہے کہ تم گھر سے ہو کر چلی گئی ہو اور اتفاقاً وہ تمہیں
دیکھ سکے۔" میں بولا۔ "تمہارے پاس ہے تب کون کیری؟" ردعمل ظاہر کیا۔"

"کیا سچ مچ تم ایک پرائیویٹ جاسوس ہو اور شانی اور ڈول نے متوقع قاتل
ڈھونڈنے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں!"

"تمہیں اب بھی شک ہے؟"

"تمہاری بات پر یقین کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں!" اس نے کہا۔ "بائیڈ
تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ اور جلد۔"

"بہت بہتر" میں بولا۔ "تو کہاں اور کس وقت مل رہی ہو؟"

"میں یہ رسک نہیں لے سکتی کہ کوئی ہمیں اکٹھا دیکھے" وہ بولی۔ "دوبارہ

ساحل پر ملاقات کے متعلق کیا خیال ہے وعدہ کرتی ہوں کہ اس مرتبہ دوربین نہیں لاؤں گی اور نہ ہی کوئی اور ہتھیار۔"

"ٹھیک ہے۔ کیا ابھی آجاؤں؟"

"اگر آپ آؤ گے تو نمایاں ہو کر نہیں رہ جاؤ گے؟" وہ سرد مہری سے بولی۔

"میرا مطلب ہے۔ میری اور تمہاری ملاقات پھر راز کی بات نہیں رہے گی۔ تم نے گھر میں پہلے ہی میرا نام مشتہر کر دیا ہے اور ایک مرتبہ پہلے بھی گھر سے غیر حاضر رہ چکے ہو۔ اب غیر حاضر پائے گئے اور خصوصیت سے اس فون کال کے بعد تو سبھی سمجھیں گے کہ مجھ سے ملنے گئے ہو۔" ایک دو لمحوں تک خاموشی کے بعد وہ پھر بولی۔

"دیر سے رات کو اس وقت ملنا بہتر ہوگا جب سب لوگ سو جائیں۔"

"جیسے تمہاری مرضی۔"

"میرا خیال ہے رات ایک بجے ملو۔"

"بہت اچھا۔" میں بولا۔ ایپرو کی چند ٹکیاں ساتھ لیتی آنا۔ مبادا میری پیشانی پھر دکھنے لگے۔"

ریسیور رکھنے سے پہلے وہ ہولے سے ہنسی۔ میں بھی ریسیور رکھنے کو تھا مگر پھر ایک خیال کے تحت ریسیور کان کے ساتھ لگائے رکھا اور ہمہ تن گوش ہو کر سننے لگا۔ پہلے دو سیکنڈ تک کوئی آواز نہ آئی اور پھر بے مدھم کلک کی آواز سنائی دی۔ میں سوچ میں پڑ گیا۔ پتہ نہیں گھر میں کتنے توسیعی فون تھے جن پر ہماری گفتگو سنی جا سکتی تھی۔ درجن سے کیا کم ہوں گے بھلا۔

۶

نصف شب کے قریب پارٹی منتشر ہونے لگی سب سے پہلے ، وہیلن اٹھا اپنے بیڈروم کی طرف چلا گیا۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے باقی لوگ بھی اٹھتے گئے اپنے لئے ڈرنک بنانے میں میں نے کافی وقت صرف کیا یہاں تک کہ سب سے آخر میں ڈرسکل بھی سونے کا خیال آیا۔ وہ اٹھا اور بڑے خلیقانہ انداز سے شب بخیر کہنے کے انداز میں سر ہلا کر چلا بنا۔ میں نے بھی بڑے خلیقانہ انداز سے اس کے سر کی جنبش کو نظر انداز کر دیا۔ پھر گھڑی میں وقت دیکھنے پر معلوم ہوا کہ بارہ بج کر بیس منٹ ہو چکے ہیں۔ ابھی کافی وقت تھا اور اگلے تیس منٹ میں مزے مزے سے یہ آخری جام حلق سے نیچے اتارنے میں کوئی قباحت نہ تھی۔

مٹا میری پیٹھ کے پیچھے تم سے کی طرف سے آ گئی اور بولی۔ "میرے لئے بھی ایک جام تیار کر دو۔"

"بسر و چشم۔" میں نے جواب دیا۔

"سکاچ آن دی راکس۔" اس نے نئی ہدایت صادر کی اور ریا زودوں رنگی سے چھپا تیروں کے نیچے باندھ کر مجھے گھورنے لگی۔ اس کی نگاہیں مجھ پر لیول پڑ

رہی تھیں۔ جیسے میں وہ مچھر تھا جسے انسداد ملیریا کے محکمے والے غلطی سے زندہ چھوڑ گئے ہوں۔

میں نے ڈرنک تیار کر کے جام کو بار پر سے اس کی طرف دھکیل دیا۔ جام اٹھانے کے بعد اس نے ایک اور طویل سانس لی جو سرد آہ سے بڑی مشابہ تھی۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ اگر تم نے کوئی ترقی کی ہے تو کیا تیر مارا ہے۔" بالآخر وہ بولی۔ "دیکھ رہی ہوں کہ اب تک تو میرے مہمانوں کی بے عزتی کرنے کے سوا تم نے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا ہے پھر شام کا بیشتر حصہ فاسٹ ہے۔ خدا ہی جانے کہاں جھک مارتے پھرے۔ اتنے آدمیوں کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام کرنا ایک بڑی پریشانی ہوتی ہے اور کل سے پہلے کہیں سے اسٹاف کا بندوبست بھی نہیں ہو سکتا۔"

"میری سرگرمیوں سے کیا نتیجہ اخذ کیا؟"

"تمہاری سرگرمیاں؟ اگر انہیں سرگرمیاں کہنے پر ہی مصر ہو تو اتنا کہہ سکتی ہوں کہ اب تک سر کے بغیر گدھی ہی تم ہی دکھاتے رہے ہو۔" وہ پھنکار کر بولی۔ "اور اگر سوچا جائے کہ تمہارے ہر منٹ کا معاوضہ ساٹھ منٹ ادا کر رہی ہوں تو کہنا پڑتا ہے کہ اتنے وقت میں تمہیں کچھ تو کر دکھانا چاہیے تھا۔"

"اگر تم خود پُراسرار نہ بنتیں اور اپنی زبان سے کچھ بتا دیتیں تو یہ نوبت کبھی نہ آتی۔" میں نے ولیوں کے سے انداز میں کہا۔ "میرا مطلب ہے اپنے انداز سے تحقیقات کرتے ہوئے تمہارے مہمانوں کی بے عزتی کا ہرگز مرتکب نہ ہوتا۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"تم کئی باتوں کی وضاحت کر سکتی ہو مثلاً تمہارے چچا کے وصیت نامے کی

شق اور اس کی تفصیلات کی وضاحت۔" میں کہہ رہا تھا۔" یا پھر مثال کے طور پر اس بات کی وضاحت کہ تین ماہ تک مین ہٹن سے غائب رہیں اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ تم کہاں ہو یا کیا کرتی پھر رہی ہو سوائے اس ایک پوسٹ کارڈ کے جس میں تم نے ساتھ واپس آنے کا ذکر کیا۔ راجر فروم کے ساتھ شادی سے انکار کی وجہ تو سمجھ میں آتی ہے کہ چچا کی وصیت کی وجہ سے تم پچیس سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے کسی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتیں۔ مگر میرے لئے یہ امر حیرت کا باعث ہے کہ تم نے راجر فروم کو یہ بات کیوں نہیں بتائی؟"

اس نے اپنا منہ کافی حد تک کھولا۔ کچھ سوچا اور منہ پھر بند کر لیا۔

"آج کی پارٹی واقعی ایک پارٹی تھی۔" میں بولا۔" میں پارٹیوں کے شور و غل کو ناپسند نہیں کرتا لیکن لوگ تو معقول ہونے چاہئیں۔ یہ بات میرے لئے حیران کن ہے کہ ایسے لوگوں سے تم آخر واقف کیسے ہو گئیں؟"

"کیسے لوگوں سے؟"

"مثلاً جوانا ویسٹر سے" میں نے کہا۔" پھر یہ ڈرسکل اور فروم جیسے لوگ ہیں اور نہ مارٹن شومیکر تو اس کے متعلق ذکر کرنے سے میرا معدہ بھی الٹ پلٹ ہونے لگے گا۔"

"سنو؟" وہ تقریباً چیخ کر بولی۔" مجھے اس بات کی کوئی مجبوری نہیں کہ اپنے دوستوں کے متعلق تمہارے سامنے وضاحت پیش کروں۔ سمجھے بابیٹو؟"

"اگر تمہارا خیال ہے کہ ان میں سے کوئی ایک تمہاری جان کے درپے ہے تو تمہیں اپنے دوستوں کا عارضی طور پر واضح کر دینا چاہیے۔"

نہیں ملا کر بتا سکوں. اتنی مصروف رہی کہ کیا کہوں۔" وہ سادگی سے مسکرا دی۔
"اب بھی رات کافی جا چکی ہے۔ کیا جواب کے لئے صبح تک انتظار نہیں کر سکتے تم!"
"چلو یونہی سہی۔" میں نے جواب دیا۔
"شکریہ ڈیئر۔" اس نے کہا اور کچھ بشاشت نظر آنے لگی۔ "بری طرح تھک چکی ہوں۔ اب جا کر آرام کروں گی۔ شب بخیر۔"
"شب بخیر شانی۔"
جس خرام کے ساتھ اس نے کمرہ عبور کیا اس سے یوں گمان ہوتا تھا، جیسے پچھلے پانچ سال اس نے نمک کی کان میں بسر کئے ہوں۔ کندھے جھکے ہوئے تھے اور ایک قدم دوسرے کے ساتھ ذرا میل نہ کھاتا تھا!
روانگی کے وقت تک میں مزے مزے سے شراب پیتا رہا۔ پھر ونگ روم کی نئی کھائی اور چبوترے پر جا پہنچا جو تقریباً چاند کافی بلندیوں پر چمک رہا تھا اور سارا ساحل اس کی زرد روشنی میں نہا رہا تھا۔ چبوترے سے نیچے ریت پانچ فٹ دور تھی اور اتنی بلندی سے کودنا کسی طرح بھی مخدوش نہ تھا۔ چبوترے کے جنگلے پر سے دوسری طرف کھڑے ہونے کے بعد نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے میں اپنے آپ کو ہیرو تصور کرنے لگا۔

ساحل پر ہر طرف سناٹا پھیلا ہوا تھا۔ ساحل سے ٹکرانے والی جھاگ اڑاتی ہوئی لہروں کی آواز نے سنسانی اور تنہائی کا احساس دو چند کر دیا۔ معاً یاد آیا کہ شو میکر سے لیا ہوا ریوالور ساتھ لانا بھول گیا ہوں لیکن ریوالور کی ایسی ضرورت بھی کیا تھی۔ گیری ایک نرم و نازک اندام لڑکی تھی، اور دور بین کے بغیر کسی طرح بھی

خطرناک نہ ہو سکتی تھی۔ میرے لئے اپنا بچاؤ کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ پہلے ٹیلے کی چڑھائی
طے کرنے کے بعد میں دوسری طرف دونوں ٹیلوں کے درمیان واقع نشیب میں اترنے
لگا۔ نشیب میں پہنچ کر میں رک گیا۔ یہاں چاندنی اتنی تابندہ نہ تھی تاہم اتنی روشنی
ضرور تھی کہ یہ جان سکتا کہ میں وہاں یکہ و تنہا ہوں۔

سوچا اسے چند منٹ کی تاخیر ہو گئی ہے یا ممکن ہے کسی اور معقول وجہ سے
وہ نہ آسکے۔ اگلے ہی لمحے خیال آیا کہ یہ بھی تو ممکن ہے کہ میرے لئے جال بچھایا گیا ہو
اس خیال سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بائیڈ کوئی تمہارا قصہ تمام کرنا چاہتا
ہے لیکن کسی ایسی جگہ جو گھر سے دور ہو اور جہاں سناٹے کا راج ہو۔ یہی کچھ سوچتے ہوئے
میں نے بے خیالی سے سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں لے لیا اور دیا سلائی جلاتے جلاتے رک
گیا۔ دیا سلائی کا شعلہ مجھے بہترین ہدف بنا سکتا تھا۔ اسی خدشے کے پیش نظر سگریٹ
پھینک دیا اور مثبت انداز سے سوچنے کی کوشش کرنے لگا۔

میں وہاں تیس منٹ تک انتظار کرتا رہا۔ کشمکش و پیچ کے عالم میں یہ تیس
منٹ تیس صدیوں کی طرح طویل معلوم دیئے۔ اب مزید انتظار بے سود تھا۔ کیری
ہرتفورڈ نے آنا ہوتا تو کبھی کی آچکی ہوتی۔ اب باقی رات وہاں ٹیلوں میں گزارنے
کا کوئی فائدہ نہ تھا خصوصاً اس عالم میں کہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میرے اعصاب
تناؤ اضافہ پذیر تھا۔ چنانچہ میں واپس چلنے لگا۔ جی چاہتا زیادہ دشمن سے بچنے کو ہم
خاطر بہتر یہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلوں یعین ممکن تھا۔ کوئی مشاق نشانہ
باز ٹیلے کی دوسری طرف کہیں چھپا بیٹھا ہو اور جیسے ہی ٹیلے کی چوٹی پر آسمان کے
پس منظر میں میرا سراپا ابھرتے دیکھے۔ کھٹا میرے سے گولی داغ دے۔ لیکن یہ اندیشہ

مصروف ثابت ہوا اور میں صحیح سلامت ٹیلے پار کر کے گھر تک پہنچ گیا۔ اچھل کر چبوترے کا آہنی جنگلہ پکڑا!! اور پھر کسی بازی گر کی طرح چبوترے پر پہنچ گیا میں اسی وقت کسی نے لونگ روم کی بتی روشن کر دی۔

میں نے آہستہ آہستہ دم تک گھٹتی گئی اور پھر چبوترے سے لونگ روم میں چلا گیا۔ تولئے کی چادر اوڑھے اور چہرے پر اضمحلال لئے سرخ دلیو بار کے پیچھے اپنے لئے جام تیار کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے لاتعلقی کی ایک نظر مجھ پر پھینکی اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا ظاہر تھا کہ اسے اپنی ہی کچھ الجھنیں درپیش ہیں اور میری الجھنوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔

پھر مجھے قریب کھڑا پاکر وہ ماتمی انداز سے بولا۔ " بابیڈ کچھ پینا چاہتے ہو تو اپنے لئے بنا لو۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ تمہارے لئے جام تیار کر دوں۔"

" بہت مرجھائے ہوئے ہو۔ کیا کسی سے پٹ کر آئے ہو؟ " میں نے پوچھا۔

اس نے سر اٹھا کر سرخ آنکھوں سے میری طرف دیکھا۔ " وہ عورت انسان نہیں۔" اس کی آواز سے حیرت کا عنصر جھلک رہا تھا۔ " بارود ہے بارود۔ کم بخت رواں ہو جائے تو فرنٹیئر میل کی طرح رواں رہتی ہے، رکنے کا نام ہی نہیں لیتی۔" اس نے افسردگی اور مایوسی سے سر کو جنبش دی۔ " اگر کہیں بین الاقوامی جنسی مقابلہ ہو جائے تو یقین کرو ہر مقابلے میں فریق مخالف کو ہرا کر وہ دنیا بھر کی چیمپئن قرار دی جائے۔ ادھر ایک راؤنڈ ختم ہوا اور وہ بولی۔ " بڑا لطف رہا۔ اب ایک اور راؤنڈ ہو جائے۔" اور قبل اس کے پہلے کہ تم اگلے راؤنڈ کے لئے سانس بحال کر سکو وہ اگلے راؤنڈ کی کاروائی کا آغاز شروع کر دے گی۔"

"تو اپنے کمرے میں کیوں نہیں جا چھپتے؟" میں نے ہمدردی جتاتے ہوئے مشورہ دیا۔

"اپنے کمرے میں کیسے جا چھپوں۔ وہ میرے کمرے میں ہی تو ہے۔" سرخ دیو پھنکار کر بولا۔ "میں نے بہتیرے بہانے بنائے مگر وہ میرے ساتھ ہی چپکی چلی گئی۔"

میں نے اپنے لئے برین کا جام بنایا اور بار کی دوسری طرف اس کے سامنے منہ کر کے بیٹھ گیا۔ "پھر تو بڑی مصیبت میں جان ہے تمہاری۔"

"سوچا تھا کہ گاڑی لے کر شہر چلا جاؤں اور باقی رات وہاں گذار دوں۔" وہ تولیے کی چادر پر انگلی رکھتے ہوئے بولا۔ "لیکن اس حالت میں شہر بھی نہیں جا سکتا۔ اور اگر کپڑے پہننے کے لئے اپنے کمرے میں جاؤں تو وہ مجھے وہیں یوں دبوچ لے گی۔ جیسے بلی کسی چوہے کو جکڑ لیتی ہے۔"

"تو اسے صاف صاف بتا دو کہ تم تھک گئے ہو۔"

"یہ کوشش بھی کر چکا ہوں۔" اس کے چہرے پر مایوسی کی ایک اور لہر دوڑ گئی۔ "میں نے جب تھکنے کا ذکر کیا تو بولی۔ اچھا تم ذرا آرام سے لیٹے رہو۔ میں ایسی ترکیب سے تمہاری توانائیاں بحال کر دیتی ہوں۔ اور اس کیتا نے واقعی ایسا کر دکھایا لیکن یہ سلسلہ ہمیشہ جاری نہیں رہ سکتا۔ آخر میں انسان ہوں یا بیل۔"

"اپنے متعلق تو بڑی ڈینگیں مارتے رہے تھے۔"

"فقرے بازی نہ کرو۔ میں پہلے ہی تھک کر چور ہو رہا ہوں۔" وہ بولا۔ "اور تم اتنی رات گئے یہاں کیا کر رہے ہو!"

"میں تھکا ہوا نہیں ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "اس لئے وہاں چھوتر سے میں پڑا [illegible] رات کے حسن سے جی بہلا رہا تھا۔"

"ہونہہ! چاندنی رات کا حسن۔" وہ ٹھنک کر بولا۔ "ذرا جا کر اس کے حسن سے جی بہلاؤ۔ پھر ساری عمر اس بشاشت سے گفتگو نہ کر سکو گے:

"دراصل بات یہ ہے کہ میں ابھی تک اس امر کا ہلکا سا سراغ بھی نہیں لگا سکا کہ شانی کو کون قتل کرنا چاہتا ہے اور کیوں۔"

"اس سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟" اس نے اپنے بھیگے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے۔

"پوچھا تھا۔" میں بولا۔ "مگر اسے اتنی مصروفیت رہی کہ اب تک بتا نہیں سکی۔"

"وہ تو پگلی ہے۔" اس نے بھرپور اعتماد سے کہا۔ "اور چارنا ولیش بھی دیوانی ہے۔ مگر کسی اور ہی قسم کی۔ پاگل تو شریف بھی ہے مگر اتنی زیادہ نہیں۔ عورتوں کی یہ مصیبت ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ پاگل ضرور ہوتی ہیں۔"

"تمہاری باتیں میرے لئے بڑی سود مند ہیں۔"

"خواہ مخواہ باتیں نہ بناؤ۔" وہ تلخی سے بولا۔ "تمہیں جس کام کا معاوضہ مل رہا ہے اسے انجام دو۔"

"اپنے کمرے میں جا کر کسی مرد کی طرح سزا کیوں نہیں بھگتتے؟" میں نے بھی تلخی سے کہا۔

"ابھی نہیں ذرا دم لے لوں۔" وہ گھونٹ بھر کر بولا۔ "کیا گیرتی ہرلکوڈ پھر آئی تھی؟"

"پھر آئی تھی کا مطلب؟" میں نے پوچھا۔

"بھئی پہلی مرتبہ وہ آئی اور چلی گئی اور میں اسے نہ مل سکا۔" وہ بولا۔ "یونہی

خیال آیا کہ شاید وہ دوسری مرتبہ آئی ہو اور اس مرتبہ بھی میری ملاقات نہ ہو سکی ہو۔"

"نہیں وہ دوبارہ نہیں آئی۔" میں نے ہموار آواز میں کہا۔

"وہ بھی ایک شے ہے۔" وہ بولا۔ "ہے تو پستہ قد مگر جسم بڑا متناسب ہے اس کا اور کہیں بھی تیور نہیں۔ مصیبت یہ ہے کہ اسے وہیلن سے الگ کرنا انگور چھیلنے کے مترادف ہے۔ کیا کبھی انگور کا چھلکا اتارنے کی کوشش کی ہے۔؟"

"نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "تمہارا کیا خیال ہے۔ ان دونوں کے درمیان کوئی خاص تعلق قائم ہے؟"

"نہیں۔" شومیکر نے بڑے یقین سے کہا۔ "وہ بڈھے کی پرسنل اسسٹنٹ تھی۔ پھر اس کی وفات کے بعد وہیلن نے ٹرسٹ سنبھالتے ہوئے اسے بھی سنبھال لیا۔ شاید وہیلن کو یہ خیال ہو کہ جائداد کے متعلق وہ بہت کچھ جانتی ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے پہلے وہ جوشوا ویاٹ کی پرسنل اسسٹنٹ تھی؟"

"ہاں اسی کی۔" وہ بڑبڑایا۔ "میں بڈھے سے صرف ایک بار ملا۔ بڑا پاجی شخص تھا۔ کوہی پر بیٹھا ہوا پورے سو سال کا دکھائی دیتا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے اس سو سالہ عمر میں ایک منٹ کے لیے بھی مسکراہٹ اس کے لبوں پر نہ آئی ہو۔"

"شانزا اور کیری ہرلفورڈ کے تعلقات کیسے تھے؟" میں نے سوال کیا۔

"بڈھے کی زندگی میں؟" اس نے سر ہلایا۔ "مجھے پتہ نہیں۔ اچھا میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیے۔" اس نے جام ختم کیا اور اس کی آنکھوں . . . .

میں خوف زدہ ہراس کی لہر امڈ آئی۔ وہ گھر میں ڈگیا تو چند لمحوں میں مجھے ڈھونڈنی پڑی

بند کر دیا اور اب جوانا ولیش دروازے سے ٹیک لگائے میرے سامنے کھڑی تھی۔

"میں تو اب ناامید ہو چلی تھی۔" اس نے عام انداز سے کہا۔ "تم کیا ہو؟ کیا قسم کھا رکھی ہے رات کے ؟"

اس کی زلفیں بڑی نفاست سے کنگھی کی ہوئی تھیں۔ اور گول پنکھے کی طرح اس کے کندھوں پر جھول رہی تھیں۔ جسم کے بالائی حصے سے ٹخنوں تک سفید ساٹن کی نائیٹ گاؤن میں چھپی ہوئی تھی کہ غارت کرنے والے سارے نشیب و فراز بے حد نمایاں ہو گئے تھے۔ نائیٹ گاؤن کا گلا بھی انگریزی حرف "وی" کی طرح کا بنا ہوا تھا اور دونوں ٹیلوں کے درمیان وادی کو ظاہر کر رہا تھا۔ گہری سبز آنکھیں یوں سلگ رہی تھیں جیسے ابھی شعلے اگلنے کو ہوں۔

"ہوں .... " میں نے بے لبسی سے کہا۔

"انتظار کرتے کرتے تھک گئی ہوں۔" نرم اور گہری آواز میں وہ بولی۔

"اور اب تو مایوس ہو کر سونے جا رہی تھی کہ سو جاؤں۔"

"مایوس ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ شومیکر لیا سنے بغیر جا سکتا ہے؟"

"شومیکر؟" اس کا چہرہ خالی سا ہو گیا۔ "وہ احمق؟ اس کا کیا ذکر؟"

"وہ نیچے ہے۔" میں نے بتایا۔ "اور اگلے راؤنڈ کے لئے شراب پی پی کر تیار کیا جا رہا ہے۔ اب کسی طرح میں واپس آنے والا ہے۔"

"یقین سے کہہ سکتے ہو کہ کیا تم کہہ رہے ہو؟"

"شومیکر کے متعلق کہہ رہا ہوں۔ اسے تو تم جانتی ہو۔"

"ہاں جانتی ہوں۔" وہ بولی۔ "اور اگر وہ میری خوابگاہ میں آنے کی حماقت

کرے تو میں کرسی سے اس کی کھوپڑی توڑ دوں گی۔"

"تو گویا اس کے متعلق اب ارادہ بدل دیا ہے؟"

"ارادہ کیسا؟" وہ بولی۔" میں تو اب بھی اسے اتنا ہی احمق سمجھتی ہوں جتنا پہلی ملاقات کے وقت پایا تھا۔"

"تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ...." میں نے لعاب کا ایک گھونٹ نگلا یعنی کہ تم نے اسے... میرا مطلب ہے وہ کسی اور کا ذکر کر رہا تھا۔"

"مجھے کیا پتہ کہ وہ کس کا ذکر کر رہا تھا۔" وہ سرد مہری سے بولی۔" اور مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ تم کیا بے سر پیر کی ہانک رہے ہو۔"

"میرا خیال ہے مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔" میں نے کمزور آواز میں مدافعانہ انداز سے کہا۔

"ممکن ہے مجھے ہی غلط فہمی ہوئی ہو۔" وہ بولی اور سر سے پیر تک ناقدانہ نگاہوں سے میرا جائزہ لیا۔" نہیں کسی مرد کے متعلق میں اتنی بڑی غلطی نہیں کر سکتی تم یقیناً پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہو۔"

"نہیں۔" میں نے گھبرا کر جواب دیا۔" دراصل میں صنف نازک میں سے ہوں۔ اور مجھے مردانہ لباس پہننے کا بہت شوق ہے، اسی لئے ہر وقت مردانہ لباس پہنے رکھتا ہوں۔"

"بکواس مت کرو۔" وہ جھولے سے مسکرائی۔" ایک بات بتاؤ با ہینڈ۔ پچھلا ایک گھنٹہ کہاں گذارا ہے تم نے؟ ایک ہی رات کو کسی کی چھوڑی ہوئی ہاکی سے دل بہلانا مجھے پسند نہیں۔"

"چونکہ میں تھکا ہوا نہیں تھا۔ اس لئے کچھ دیر چبوترے پر ٹھہر کر رات کا منظر دیکھتا رہا۔"

"جھوٹے!" اس نے میز پر رکھے ہوئے آئس بکٹ میں پڑی ہوئی شیمپین کی بوتل کی طرف اشارہ کیا۔ "آدھا گھنٹہ ہوا میں سب جگہ تمہیں ڈھونڈ آئی ہوں اور واپسی پر یہ بوتل لیتی آئی۔ میں نے چبوترے پر بھی نظر ڈالی تھی۔ تم وہاں بھی نہیں تھے۔"

"ہاں کچھ دیر کے لئے ساحل پر ٹہلنے چلا گیا تھا۔"

"جاسوسی کرتے رہے ہو گے۔" وہ زور سے ہنسی۔ "یا پھر کھڑکیوں میں سے تانک جھانک کرتے ہوئے یہ وقت گزارا ہو گا۔ مبادا کوئی عورت لباس تبدیل کرتی دکھائی دے جائے۔"

"یہاں خواب گاہوں کی کھڑکیاں زمین سے بارہ فٹ اونچی ہیں" میں بولا۔ "مگر شاید تم ٹھیک ہی کہتی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلا گھنٹہ تانک جھانک کرتے ہوئے میرا حلیہ بگڑ چکا ہے۔"

وہ دوبارہ ہنس دی۔ "چلو تمہاری بات پر یقین کر لیتی ہوں۔ اچھا اب پینے پلانے کے متعلق کیا خیال ہے؟"

"ضرور۔ ضرور" میں نے تائید کی۔

آئس بکٹ کے قریب ہی دو صراحی نما گلاس پڑے تھے۔ میں نے شیمپین کی بوتل کھولی اور شراب گلاسوں میں انڈیل دی۔

"شکریہ" میرے ہاتھ سے ایک گلاس تھام کر وہ بولی۔ اس کی گہری

سبز آنکھیں غور سے میرا جائزہ لے رہی تھیں۔" بائیڈ۔ یوں نظر آتا ہے جیسے بستر پہ تمہارا ساتھ کافی وجد آور ثابت ہوگا۔ لیکن میں صرف اس مقصد سے تمہاری منتظر نہ تھی۔"

"میں اگر سر کے بل کھڑا ہو جاؤں تو یہ منظر بھی کافی وجد آور ثابت ہو سکتا ہے۔" میں نے کہا۔

"مجھے علم ہو چکا ہے کہ تمہارا دایاں رخسار بائیں کی نسبت زیادہ دلکش ہے اس لئے بار بار منہ نہ پھیرو۔" وہ بولی۔ "شانی نے اس لئے تمہاری خدمات سے استفادہ کیا ہے کہ اس کے خیال میں کوئی شخص اسے قتل کرنے کا خواہاں ہے۔ یہی بات ہے نا؟"

"ہاں یہی بات ہے۔"

"تمہیں اس بات کا کوئی ثبوت ملا ہے؟"

"نہیں۔"

"صرف اس کا کہنا ہے؟"

"ہاں۔"

اس نے آہستہ آہستہ تھوڑی سی شیمپین سپ کی: "شانی ساری بات یہی ذکر کرتی رہی ہے۔ کہ کوئی اسے قتل کرنا چاہتا ہے اور اس نے قاتل کو ڈھونڈنے کے لئے تمہیں مامور کیا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ متوقع قاتل انہی مہمانوں میں سے ایک ہے۔ جنہیں اس نے ہفتہ بھر کے لئے یہاں مدعو کیا ہے۔" اس نے شراب کے چند اور گھونٹ بھرے۔" بائیڈ میں نہیں چاہتی کہ کوئی مجھے شبہ کی نگاہ سے دیکھے چاہے وہ شانی اوول ہی کیوں نہ ہو۔"

"کافی معقول خیال ہے۔" میں نے تبصرہ کیا۔

"میرا خیال ہے کہ شاید میری باتیں تمہارے لیے دلچسپی کا باعث ہوں۔" اس نے ہموار انداز سے کہا۔ "شانی کے چچا کے وصیت نامے اور اس میں دی گئی پابندیوں سے واقف ہو؟"

"اخلاقی شق کے متعلق؟" میں نے کہا۔

"کوئی شخص بھی دولت کے لیے شانی کو قتل کرنے کا خواہشمند نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر وہ نہ رہی تو سب جائداد اور دولت چرچ کے تصرف میں چلی جائے گی۔" جوانا ولیئن بولی۔ "سو اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو شانی کے قتل کیے جانے کا امکان معدوم ہو کر رہ جاتا ہے۔ ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں تمہارے بیانات کی حد تک ٹھیک ہے۔"

"اب فرض کرو کہ کوئی شخص یہ ثابت کرنے پر قادر ہو کہ شانی اپنے چچا کے وصیت نامے کی اخلاقی شق توڑ چکی ہے۔ تو وہ دو میں سے ایک قدم اٹھا سکتا ہے پہلا تو یہ کہ وہ وہیلن کو یہ ثبوت فراہم کر دے اور شانی کو جائداد سے محروم کر دے"

میں نے اس کا فقرہ اچک لیا۔ "یا پھر وہ اس ثبوت کو شانی کو بلیک میل کرنے کے سلسلے میں استعمال کر سکتا ہے!"

"ہاں۔" اس نے سر ہلایا۔ "اس صورت میں شانی مجبور ہو گی کہ یا تو چپ چاپ بلیک میلر کے مطالبے کے سامنے جھک جائے۔ دو کروڑ ڈالر کی جائداد کھو دینے کی نسبت اس کا ایک حصہ کھو دینا بہرحال بہتر ہے۔" وہ کافی طویل لمحے کے لیے رکی۔ "یا پھر وہ کوئی اور طریقہ اپنائے، مثلاً بلیک میلر سے چھٹکارا پانے کی

کوشش کرے۔"

"یعنی یہ کہ کوئی بھی ہو اسے قتل کر دے؟"

"اگر تمہارا ذہن صحیح معنوں میں زرخیز ہے تو قیاس کر سکتے ہو کہ بلیک میلر کو قتل کرنے کے لئے یہ بہانہ بہترین ہے کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتا تھا۔ بڑا بہترین منصوبہ ہے کہ کسی پرائیویٹ جاسوس کو متوقع قاتل ڈھونڈنے پر مامور کر دیا جاتا۔ پھر بلیک میلر کو کسی تنہا مقام مثلاً سانتو باربرا جیسے مقام پر بلا لیا جاتا۔ اپنے دوستوں اور ہمدردوں کو بھی طلب کر لیا جاتا تاکہ ضرورت کے وقت مدد حاصل کرنے میں دشواری نہ ہو۔ بعد میں مناسب وقت پر بلیک میلر کو قتل کر دیا جاتا یوں سب دوست اور ہمدرد اس بات کی قسم اٹھانے میں قباحت محسوس نہ کرتے کہ شانی کو پہلے ہی قتل کئے جانے کا خدشہ لاحق تھا۔" جیرالڈ ولیمز نے کہا

---------- وہ چہکا۔ "اگر آدمی بہت زیادہ ذہین ہو تو واقعات کو اس انداز سے ترتیب دے سکتا ہے کہ پرائیویٹ جاسوس ہی بلیک میلر کا کام تمام کر دے اور یہ سمجھے کہ اس نے بروقت اقدام کر کے شانی کو قتل ہونے سے بچا لیا ہے۔"

"ہاں یہ واقعی ممکن تو ہے۔" میں نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ یہ خیال تم پر ظاہر کر دوں۔ شاید تم کچھ دلچسپی محسوس کرو۔"

"اس مفروضے کا کوئی حصہ ثابت کر سکتی ہو؟"

"نہیں۔" اس نے بڑے اطمینان سے کہا۔ "یہ سب کچھ میرے ذہن میں وارد ہوا تھا

ہے۔ لیکن یا ہیڈ۔ گدھے جیسے چہرے کے باوجود تم ایک نفیس انسان محسوس ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتی کہ کوئی تمہارے کندھے پر بندوق رکھ کر چلائے برس تمہارے دائیں رخسار کا نظارہ مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

"شکریہ" میں نے کہا۔ میرے ذہن کے کسی گوشے میں ایک عجیب غریب رینگ رہا تھا۔ "واقعی تمہارا خیال بڑا اچھا مذاق ہے۔"

"مجھے خوشی ہے کہ تم نے میرے خیال کی داد دی۔" وہ چہک کر بولی۔ "جبکہ تمہیں خبردار کر چکی ہوں تو میرا خیال ہے۔ اب بستر پہ چلیں۔"

"یہ نہ سمجھو کہ تمہارا یہ خیال قابل ستائش نہیں۔" میں بولا۔ "لیکن کچھ ایسا موڈ نہیں۔"

"موڈ کے متعلق شرطیہ طور پہ تم کچھ نہیں کہہ سکتے۔" یہ کہتے ہوئے اس سفید ساٹن کے نائیٹ گاؤن کی انگلی بھر چوڑی ڈوری کندھوں پر سے کھول ڈوری کی گانٹھ کھلتے ہی وہ کمر تک برہنہ ہو گئی۔ پھر ایک ایک انچ سرکتے ہوئے گاؤن اس کے کولہوں پر سے ہوتی ہوئی نیچے فرش پر جا گری۔ میں چندھیائی ہوئی آنکھوں سے دیکھتا رہا اور اس نے دونوں ہاتھ انگڑائی کے انداز میں سر کے اوپر لے جا کر باندھ دیئے۔ ٹیبل لیمپ کی مدھم روشنی میں اس کا گدرایا ہوا جسم اجنبی اجالا تھا۔ وہ تھا اور بھری بھری چھاتیوں کی دودھیا سفیدی نگاہوں پر کھلتی جا رہی تھی۔ وہ بولی۔ "آخری موقع ہے ڈیئر۔ اب بھی اپنا موڈ بدل سکتے ہو۔"

موڈ بدلنے پر میں اب قادر نہیں تھا کیونکہ میرے ذہن میں ابھی تک کی وہ کلک کی آواز تازہ تھی۔ جب میری پرنفور قسمت ساتھ میری بات چیت

کے بعد گھر کے کسی شخص نے رلسیور رکھا تھا۔۔ اگرچہ بڑی مشکل پیش آرہی ہے۔ جانا لیکن میرا موڈ اب بھی نہیں بن رہا۔"

اس کی آنکھوں میں بے یقینی کی سرد لہریں تیزی سے غصے کی موجوں میں بدلنے لگیں اور میں تیزی سے اس کے قریب سے گذر کر دروازے کی طرف لپکا۔ دروازہ کھولتے وقت میرے کندھوں میں متوقع وار کے خیال سے پھڑکن سی ہو رہی تھی لیکن اسے اس وقت تک وار کرنے کے لئے کوئی شے نہ ملی جب تک کہ میں نے تیزی سے باہر نکل کر دروازہ نہیں بند کر لیا۔

واپس اپنی خوابگاہ میں جا کر میں نے میز کی دراز کھولی اور شومیکر کا دیا ہوا ریوالور نکال لیا۔ ذہن کے کسی کونے میں یہ خیال رینگ رہا تھا کہ شاید میرا دماغ چل گیا ہے۔ اپنے دماغ کی صحت کے متعلق معلوم کرنے کا صرف ایک طریقہ تھا۔ لیکن اس طریقے پر عمل پیرا ہوتے وقت میں دوبارہ گھر میں سے گذر کر نہ جا سکتا تھا۔ ممکن تھا کہ جوانادل میں ہیلک اور مسموم ارادے لئے اور ہاتھ میں چاقو تھامے بے تابی سے میری تلاش میں ہو۔ ادھر شومیکر بھی لونگ روم میں شراب پی پی کر اگلے راؤنڈ کے لئے اپنی قوت مجتمع کر رہا تھا۔ جانے کس کے ساتھ مقابلے کے لئے؟ —— انہی خدشات کے پیش نظر میں نے آہستگی سے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولی اور نیچے نظر ڈالی۔ میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ کھڑکی واقعی زمین سے بارہ فٹ بلندی پر واقع تھی۔ میں سل پر چڑھا اور پھر سل کو پکڑ کر آہستہ آہستہ نیچے لٹک گیا۔ اپنے پورے قد کے ساتھ لٹکنے کے بعد میں نے ہاتھ چھوڑ دیئے اور نیچے ریت پر گر گیا۔ ریت میرے خیالوں سے کہیں زیادہ سخت اور ٹھوس تھی اور گرتے ہی یوں گمان ہوا۔ جیسے میری ریڑھ کی ہڈی چار

محسوس میں بٹ گئی ہو۔

چاند سفر طے کرتا ہوا اب عین سر پہ چمک رہا تھا اور پہلے سے کہیں زیادہ روشن اور تابناک کرنیں بکھیر رہا تھا۔ ساحل کی طرف گامزن ہوتے ہوئے عجیب سا احساس ہوا جیسے ساری دنیا مجھ پہ نظریں جمائے ہوئے ہو۔ جیسے ہی پہلے ٹیلے کی چڑھائی ختم کی، خطرے کا غیر شعوری سا احساس ہوا اور میرا ہاتھ بے اختیار ہپ پاکٹ میں سے ریوالور نکال لایا۔ اب ٹیلے کی چوٹی سے نیچے نشیب میں نظر ڈالی اور میرا ذہن جھنجھنا اٹھا۔ دونوں ریتیلے ٹیلوں کے درمیان نشیب میں ایک انسانی خاکہ ہاتھ پاؤں پھیلائے دراز نظر آ رہا تھا۔

"کیری!" میں نے ہونٹوں سے پکار کر کہا۔ "کیری ہر لفورڈ!"

اسنے کوئی جواب نہ دیا اور اگر وہ کسی طرح میری پکار کا جواب دینے پر قادر ہوتی تو میرے لئے یہ بات حیرت کا باعث ہوتی۔ ریوالور کو ہپ پاکٹ کے حوالے کر کے میں تیزی سے ٹیلے کی ڈھلوان اترا اور گھٹنوں کے بل اس کے قریب جھک گیا۔ اس کا سر جسم کی مناسبت کے خلاف بڑے غیر فطری انداز سے مڑا ہوا تھا۔ اور چہرے پر بالوں کی لٹیں بکھری ہوئی تھیں۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر ایک لٹ چہرے پر سے ہٹائی اور اس کی ایک بھوری آنکھ خوف و ہراس اور اشتعال کی ملی جلی کیفیت لئے مجھے گھورنے لگی۔ گردن اور گلے کے گرد نیل پڑے ہوئے تھے جن سے ظاہر تھا، کہ اس کا گلا گھونٹ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ ہاتھ لگانے پہ بدن گرم محسوس ہوئی گویا اس کی ہلاکت کو زیادہ دیر نہ گزری تھی۔ آثار و قرائن سے یہ بھی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے یہیں اسی مقام پہ قتل کیا گیا ہے اور لاش کی موت

میں کسی اور مقام سے نہیں لایا گیا۔ یوں ظاہر ہوتا تھا۔ جیسے وہ مجھ سے ملنے ایک گھنٹے تاخیر سے پہنچی تھی۔ لیکن یہ ایک گھنٹہ تاخیر کیوں ہوئی؟

انہی خیالات کے متعلق غور و فکر کرتا ہوا میں پہلے ٹیلے کی چوٹی پر گیا اور وہاں سے گرد و نواح پر غائر نظریں ڈالیں۔ چاند کی شفاف روشنی میں ہر شے صاف نظر آ رہی تھی اور تین افراد کے قدموں کے وہ نشانات بھی واضح تھے جو گھر کی طرف آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے یہ سب۔ شاید میرے ہی قدموں کے نشان تھے دو اور نسبتاً چھوٹے قدموں کے نشان دوسرے ٹیلے کی چڑھائی سے غالباً سڑک کی طرف جاتے نظر آ رہے تھے۔ یقیناً یہ نشان کیری ہرٹفورڈ کے پاؤں کے نشان تھے۔ اب یا تو کوئی عظیم الجثہ چمگادڑ ہی نیچی پرواز کر کے کیری ہرٹفورڈ کا گلا گھونٹ گیا تھا ورنہ پھر قاتل نے بڑی احتیاط اور صفائی کے ساتھ ریت پر سے اپنے قدموں کے نشان مٹا دیئے تھے۔ اگر یہ کارروائی چمگادڑ کی ہوتی تو مجھے کوئی اعتراض نہ تھا لیکن دوسری بات زیادہ قرین قیاس لگتی تھی۔

اچانک ہی خیال آیا کہ کسی نے میرے لئے بڑی نفاست سے جال بن دیا ہے اس خیال کے ساتھ پردہ تصور پر لیفٹیننٹ شیل کی تصویر روشن ہو گئی۔ یہ شخص سانتو باربرا کے پولیس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق تھا۔ ماضی میں میری اس سے دو تین جھڑپیں بھی ہو چکی تھیں اور اس بات پر وہ غیر متزلزل یقین رکھتا تھا کہ سانتو باربرا میں میرے قدم رکھتے ہی قتل کی وارداتیں ہونے لگتی ہیں، اور سارا قصور میرا ہوتا ہے — اور اب تو میرے خلاف سارا مصالحہ تیار تھا۔ ٹیلوں کے درمیان لاش اور صرف دو نفوس کے قدموں کے نشان جن میں ایک مقتول کے قدموں کے نشان تھے

اور دوسرے اس حقیر پر تقصیر کے۔ مگر بظاہر مکین یہ گواہی دیتے وقت بڑی مسرت
محسوس کرے گا۔ کہ اگرچہ ان میں سے کیری کے ساتھ کسی کی ملاقات نہیں ہوئی لیکن میں
اس سے ملنے کا دعویٰ کرتا رہا ہوں۔ شومیکر کو یہ بات یاد آ جائے گی کہ جب وہ شراب
پینے لانگ روم میں بیٹھا تھا تو میں اچانک چبوترے کی طرف نمودار ہوا تھا جبکہ ڈلش بھی نیٹینٹ شیل کو بتاتا نہیں
بھولیں گی کہ رات بارہ، اور ایک بجے کے درمیان ساحل کی سیر کرنے کا اسے تذکرہ کر چکا ہوں۔ پھر جب میں شیل سے باہر نکلا کہ پہلی مرتبہ
ملنے گیا تو کیری ہرلفورڈ وہاں موجود نہ تھی البتہ دوسری مرتبہ اس کی لاش موجود تھی تو شیل کی نگاہوں میں یہ شک کی چمک رہ
سکے۔ چمکتی ہی کیونکہ دیکھا تھا میری طرف اشارہ کرتے ہوئے بھی
لایا جائے! ..... میں سوچنے لگا اور آخر اس فیصلے پر پہنچا کہ کیری کی لاش
یہاں سے ہٹا دینی چاہیے۔ مزید چند لمحوں تک سوچ بچار کرنے کے بعد میں نشیب
میں گیا۔ اور اس کی لاش اٹھا کر کندھے پر ڈال لی۔ یہ اقدام کرتے ہوئے کیری
ہرلفورڈ کی لاش سے زیرلب معذرت کی کہ اس کی لاش کو اس بے دردی سے کسی اور
جگہ منتقل کرنے پر مجبور ہوں — اب لاش سے چھٹکارا پانے کا بہترین طریقہ یہ
تھا کہ اسے سمندر کے حوالے کر دیتا۔ مگر میں یہ ظلم نہ کر سکتا تھا۔ مجھے وہ لاش یاد تھی۔
جسے چھ ہفتوں بعد سمندر میں سے نکالا گیا تھا۔ اس لاش کا حلیہ اتنا مسخ ہو چکا تھا۔ کہ میرے
رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ لاش کو کسی اور مقام پر منتقل کرنے کی میری مجبوری کو
سمجھتے ہوئے کیری ہرلفورڈ یقیناً معاف کر دیتی لیکن اگر اس کی لاش کو سمندر میں ڈال
دیتا تو اس صورت میں ہرگز معاف نہ کرتی۔

پانچ منٹ کے سفر کے بعد میں نے آہستہ سے لاش نیچے ریت پر رکھی اور آہٹ پیدا
کئے بغیر گھر کے گرد احتیاط سے ایک چکر لگایا۔ ٹیلوں پر سے بھی یہ تاریکی میں ڈوبا
ہوا دکھائی دیا تھا۔ اور اب بھی یہ اندھیروں میں ملفوف تھا۔ گھر کے سامنے والے

حصے میں میری کرایہ کی کار سمیت آدھی درجن کاریں پارک کی ہوئی تھیں۔ میں نے ایک ایک کار کا دروازہ آزمانا شروع کیا اور قطار میں کھڑی تیسری لنکن کار کا دروازہ کھلا مل گیا۔ اگلے پانچ منٹ کیری ہرلفورڈ کی لاش اٹھا کر لانے اور اسے لنکن کی پچھلی سیٹ کے فرش پر ڈالنے میں صرف ہو گئے۔ دروازہ بند کرتے ہوئے مجھے بڑے سکون اور طمانیت کا احساس ہو رہا تھا۔ اب اگلی صبح اس شخص کی حالت قابل دید ہوگی جس نے جال بچھا کر مجھے پھانسنے کی کوشش کی تھی۔

اس کارروائی سے فارغ ہونے کے بعد چبوترے کی طرف گیا۔ کیونکہ بارہ فٹ فٹ بلند کھڑکی میں سے ہو کر گھر کے اندر پہنچنا میرے بس کی بات نہ تھی۔ چبوترے پر چڑھنے کے بعد دبے پاؤں تاریک گھر میں سے ہوتے ہوئے میں اپنی خوابگاہ میں جا پہنچا۔

۷

اگلی صبح دس بجے کے قریب ڈائننگ روم میں پہنچا اور پچھلی رات ڈنر کی کسر ناشتے میں نکال رہا تھا کہ شومیکر کمرے میں آگیا۔ میں اس وقت کافی کے تیسرے

کپ کے ساتھ انصاف کرنے میں مصروف تھا۔ شومیکر نے کوئی اور چیز کھانے سے انکار کرتے ہوئے کافی پر اکتفا کی اور کانپتے ہاتھوں سے اپنے لئے کپ میں کافی انڈیلنے لگا۔

"میرا خیال ہے آخر شب تک کھیل جاری رکھنے میں کامیاب رہے ہو۔" میں نے خیال ظاہر کیا۔

"ہاں۔" اس نے پژمردہ سی آواز میں کہا۔ "اب میرا پروگرام ہے کہ آج سارا دن ساحل پر جا کر لیٹا رہوں بشرطیکہ کوئی مجھے اٹھا کر دفن نہ کر لے جائے۔"

اتنے میں شرلے سمپسن بھی وہاں آ گئی۔ اس کے لبوں پر تاباں مسکراہٹ اور جسم پر سیاہ بکنی سجی ہوئی تھی۔ میرے قریب بیٹھ کر وہ اپنے لئے کافی ڈالنے لگی۔ "تم دونوں دیر سے اٹھے ہو۔ میں تو ناشتہ کر چکی ہوں۔"

"بہت تیز ہو۔" شومیکر بڑبڑایا۔

"بڑے مضمحل دکھائی دے رہے ہو مارٹن۔" وہ شومیکر سے مخاطب تھی۔

"شاید رات کو کافی دیر تک مے نوشی کرتے رہے ہو۔"

کوئی جواب دیئے بغیر شومیکر نے باقی ماندہ کافی حلق سے نیچے اتار دی، پھر بڑے تھکے تھکے انداز سے کرسی سے بمشکل اٹھا اور کمرے سے چلا گیا۔

"اسے کیا ہوا ہے؟ میں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی؟" شرلے بولی۔ "اور ڈینی۔ اس خوبصورت اور چمکتی دمکتی صبح کو تمہارا کیا حال ہے؟"

"بہت عمدہ ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"سناؤ۔ متوقع قاتل کا پتہ چلانے میں کس منزل پر پہنچے ہو؟"

"اب تک تو صرف اتنا پتہ چلا سکا ہوں۔" میں بولا۔ "کہ مقتول کا قاتل کے بائیں کولہے پر لمبا سا سفید نشان ہے اور دائیں کولہے پر دل بنا ہوا ہے جس میں ایک تیر پیوست ہے۔ اب قاتل کا پتہ چلانے کے لئے دونوں کولہے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ بتاؤ کہ تم اپنی بے گناہی اب ثابت کرنا چاہتی ہو یا پھر کبھی؟"

"اس میں شک نہیں کہ تمہارا ذہن بڑا آوارہ اور شتر بے مہار کی طرح بے لگام ہے۔" وہ قدرے مایوسی سے بولی۔ "لیکن تمہاری باتیں بڑی دلچسپ ہوتی ہیں"

"شکریہ" میں بولا۔ "یہ باقی لوگ کہاں ہیں؟"

"شانی راجہ فردم کے ساتھ ساحل پر گئی ہے۔" شرلے بتانے لگی۔ "ہیل ڈوسکل نے کہا تھا کہ وہ ساحل کی سیر کرنے جا رہا ہے۔ اور جیک دہیلین کو شہر جانا تھا۔ جوانا دلش کہیں نظر نہیں آئی۔ مگر اسے نہ دیکھنے سے میری صحت کسی طرح متاثر نہیں ہوتی۔"

"اچھا تو اب تم کیا کرنے کو ہو؟"

"میں؟" ایک لمحے کے لئے اس نے گہرے غور و فکر کی نمائش کی۔ "میرا خیال ہے کہ تم پر اپنی بے گناہی ثابت کردوں۔ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ زخم یا گودنے کا کوئی نشان نہیں ہے مگر اس کام کے لئے یہ وقت کچھ موزوں نہیں۔ اس لئے فی الحال ساحل پر دوسروں کے پاس جاؤں گی۔ نہانے اور تیراکی سے پٹھوں میں جان آ جاتی ہے خصوصاً ٹانگوں کے پٹھوں میں۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے؟" وہ اچانک کھل کر ہنستی: "بیچارہ لمڈن۔ بالکل اُلّو کا پٹھا نظر آتا تھا میرا خیال تھا کہ گذشتہ شب وہ تم پر کمند ڈالے گی۔ لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا۔"

"وہ؟ .... وہ کون؟" میں نے سوال کیا۔

"ڈارلنگ جوانا۔ اور کون ہو" اس کی آواز میں نسوانی حسد کی حرارت ابھر آئی۔
"مارٹن پر ایک نظر ڈالنے سے ہی ساری بات سامنے آجاتی ہے۔ ڈینی اپنے آپ کو خوش نصیب جانو۔ اگر مارٹن کی جگہ اس نے تمہارا چناؤ کیا ہوتا تو تم بھی اب اسی طرح کانپ رہے ہوتے جس طرح مارٹن کانپ رہا تھا۔"
"ممکن ہے شو میکر اپنی کارکردگی پر نازاں ہو۔"
"خاک نازاں ہوگا۔" وہ بولی۔ "اچھا یہ بتاؤ۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے؟"
"مجھے ساحل پسند نہیں۔" میں نے کہا۔ "اس کی وجہ یہ ہے کہ ساحل پر ہمیشہ کسی غیر متوقع حادثے سے دوچار ہو جاتا ہوں۔"
"محض وہم ہے تمہارا۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ "اچھا میں چل کر ذرا غسل لے لوں پھر ملوں گی۔"

اس کے جانے کے بعد میں نے کافی ختم کی اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف گیا ساروں کی قطار میں، اب سیاہ لنکن کار موجود نہ تھی۔ شرلے نے بتایا تھا کہ چک وہیلن ٹھہر گیا ہے۔ اب یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ سیاہ لنکن گاڑی چک وہیلن کی تھی۔ اب یہ خدا ہی جانے کہ اسے اس بات کا علم تھا یا نہیں کہ گاڑی میں اس کی بھتیجی لڑکی کی لاش بھی اس کے ہمراہ ہے۔

گھر کے پہلو سے ہوتا ہوا میں ساحل پر جا نکلا۔ تقریباً پچاس گز دور سمندر میں ایک دوسر پانی میں غوطے لگا رہا تھا۔ یہ سر شرلے سمپسن کا تھا۔ تیراکی سے وہ اپنے پٹھوں میں جان ڈال رہی تھی۔ شانی اور فروم کنارے کی ریت کے اوپر میری طرف پیٹھ کئے بیٹھے تھے۔ میں قریب گیا اور وہ تلخ محسوسات مجھ پر پھر غالب آنے لگے جو کیری ہر لقور ڈکی

دیکھ کر دل میں پیدا ہوتے تھے۔

"فروم چلتے پھرتے نظر آؤ۔" میں بولا۔ "تنہائی میں اپنا موکل سے کچھ باتیں چاہتا ہوں۔"

دونوں کے سر ایک جھٹکے سے میری طرف گھوم گئے اور دونوں کے چہروں پر برگشتگی، کبیدگی کے آثار ابھر آئے۔

"یا بیٹا،" فروم نے تنی ہوئی آواز میں کہا۔ "تم خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ بتاؤں کیوں حق طلب ہو؟"

"مجھے تفصیلات بتانے پر مجبور نہ کرو۔" میں بولا۔ "بس اب اٹھ کر راستہ

"کل رات بھی تم مڈمڈ کر رہے تھے مگر میں نے درگزر سے کام لیا۔" وہ پھنکار کر بولا "مگر اب تم حد سے بڑھ چلے ہو اس لیے تمہاری زبان کو لگام دینا ہی پڑے گی۔" اٹھتے اٹھتے اس کی آنکھیں غصے، نفرت، کینے اور جلن نے کن کن جذبوں کی چنگاریاں سی لگی رہی تھیں۔ شاید وہ یہ سمجھا تھا کہ میں پرانے وقتوں کے ان شریف آدمیوں میں سے ہوں جو دشمن کو پہلا وار کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ اور جبکہ پہلا وار سہنے کے بعد حملہ کرتے ہیں مگر یہ اس کی غلط فہمی تھی۔ وہ ابھی اٹھ ہی رہا تھا کہ میں نے تاک کر دایاں مکا اس کے پیٹ میں جڑ دیا۔ اس کے منہ سے ایک کراہ خارج ہوئی اور وہ بری طرح لڑکھڑانے لگا۔ لڑکھڑا کر وہ زور سے کپکپایا اور پھر پشت کے بل ریت پر دراز ہو گیا۔

"تم نے تو اسے ختم ہی کر دیا ہے۔" ثانی چیخ کر بولی۔

"صرف تھوڑی سی ہوا نکالی ہے۔" میں بولا۔

براب صاف شفاف نظر آرہی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ چہرے پہ ہمیشہ طاری رہنے
والی حقارت بھی دوبارہ چھا گئی تھی۔ اور نچلا لب تمسخر کے انداز کی طرف مڑ گیا تھا۔
اس نے کل والی سفید کیمی زیب تن کر رکھی تھی اور تیز تیز سانس لینے کی وجہ سے ہر
سانس پر اس کا سینہ مجھ سے قریب تر ہو جاتا تھا۔

"امیروں کی امیرہ" میں بولا۔" اگر چھ ماہ تک زندہ رہیں اور تمہیں تیار دستے
رحم نہ کر دیا گیا تو تم بھی گنتی کے چند امیر خاندانوں میں سے ہوں گی۔ مگر تمہاری اداکاری
ایسی ہیں جیسے کہ ابھی انتہائی امیر زادی بنی ہو اور یہ سمجھتی ہو کہ دولت ہر شے خریدنے پر
قادر ہے یہاں تک کہ انسان خریدنے پر بھی۔ شکل و صورت سے تم اتنی احمق دکھائی
نہیں دیتیں مگر حرکتیں بڑی احمقانہ ہیں۔"

"کیوں؟ ... تم ..."

جانے اس کی نیت و شغل کیا تھی ادھوری چھوڑ کر وہ تیزی سے بستر سے اٹھی جیسے
پیشہ ور اور مشہور و معروف پہلوان خاتون ہو۔ میری طرف بڑھتے وقت اس کے
دونوں پھیلے ہوئے بازو ہوا میں تیر رہے تھے۔ گفت و شنید کا وقت نہیں تھا۔ اگر اس کی
اٹھتی ہوئی مٹھی کسی نازک اور موزوں مقام پہ پڑ جاتی تو مجھے سنگین نوعیت کا زخم آ سکتا
تھا۔ چنانچہ میں نے جھکائی دے کر اس کا وار خالی جانے دیا اور سیدھی کھڑی اور تنی ہوئی
انگلیوں کو اس کے پیٹ میں چبھو نک دیا۔ یہ وار کرتے ہوئے پوری قوت صرف
کی۔ مبادا معاملہ ہاتھوں سے نکل جائے۔ اس کے منہ سے ایک تیز سانس خارج ہوئی
اور وہ رکی گئی ہوا میں تیرتے ہوئے بازو اب گرتے ہوئے سگنل کی طرح پہلوؤں
سے جا لگے۔ چہرے پہ درد و کرب کی علامت کے ساتھ ہر دہ نکالی وہیں جا رہی

اور ہو گی۔ اور پھر تمہاری بوٹیاں کاٹ کر کتوں کے آگے ڈال دونگی۔"

"تمہارے پاس کوئی کتا ہی نہیں۔"

"کہیں نہ کہیں سے لے ہی آؤں گی۔" وہ بولی۔ "مجھے بتاؤ۔ ان حرکتوں کا مطلب ہے؟"

"جھوٹ اور فریب کے اس تانے بانے سے عاجز آگیا ہوں۔" میں نے کہا۔ "دریا ذل میں بھی تم نے تفصیلات نہیں بتائی تھیں اور کل رات بھی تفکن کے باعث کچھ بتانے سے معذور تھیں۔ پھر آج صبح تم ساحل پر آفتابی غسل کر رہی تھیں۔ ایک ایسا شخص جسے کسی بھی لمحے قتل ہو جانے کا دھڑکا ہو، وہ اتنا لاپروا اور لاابالی نہیں ہوتا۔ جتنی کہ تم ہو۔"

"میرا خیال ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" چند لمحوں تک سوچ بچار کے بعد بولی۔ "ابھی ابھی تم نے جس وحشت اور بے حسی کا سلوک کیا ہے اس کے لئے میں تمہیں قصور وار نہیں سمجھتی۔ یہ بتاؤ کیا جاننا چاہتے ہو؟"

"تمہاری جان لینے کی جو کوششیں کی گئیں ان کے متعلق معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"ایسی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔" وہ بولی۔ "میں نے یہ بات اپنے پاس سے گھڑی تھی۔"

جی تو چاہا کہ گلے پر ہاتھ رکھ کر اس وقت تک دباؤں جب تک اس کی جان نکل جائے۔ "کیوں؟" میں نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"اگر میں یہ بات نہ گھڑتی تو میرا خیال تھا۔ کہ کوئی بھی میرے اس احساس پر دانہ ہوتا کہ مجھے کوئی قتل کرنے والا ہے۔" وہ بولی۔ "تم یہی سمجھتے کہ میں کوئی

امیر د یوانی ہوں۔"

"اب یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں تمہیں امیر دیوانی تصور نہیں کرتا؟" میں نے سوال کیا۔

"اب بات بھی سننا چاہتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ تمہیں واپس نیو یارک دوں؟"

"سناؤ کیا سنانا چاہتی ہو۔ سن لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔"

"چچا جو شوا کی وفات چھ مہینے پہلے ہوئی تھی" وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولی "اسی وقت سے مجھے احساس ہونے لگا کہ کوئی مجھے قتل کرنے کو ہے۔ پھر وقت کے ساتھ ساتھ یہ احساس بڑھتا گیا۔ میرے ارد گرد بے شمار ہنستے مسکراتے چہرے تھے جنہیں میں اپنا دوست سمجھتی تھی۔ جیسے ہی یہ خیال آتا کہ چند ماہ بعد میں ایک امیر ہونے والی ہوں اور دو کروڑ ڈالر کی جائداد کی شرکت میں مالک۔ تو ان کے خلاف میرے دل میں شکوک و شبہات سر اٹھانے لگتے کہ کہیں ان ہی میں سے کوئی ایک مجھے قتل نہ کر دے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں بولا۔ "اب میں سمجھ گیا ہوں۔ یہ بالکل فطری ردعمل ہے مگر محض شکوک و شبہات کو ایسے بیان کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔"

"یہ گھر مجھے ہمیشہ سے پسند تھا۔" وہ بولی۔ "میری پرورش کے دوران گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے چچا جوشوا مجھے یہیں لایا کرتا تھا۔ نیو ہیمپ شائر کے ایک چھوٹے اور وسیع و عریض گھر سے یہاں آ کر مجھے عجیب سا سکون محسوس ہوتا۔ وہاں تو نوکروں اور خادموں کی ایک پوری فوج تلوے چاٹنے میں لگی رہتی تھی۔ یہی وجہ تھی

وفات کے بعد میں یہاں آگئی اور تین مہینے یہیں قیام کیا۔"

"تم تنہا آئی تھیں؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں شروع شروع میں اکیلی تھی۔ پھر جیک وہلین کچھ دن گذارنے آگیا اور غالباً تیری بھی ساتھ لے آیا۔"

"کیری ہرٹفورڈ۔؟"

"ہاں۔ چچا کی وفات تک وہ اس کے ساتھ کام کرتی رہی۔ پھر جیک وہلین نے اسے پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر اپنے پاس رکھ لیا۔ میرا خیال ہے اس نے خوب سوچ سمجھ کر ایسا کیا تھا۔ وہ چچا کی جائیداد وغیرہ کے متعلق جیک وہلین کی نسبت زیادہ معلومات رکھتی ہے۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک تمہیں قتل کرنے کا خواہاں ہے؟" میں نے پوچھا۔

"قتل کا کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔" وہ بولی۔ "اگر کوئی مجھے قتل کرنا چاہتا ہے تو میں جائیداد سنبھالنے سے پہلے مر جاؤں تو سب کچھ چیریٹی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ یوں جیک وہلین کو کوئی فائدہ ہو سکتا ہے اور نہ کیری ہرٹفورڈ کو۔ ان دونوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ چیریٹی سختی سے محاسبہ کرے گا۔"

"یہاں تین ماہ قیام کے دوران اور کس کس سے تمہاری ملاقات ہوئی؟"

"راجر فروم سے۔ جیک اس کا بڑا مداح ہے اور وہی اسے متعارف کرانے یہاں لایا تھا۔ اور لیون فروم سے میری ملاقاتیں ہوتی رہیں۔"

"اور پھر اس نے تم سے شادی کی درخواست کی؟"

"میں اس الجھن میں ہوں کہ وہ شخص میرے لئے مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے یا میری دولت کے لئے محبت کا ڈھونگ رچا رہا ہے۔ یہ الجھن اب بھی برقرار ہے۔"

"ہیلن ڈرسکل کے متعلق کیا کہتی ہو؟"

"وہ کیری ہرلفورڈ کا دوست ہے اور جیک وہیلن کے ساتھ کیری کی واپسی کے بعد بھی ملنے آتا رہا۔"

"وہ اب کہاں ہے؟"

"کون! کیری ہرلفورڈ؟ میرا خیال ہے، چھٹیاں گذارنے میامی گئی ہوئی ہے۔"

"اب جوانا ولیش کے متعلق بتاؤ۔"

"کالج کے زمانے کی وہ میری ایک سہیلی ہے۔" شائلی نے بلاتامل جواب دیا۔

"شرلے کی طرح؟"

"ہاں۔"

"تم تینوں کالج میں اکٹھی پڑھتی رہی ہو؟"

"جونیئر کلاس میں جوانا کالج چھوڑ گئی تھی۔ اسے اور کسی چیز سے اتنی رغبت نہیں تھی، جتنی مردوں سے۔ وہ اکثر کہا کرتی تھی۔ کہ زبانی کلامی باتوں کی بجائے مردوں کا دل جیتنے کی عملی تربیت حاصل کر رہی ہے۔"

"پھر دوبارہ اس سے کب ملاقات ہوئی؟"

"ان دنوں میں ہٹن میں تھی اور کچھ مدت کے لئے یہاں آنے کا ارادہ کیا

رہی تھی۔ میں نے اسے ساتھ تنے کو کہا۔"

"اور وہ مان گئی!"

"ہاں مگر صرف دو ہفتے ٹھہری تھی۔"

"شرلے کارلیم کی تمہاری پرانی ساتھی ہے۔ اور اس کا اپارٹمنٹ بھی ہال کی دوسری سمت تمہارے اپارٹمنٹ کے مقابل واقع ہے۔ مارٹن شومیکر کے ساتھ اسی نے تمہیں متعارف کروایا تھا؟"

"ہاں۔" ثانی نے جواب دیا۔" ذہانت کے لحاظ سے اسے صف اول میں قرار نہیں دیا جاسکتا لیکن کبھی کبھار اس کی صحبت کافی لطف دے جاتی ہے۔"

"کل چھ افراد ہوئے اور کیری ہرلنفرڈ سمیت سات۔ تمہارا خیال ہے کہ ان میں سے کوئی ایک تمہارا جانی دشمن ہے لیکن وجہ معلوم نہیں؟"

"انہی میں سے کوئی ایک ہوسکتا ہے۔" وہ پورے اعتماد کے ساتھ بولی۔" اور کسی کو تو میں جانتی ہی نہیں۔ چچا جوشوا کے ساتھ زندگی کے دن یوں گذرے جیسے کسی صحرا میں قیام پذیر ہوں۔"

"اپنے چچا کا وصیت نامہ پڑھا ہے تم نے؟"

"ہاں چک وہلین نے اپنے دفتر میں وصیت نامہ مجھے دکھایا تھا۔"

"تو گویا تمہیں قتل کر کے کسی شخص کو مالی فائدہ نہیں ہو سکتا۔؟"

"ہاں مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔"

"راجر فروم کے سلسلے میں کوئی ایسی عورت تمہاری رقیب تو نہیں جسے راجر فروم کے چھن جانے پر دکھ ہوا ہو۔؟"

"کیا بیکار بات ہے!"

"کسی وجہ سے کوئی اور تم سے متنفر تو نہیں؟ ہو سکتا ہے کسی کو تمہارے طرز عمل سے کسی وقت تکلیف پہنچی ہو؟"

اس نے سر ہلایا۔ "مجھے تو ایسی کوئی بات یاد نہیں۔"

"تو آخر کسی کو کیا پڑی ہے کہ بلا وجہ تمہیں قتل کرنے کے منصوبے باندھے؟"

"میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔" اس نے ہاتھ کی پشت چند سیکنڈ کے لئے اپنے منہ پہ رکھی: "میں جانتی ہوں کہ یہ احساس پاگل پن سے کم نہیں۔ شروع ہی سے مجھے یہ بات محسوس ہو رہی تھی اور اسی لئے وضاحت سے گریز کرتی رہی اور تمہیں ٹالتی رہی ..... لیکن یہ احساس اپنی جگہ پر قائم ہے کہ کوئی مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ کوئی ایسی ذو معنی یا مبہم بات کہہ جاتے ہیں یا جب میں دوسری طرف متوجہ ہوتی ہوں تو ایسی نگاہوں سے مجھے تکتے ہیں۔ جیسے وہ میری موت کے منتظر ہوں بعض اوقات ان کی نگاہوں میں ایسی پراسرار چمک ابھرتی ہے جیسے انہیں اس بات کا بھی علم ہو کہ میں کب موت سے ہم آغوش ہونے والی ہوں۔"

"ہوں۔" میں نے پورے خلوص سے کہا۔ "میرا خیال ہے تمہیں پرائیویٹ جاسوس کی بجائے کسی ماہر نفسیات سے رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔"

"مجھے معلوم تھا تم یہی کہو گے۔" اس کی آواز سے تلخی ٹپک رہی تھی۔ "ممکن ہے میرے دشمنوں کی بھی یہی آرزو ہو کہ مجھے پاگل پن میں مبتلا کر دیا جائے۔"

"جس زمانے میں کیری ہر لقعہ رڈ تمہارے چچا کے پاس کام کرتی تھی: ......

کے ساتھ تمہارے تعلقات کس نوعیت کے تھے؟"

"یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میرے چچا کے ساتھ اس کے تعلقات کی کیا نوعیت تھی؟"
اس کی آواز اب بھی کشیدہ تھی۔

"جوشوا دیاسٹ کے متعلق تو سنا ہے کہ شادی سے پہلے محض لطف کی خاطر جنسی تعلقات قائم کرنا انتہائی مذموم فعل اور بدکرداری کے مترادف سمجھتا تھا۔"

"وہ ایک غلیظ بوڑھا شخص تھا۔" وہ بولی۔ "گندے کردار کا بوڑھا خبیث۔ اور اس نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ اپنی بدکرداری کو مستور رکھے۔ ایک مرتبہ اتفاقاً میں نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ یہ واقعہ اسی گھر میں پیش آیا تھا۔ اس وقت میری عمر اٹھارہ سال کے قریب تھی اور جنسی آلائشوں کے متعلق میرا ذہن خاصا معصوم تھا۔ اس دن میں سہیلیوں کے ساتھ پکنک منانے گئی ہوئی تھی اور شام سے پہلے میری واپسی کی امید نہ تھی لیکن ایک سہیلی کے ساتھ جھگڑا ہو گیا اور میں بیزار ہو کر جلد لوٹ آئی۔ گھر آنے کے بعد خیال آیا کہ چچا جوشوا آرام کر رہے ہوں گے۔ چنانچہ کیری کی تلاش میں میں اس کے کمرے میں چلی گئی۔ کمرے میں قدم رکھتے ہی میرے پاؤں جیسے زمین میں گڑ گئے۔ وہ دونوں شرمناک حالت میں میرے سامنے تھے۔" اس کی آنکھیں وضاحتی انداز میں گھوم گئیں۔

"پھر کیا ہوا؟"

"میری آنکھوں کے سامنے دھند چھا گئی تو الٹے پاؤں بھاگ اٹھی اور عجیب سے منتشر ذہن کے ساتھ ساحل تک بھاگتی چلی گئی۔ دس منٹ بعد کیری میرے پاس آئی اور بڑی لمبی چوڑی وضاحتیں کرنے لگی: کہ مجھے صورت حال کو سمجھنا چاہیئے اور اپنے چچا کی تنہا اور اداس زندگی کا احساس کرنا چاہیئے۔ چچا نے بھول کر بھی اس واقعے

کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ اس دن کے بعد موت کے وقت تک مجھ سے بول چال ترک کئے رکھی۔"

"تمہارے چچا نے کیری کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟"

"نہیں۔ شاید وہ اس کے لئے بھی کچھ چھوڑ جاتا مگر جو کچھ ہو چکا تھا۔ اس کے پیش نظر شاید ڈرتا تھا کہ میں اس کے کردار کے متعلق کوئی ایسی ویسی بات نہ کہہ دوں" شانی نے کندھوں کو جھٹکا دیا۔ "شاید اپنی زندگی میں وہ اسے کچھ دے گیا ہو۔"

"تم یہ سمجھتی ہو کہ اس واقعے کے بعد وہ تم سے نفرت کرنے لگا تھا!"

"غالباً یہی بات ہے۔ چچا جوشو نفرت کرنے کے معاملے میں بڑا تیز اور طرار تھا اسے ہر اس چیز سے نفرت تھی جو کسی انسان کے لئے خوش وقتی کا باعث بن سکتی ہے۔"

"وصیت نامے میں اخلاقی شق رکھنے کی کیا یہی وجہ تھی؟" میں نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ شاید یہی بات ہو۔"

"میں اپنا فرض ادا کرتا رہوں گا۔" میں بولا۔ "لیکن تم سے درحقیقت مجھے کچھ زیادہ مدد نہیں ملی۔"

"شکریہ ڈینی۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ "اوہ ڈاڈ۔ میرا کیا حلیہ بن گیا ہے۔ جاؤں جا کر چہرہ ٹھیک کر لوں اور اس لیے چادرہ دا جبر۔ پتہ نہیں وہاں ساحل پر مرا پڑا ہو۔ میں تو اسے بھول ہی گئی تھی۔"

"گھبراؤ نہیں۔ شرلے نے مالش کر کے اس کے ہوش و حواس بحال کر دیئے ہوں گے۔" میں نے کہا۔ اور شانی کی آنکھوں میں سے روشنی بجھتے ہوئے دیکھا رہا۔

شانی اپنے کمرے میں چلی گئی اور میں دوبارہ ساحل پر چلا گیا۔ ریت پر اکیلا

انسانی خاکہ دراز تھا۔ یہ دھوپ کا گندمی رنگ سمیٹ رہا تھا اور اس نے مختصر ترین پیراہن پہن رکھی تھی۔ قریب جا کر میں نے کہا۔ "میرا خیال ہے تم مردہ نہیں ہو بلکہ سوئی ہوئی ہو۔"

شہرنے آہستگی سے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا۔ اور پھنسی پھنسی آواز میں بولی۔ "ہائیڈ۔ اس کی لاش کا کیا بنایا؟"

"کس کی لاش؟" میں نے پوچھا۔

"شانی کی لاش کا۔ اور کس کا؟ تمہیں یاد ہوگا میں سارا تماشا دیکھتی رہی ہوں تم نے کس بیدردی اور وحشت سے راجر فروم پر حملہ کیا اور پھر شانی کو گھسیٹتے ہوئے گھر کی طرف لے گئے۔ اگر اسے قتل نہیں کیا تو عصمت دری تو ضرور کی ہوگی۔ اس کردار کو شانی نے کس انداز سے نبھایا؟"

"میں اسے ایک بار اور کی التجا کرتے چھوڑ آیا ہوں۔" میں نے کہا۔ "یہ فروم کہاں چلا گیا؟"

"کچھ دیر آرام کرنے کی نیت سے واپس گھر گیا ہے۔" وہ بولی۔ "میرا خیال ہے کہ وہ اچھا پانی اور دھینگا مشتی کا عادی نہیں۔ پولیس کو بلوانے اور پٹائی ہونے پر عدالت سے رجوع کرنے کے متعلق بھی ڈانواں ڈول ہو رہا تھا۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد شاید کسی فیصلے پر پہنچ جائے کہ تمہارے متعلق کیا کرنا چاہئے۔"

"شانی، جانا اور تم کالج میں ایک ساتھ پڑھتی رہی ہو؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں لیکن جانا نے جونیئر کلاس میں ساتھ چھوڑ دی تھی۔"

"لیکن تمہارے رابطہ تو برقرار رہے ہیں؟"

"ہاں شانی سے میرا ربط مسلسل رہا البتہ جانا سے چند ماہ بعد دوبارہ اچانک

ملاقات ہوگئی۔ بائیڈ! کیا یہ کوئی اہم سراغ ہے جس کا تم نے پتہ چلایا ہے۔" اس کی سیاہ آنکھیں میرا تمسخر اڑا رہی تھیں۔" میرا تو خیال ہے کہ جوانا کے سوا دنیا کا کوئی شخص بھی متوقع قاتل ہو سکتا ہے۔ اس بے چاری کو تو ٹینس کے سوا کسی اور بات کے متعلق سوچنے کی فرصت ہی نہیں۔"

میں نے ساحل پر نظر ڈالی اور دور سے ایک انسانی ڈھانچے کو اپنی طرف بڑھتے پایا۔ میں بولا۔" تو کوئی ادھر آ رہا ہے۔"

شرلے نے کہنی کے بل ہو کر سر اوپر اٹھایا اور ایک نظر اس طرف ڈالنے کے بعد بولی۔" اگر یہ جوانا ہی ہے تو اب تمہیں اس قابل نہ سمجھوں گی کہ اس پر متوقع قاتل ہونے کا شبہ کر سکو۔" اس نے ایک ہاتھ سے آنکھوں پر سایہ کر کے دوبارہ اس طرف دیکھا۔" مگر یہ تو ہیل ڈرسکل لگتا ہے اور وہ کس بری طرح ہانپتا آ رہا ہے۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا، کہ وہ اتنا تیز دوڑ سکتا ہے۔ اسے تو دوڑ کے مقابلے میں حصہ لینا چاہیئے۔"

ہیل ڈرسکل قریب آیا تو بری طرح ہانپ رہا تھا، اور سر سے پاؤں تک پسینے پسینے ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں خوف و ہراس کی پرچھائیاں دیکھ کر میں چونک گیا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا ہو گیا ہے تمہیں؟" شرلے نے پوچھا۔

اس نے اپنے قدموں کو بریک لگائی اور رک کر سانس بحال کرنے لگا۔ جب اس کی کچھ بہتر ہوئی تو ہانپتے ہوئے بولا۔" میں سیر کرنے ادھر ساحل پر چلا گیا تھا پھر پہاڑیوں کی طرف سے آیا۔ اف خدا کی قسم! ہولناک منظر تھا!"

" کیا؟" میں نے کہا اور میرے اندر اضطراب کی بے قرار لہریں مچلنے لگیں۔

وسوسوں اور اندیشوں نے اچانک مجھ پر یلغار شروع کر دی۔

"وہ وہاں مری پڑی ہے۔" وہ بڑبڑایا۔ "کسی نے اس کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ گردن کے گرد سوجن اور نشانات صاف نظر آ رہے ہیں۔ شاید گردن ہی توڑ دی گئی ہے۔ اس کا سر عجیب انداز سے ڈھلکا ہوا ہے۔"

"کس کے متعلق کہہ رہے ہو؟" شرلے نے تقریباً چیخ کر پوچھا۔

"کیری میرٹفورڈ کے متعلق۔" ڈرسکل بولا۔ "بتایا تو ہے تمہیں۔"

۸

سہ پہر تین بجے کے قریب مجھے لیفٹیننٹ شیل کے روبرو پیش ہونا پڑا۔ جب میں ڈائننگ روم میں داخل ہوا، اس وقت جوانا ولیش رخصت ہو رہی تھی میرے قریب سے گزرتے وقت اس نے معنی خیز مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے آنکھیں جھکائیں اور اس کے کمرے سے نکلنے کے بعد میں نے دروازہ بند کر دیا۔

شیل کے حلیے اور عمل وقوع میں رتی بھر فرق واقع نہ ہوا تھا۔ انداز وا طوار بھی وہی تھے۔ اور چہرہ بھی وہی۔ گنجان آباد بالوں والے سر میں نصب چھت والی بھنویں

آنکھوں میں میرے لئے نفرت کے سپولئے رینگ رہے تھے۔

"میرا تو خیال تھا کہ اب تک تم جہنم رسید ہو چکے ہوگے۔" وہ غراتے ہوئے بولا۔
"یہی ہٹن میں خصوصیت سے اموات کی شرح بہت زیادہ ہے اور خیال تھا کہ تم بھی فنا فی النار ہو چکے ہو گے۔ تمہارے جہنم واصل ہونے کی امید اس لئے بھی تھی کہ یہاں سینکڑوں لوگ تم سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ اس بات کا یقین اس لئے ہے کہ یہاں آ تو، یا ہے پر تم سے دو مرتبہ میری ملاقات ہوئی ہے اور میں تم سے شدید نفرت کرنے لگا ہوں۔ تو جانے مین ہٹن کے لوگوں کی نفرت کا کیا عالم ہوگا۔ جو تم سے ہر روز ملتے ہیں اور کترانے کی کوشش کرتے ہیں۔"

ڈائیننگ ٹیبل کی دوسری سمت میں اس کے سامنے منہ کر کے بیٹھ گیا۔ اور بڑی پر خلوص دوستانہ مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے بولا۔ "یہ تلخ ذکر چھوڑو پیارے۔ اور کیا حال چال ہے؟"

"ہونہہ پیارے۔" اس نے پھنکار کر کہا۔ "تمہارا منحوس چہرہ دیکھتے ہی میرا معدہ الٹنے لگتا ہے... یہ شانی نے ادلوں بھی کوئی پاگل ہے جس نے پرائیویٹ جاسوس کے طور پر تمہاری خدمات حاصل کیں۔ پتہ نہیں اسے اور کوئی جاسوس ملا ہی نہیں۔ اور پھر اس کے پاگل پن کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس نے قتل ہو جانے کے شدید احساس کے تحت تمہیں متوقع قاتل ڈھونڈنے پر مامور کیا ہے۔"

"اور متوقع قاتل ان چھ افراد میں سے ایک ہے جو آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں کیونکہ اس وسیع اور بھرتی بھری دنیا میں وہ انہی لوگوں کو جانتی پہچانتی ہے۔" میں بولا۔
ساتویں فرد کو ہم فارغ کئے دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ پہلے ہی قتل ہو چکی ہے۔"

"پہلے ہی کیا!" شیل نے پتا کر بولا۔ "کارونر کی تحقیقات کے مطابق اسے رات بارہ بجے اور صبح تین بجے کے درمیان قتل کیا گیا ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہو چکی ہے کہ اسے ٹیلوں کے درمیان قتل نہیں کیا گیا بلکہ اس کی لاش کو بعد میں وہاں لے جایا گیا۔"

"قدموں کے نشانات سے یہ بات معلوم ہوئی ہوگی؟" میں نے معصوم لہجے میں پوچھا۔

"پتہ نہیں گذشتہ شب ساحل پر ایسی کیا دلکشی پیدا ہو گئی تھی۔" وہ بڑبڑایا "قدموں کے اتنے زیادہ نشانات ہیں جیسے فوج کا کوئی دستہ رات بھر وہاں مشق کرتا رہا ہو۔" شیل نے ایک لمبا اور پتلا سا چرٹ لبوں کے درمیان لٹکایا اور اسے سلگانے کے بعد پھر بولا "اچھا اب شروع سے ساری بات سناؤ بائیڈ۔ یہ شانی اور ٹول جنبلی قسم کی لڑکی ہے اور تمہارا خیال ہو گا کہ آسانی سے اسے زیر دام لے آؤ گے اور اپنا الو سیدھا کر لو گے۔"

"بہت مبالغے سے کام لے رہے ہو لیفٹیننٹ" میں نے بھی جھنکار کر کہا۔ "بہر حال حقیقت یہ ہے کہ میں ہٹو میں؛ اس نے کہا تھا کہ دو بار اسے قتل کرنے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ البتہ کل رات اس نے پہلی مرتبہ بتایا کہ قتل کی کوششوں کی داستان اس کے زرخیز ذہن کی اختراع تھی۔"

"وہ لڑکی کیری ہرگز نہ تھی جو قتل کی گئی ہے۔" وہ بولا۔ "وہ اس وکیل جیک وہیلن کی پرسنل اسسٹنٹ ہے اور اپنی پرسنل اسسٹنٹ کے قتل پر وہ بڑا برافروختہ ہو رہا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ وہ کسی راہبہ کی طرح پاکیزہ کردار کی مالک تھی اور کسی

شخص نے اپنی مذموم خواہش پوری نہ ہونے ۔۔۔ پر اسے ہلاک کیا ہے۔ کوئی بھی سلیم الطبع شخص کیری ہر ٹفورڈ کو دیکھنے کے بعد اس کی محبت سے دامن نہ بچا سکتا تھا۔"

"کیا تم بھی اس خیال کے حامی ہو کہ اسے جنس کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے؟"

میں نے پوچھا۔

اس نے چرٹ منہ سے نکال کر اسے غور سے دیکھا۔ جیسے کہ یہ چرٹ دنیا کی ساری خرابیوں کی جڑ ہو۔ "اس کی عصمت دری نہیں کی گئی۔ اس بات کا امکان تو ہے کہ تشدد پسند کوئی جنسی دیوانہ ٹیلوں میں گھوم پھر رہا ہو اور کیری کو تنہا دیکھ کر اس پر ٹوٹ پڑا ہو۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ اسے اس بات کا علم ہو یا نہیں تھا کہ کیری ہر ٹفورڈ آج کل مانٹو یا میں ہے۔ میرا خیال ہے کیری کو شاید تمہیں شاید یہ بتانا چاہیئے تھا۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ یہاں کیا کر رہی تھی؟"

"اچھا سوال ہے۔" میں نے کہا۔

مجھے گھورتے وقت اس کی آنکھیں بھینچ کر اندر دھنس گئیں۔ "توقع تھی کہ تم مجھے کوئی معقول جواب دو گے کیونکہ تم وہ آخری شخص ہو جس نے اسے زندہ دیکھا تھا۔"

"میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔" میں نے بڑی صفائی سے انکار کر دیا۔

"مگر تم نے کل رات اسے یہاں اس گھر میں دیکھا تھا۔" وہ ہموار انداز سے بولتا رہا۔ "اور تم پوچھتے پھر رہے تھے کہ وہ یہاں چلی گئی ہے۔ تم نے کہا تھا کہ وہ آئی اور جلد ہی رخصت ہو گئی مگر شاید اب بھی یہیں ہو۔ اگر اس کے یہاں ہونے کے بارے میں تمہیں شک نہ

ہوتا تو پھر یہ کیوں پوچھتے کہ وہ کہاں گئی ہے۔"

"محض لوگوں کی سخن سازی ہے:" میں بولا۔ "اس کا نام دو تین مرتبہ سننے کے بعد مجھے تجسس پیدا ہو گیا تھا کہ وہ کون ہے! چنانچہ میں نے سوچا کہ اگر اس سے ملاقات کا افسانہ تراشوں اور لوگوں سے پوچھوں کہ وہ کہاں گئی ہے تو اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کر سکوں گا۔"

"یہ سراسر جھوٹ ہے۔" اس کی آنکھیں جزوی طور پر گھوم گئیں۔ "لوگ نہیں بلکہ تم سخن سازی سے کام لے رہے ہو یا یہ اور یہ بات تمہیں اچھی طرح معلوم ہے۔"

"غلط کہہ رہے ہو۔" میں بولا۔

"کل رات تم ڈنر سے بھی غیر حاضر رہے۔" اس نے اسی سپاٹ آواز میں کہا۔ "کہاں گئے تھے؟"

"ساحل پر سیر کرنے۔"

"کسی سے ملنے؟"

"نہیں صرف سیر کرنے۔" میں نے جواب دیا۔ "ٹھنڈی ہوا کھانے گیا تھا۔"

"آدھی رات کے وقت سب ہی سونے چلے گئے تھے۔" وہ بولا۔ "شومیکر کو نیند نہ آ رہی تھی۔ چنانچہ وہ ایک جام چڑھانے لونگ روم میں گیا اور اس نے تمہیں چبوترے کی سمت سے آتے دیکھا۔"

"سونے سے پہلے تازہ ہوا لینے میں چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا۔" میں نے جواب دیا۔

"یا پھر لاش کو ٹیلوں میں منتقل کرنے گئے تھے۔ اس لاش کو جسے شام کے

وقت کہیں اور چھوڑ آئے تھے۔" وہ سرد مہری سے بولا۔ "تم چپو ترے کے راستے واپس آئے اور شومیکر نے تمہیں دیکھ لیا؟"

"اگر یہی بات ہوتی۔" میں نے جواب دیا۔ "تو کیا مجھے اتنا ہی احمق سمجھتے ہو کہ شومیکر کی واپسی تک چپو ترے پر ہی نہ انتظار کر سکتا تھا!"

"یا یُوں۔ میرا خیال ہے کہ تم نے اسے قتل کیا ہے۔" وہ نرمی سے بولا۔ "ایک بات اور واضح کر دوں؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے جب میں نے شانی اولُول کو پاگل کہا تھا۔ تو تم نے خلاف امید یہ بات فوراً تسلیم کر لی تھی۔ میرا اندازہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو قتل ہونے سے بچانے کے لئے تمہیں ملازم نہیں رکھا بلکہ اس لڑکی کو قتل کرنے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کیں اور تم نے یہ کام بخیر و خوبی سرانجام دے دیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر شانی اولُول اسے کیوں قتل کرانا چاہتی تھی؟ میں نے سنا ہے کہ اس کی وجہ شانی کے چچا کی چھوڑی ہوئی جائداد ہے۔ وہیلن نے بتایا ہے کہ یہ جائداد دو کروڑ ڈالر مالیت کی ہے۔ اس رقم سے قاتلوں کا پورا گروہ خریدا جا سکتا ہے۔ اب جیسے ہی کوئی ٹھوس ثبوت میرے ہاتھ آیا۔ میں تم دونوں کا تیا پانچہ کر کے رکھ دوں گا۔ شانی اولُول کو قتل کی سازش کے جرم میں دھر لوں گا اور تمہیں اس سازش کو عملی جامہ پہنانے کے جرم میں۔" وہ یوں مسکرایا جیسے ہم دونوں کو جیل میں بند کر کے خوش ہو رہا ہو۔ "یہ ایک ایسا کیس ہے جس میں پوری دلچسپی سے اپنا سارا وقت صرف کر سکتا ہوں۔ یہاں سے کوئی شخص کہیں نہیں جائے گا اور تم بھی شہر سے نکلنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ ایئرپورٹ تو کیا ساحل تک بھی نہ پہنچ پاؤ گے اور میرے آدمی تمہیں گرفتار کر لیں گے۔"

"لیفٹیننٹ تمہارے دماغ میں کوئی نقص ہے۔" میں بولا۔ "مگر یہ تو پہلے سے ہے البتہ آثار اب ظاہر ہونے لگے ہیں۔"

"مجھے اب وہ معقول وجہ معلوم ہو گئی ہے کہ شانی او ڈول کیوں کیری ہرٹفورڈ کو قتل کرانا چاہتی تھی۔" وہ پورے اعتماد سے بولا۔ "اور میں یہ وجہ معلوم کر کے رہوں گا۔"

"تمہاری باتیں ختم ہو چکی ہوں تو مجھے اجازت دو۔"

"فی الحال اجازت ہے۔"

میں کرسی سے اٹھا اور دروازے کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ دروازہ آدھا کھلا تھا کہ وہ دوبارہ بولا۔ "ایک بات اور ہے یامینڈ۔ تمہاری جگہ میں ہوتا تو اپنی جان پر کھیل کر بھی اس بات کی کوشش کرتا کہ شانی او ڈول کی زندگی کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیونکہ اگر اسے نقصان پہنچا تو یہ نتیجہ اخذ کرنا دشوار نہ ہوگا کہ اسے تم نے قتل کیا ہے۔"

یہ سن کر مجھے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا اور شدت سے شراب کی طلب کے ساتھ سنجیدگی سے سوچ بچار کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اس کمرے سے نکل کر میں نے لونگ روم کا رخ کیا۔ وہاں پہنچ کر دیکھا تو دو اور نفوس مجھ سے پہلے ہی مے نوشی کی ضرورت کے تحت پہنچے ہوئے تھے۔ شومیکر بار کے پیچھے بار مین کا فرض انجام دے رہا تھا۔ اور بار سے اس طرف اسٹول پر شرلے اس کی طرف منہ کئے بیٹھی تھی۔ میں شرلے کے قریب ہی ایک اسٹول پر جا بیٹھا اور شومیکر نے ہمدردی کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ لیفٹیننٹ تو سچ مچ ایک لعنت یا سزا ہے۔ کیسا ہے

والوں کا مگا سو پیلا لگتا ہے۔ کیا پیو گے یا بیئر؟"

"تیز قسم کی ووڈکا۔" میں نے کہا۔

"میں ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔" شرلے نے دھندلائی ہوئی آواز میں کہا۔ "آخر کسی کو کیا پڑی تھی کہ وہ کیری ہرلفورڈ کو قتل کرتا؟"

شوبیکر نے شراب کا گلاس بار پر سے میری طرف سرکاتے ہوئے کہا۔ "بڑی عجیب سی بات لگتی ہے۔ میرا مطلب ہے شانی نے اپنے آپ کو قتل ہونے سے بچانے کی خاطر تمہیں ملازم کیا۔ اور اب اچانک کیری ہرلفورڈ قتل ہو گئی ہے۔"

"اس حادثے سے جیک بڑا متاثر ہوا ہے۔" شرلے نے بتایا۔ "لیفٹیننٹ کی پوچھ گچھ کے بعد وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔"

"میں مجبور تھا کہ لیفٹیننٹ کو بتا دوں کہ کل رات تمہیں بالکونی کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا۔" شوبیکر مجھ سے مخاطب ہوا۔ "مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کوئی بھی صحیح الدماغ شخص یہ گمان نہیں کر سکتا کہ ایک شخص کو قتل ہونے سے بچانے کے لئے مامور پرائیویٹ جاسوس کسی اور کو ہلاک کر سکتا ہے۔"

"لیکن تمہیں یہ کیسے یقین ہے کہ شانی صحیح الدماغ شخص ہے؟" میں نے تلخی سے کہا۔

"اوہ" وہ اچانک بولا۔ "معاف کرنا۔ مجھے اچانک ایک ضروری کام یاد آگیا ہے۔" یہ کہہ کر وہ بار کے پیچھے سے نکلا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ معاً اس کا پاؤں غالیچے کے سا تھ الجھا اور وہ گرتے گرتے بچا۔

اس کے جانے کے بعد شرلے ہولے سے بولی۔ "میں حیران ہوں کہ یہ لڑکے

کیری ہرٹفورڈ یہاں سانتو باربرا میں کیا کرتی پھر رہی تھی؟ ۔

۔ لیفٹیننٹ ٹیل بھی اس امر پہ حیران ہے۔ ۔

۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا کیری کو کوئی سراغ مل گیا ہوگا؟ میرا مطلب ہے اسے کچھ معلوم ہوگیا ہوگا کہ شانی کو کون قتل کرنا چاہتا ہے اور وہ یہاں شانی کو خبردار کرنے آئی ہوئی۔ مگر قاتل کے ہتھے چڑھ گئی اور جان گنوا بیٹھی۔ ۔

۔ شاید تمہارا خیال ٹھیک ہو۔ ۔ میں بولا۔ ۔ شانی کی جنسی زندگی کے متعلق مجھے بتا سکتی ہو؟ ۔

۔ یہ کیا بے تکا سوال ہے؟ ۔

۔ سیدھا سادا سوال ہے۔ ۔ میں بولا۔ ۔ میرا مطلب ہے وہ عیاش طبع ہے یا کنواری ہے یا کچھ اور؟ ۔

۔ مجھے معلوم نہیں۔ ۔ وہ برفیلی آواز میں بولی۔ ۔ میرا خیال ہے کہ کالج میں تعلیم کے دوران وہ یقیناً کنواری رہی۔ اس کے سخت گیر چچا کی وجہ سے اس کے بدکردار ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ اب بھی کنواری ہے۔ ۔ اس نے اپنی آنکھوں کو گردش دی۔ ۔ بائیڈ۔ کیا یہ بات تمہارے لئے کوئی اہمیت رکھتی ہے یا محض اپنے گندے ذہن کی جلق پوری کر رہے ہو؟ ۔

۔ کیری ہرٹفورڈ کی جنسی زندگی کیسی تھی؟ ۔

۔ آخر یہ ہے کیا؟ جنس پہ کوئی نئی کتاب لکھ رہے ہو کیا؟ ۔

۔ شرلی! میرے سوال کا جواب دو اور بس۔ ۔

اس کا منہ بھنچ گیا۔ شانی میں کچھ زیادہ نہیں جانتی تھی ویسے وہ کافی دلکش

لڑکی تھی۔ اور کسی مرد کا قرب حاصل کرنے میں اسے کوئی دشواری پیش نہ آسکتی تھی۔
میرا مطلب سمجھ گئے ہو گے؟"

"اور یہ جوانا ولیش عیاش طبع ہے؟"

"اس میں کیا شک ہے؟ یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے۔" وہ بولی
"صبح ناشتے پر مارٹن کی زبوں حالت دیکھ کر ہی تمہیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے تھی۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ اس نے رات جوانا ولیش کے ساتھ بسر کی!"

"اس میں کیا شک ہے۔ میں مارٹن کے ساتھ ایک مدت گذار چکی ہوں اور اس
کی نس نس سے واقف ہوں۔ جسمانی اضمحلال، سرخ سرخ آنکھیں اور الجھی الجھی سی
حالت۔ صرف جنسی فعل کی کثرت کے بعد ہی اس کی یہ حالت ہوتی ہے۔"

"تمہیں یقین ہے کہ جوانا ولیش نے ہی اس کی یہ درگت بنائی تھی؟"

"اور کون ہو سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ میں نہیں تھی۔" اس کی آنکھیں
کسی قدر سکڑ گئیں۔ "اگر یہ سمجھتے ہو کہ مارٹن نے رات شانی کے پاس گذاری ہے
تمہارے دماغ کی کوئی چول یقیناً ڈھیلی ہو گئی ہے۔"

"بہر حال یہ طے ہے کہ تم تینوں میں سے کوئی ایک ضرور تھی۔" میں نے
دتوق سے کہا۔

"ابھی بتا چکی ہوں کہ یہ میں نہیں تھی۔"

"مگر میں یہ بات نہیں بھول سکتا شرلی۔ کہ تم ایک مستند دروغ گو ہو۔"
اس نے برگشتہ خاطر ہو کر میری طرف دیکھا اور دانت پیستے ہوئے بولی
"یہی دعا کر سکتی ہوں کہ لیری کے بعد قاتل کی نظر تم پر مرکوز ہو جائے۔"

دوبارہ سے اٹھی اور تیزی سے لونگ روم میں سے چلی گئی۔ خیال آیا کہ بایڈ کی خوش مزاجی بدستور قائم ہے۔ اور اپنے دامیں رخسار کی خوبصورتی اور دلکشی سے باوجود دوسروں کی طبیعت مکدر کرنے میں اس کا جواب نہیں۔

اپنی ڈرنک ختم کرنے کے بعد میں اٹھا اور لونگ روم سے نکل کر چھوٹا سا راستہ طے کیا اور خوابگاہوں کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ جوانا ولیش کے دروازے پہ دستک لینے پر اس نے اندر آنے کو کہا اور میں دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ وہ کھڑکی کے قریب میری طرف پیٹھ کئے کھڑی تھی۔ گندمی رنگ کی زلفیں دستی کول پنکھے کی طرح اس کے کندھوں پر بکھری ہوئی تھیں۔ ہموار کمر مخمل کی طرح نرم اور ملائم نظر آ رہی تھی۔ مختصر سی سفید نیکر کے سوا وہ بالکل برہنہ تھی۔

"اب کیا ہے؟" اس نے روکھی پھیکی آواز میں پوچھا۔

"رات میرا دماغ خراب ہو گیا تھا۔" میں بولا "کیا اب وہ کاروائی شروع کر سکتے ہیں۔؟"

وہ پوری کی پوری میری طرف گھوم گئی۔ دونوں ہاتھ بھری بھری چھاتیوں کے نیچے باندھے اپنی برہنگی سے وہ تقریباً بے خبر سی تھی۔ "تم!" اس کی آواز کسی طرح بھی حوصلہ افزا نہ تھی۔ "کیا چاہتے ہو تم۔؟"

"رات تم نے ایک بڑا دلچسپ آئیڈیا پیش کیا تھا۔" میں بولا۔ "وہ آئیڈیا کہ کوئی شخص شانی کو بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے چنانچہ شانی نے بلیک میلر کا قصہ تمام کرنے کا فیصلہ کیا مگر اس سے پہلے اپنے قتل ہونے کا اندیشہ ظاہر کر کے بیری ضمانت حاصل کر لیں۔ یاد ہے تمہیں؟"

"نہیں۔" اس نے سپاٹ آواز میں کہا۔

" اور پھر آج صبح کیری ہرٹفورڈ کی لاش ٹیلون میں سے دستیاب ہوئی۔" میں بولا۔ " یہ گویا تمہارے آئیڈیا کا تائیدی ثبوت ہے۔"

" جاؤ بائیڈ۔ چلے جاؤ۔ تم مجھے بور کر رہے ہو۔"

" تم تینوں کالج میں اکٹھی پڑھتی رہی ہو۔" میں نے پوچھا۔ " پھر تم نے اچانک کالج چھوڑ دیا۔ کیوں؟"

" دل کا دورہ پڑنے سے میرے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔" وہ بولی۔ " کھانے کی میز پر بیٹھے بیٹھے اس نے سر ٹیک دیا اور فوت ہو گیا۔ اس نے نہ تو بیمہ کی کوئی رقم چھوڑی اور نہ ہی سرمایہ۔ مالی دشواریوں کی وجہ سے مجھے تعلیم ترک کرنا پڑی۔"

" پھر تم کیسے گزر اوقات کرتی رہیں؟"

" قسمت آزمانے کے لئے میں مین ہٹن چلی گئی۔" وہ کہہ رہی تھی۔ " میں بھی شاید ان پڑھے لکھے لوگوں میں سے ہوں جو پرانے امریکیوں کی طرح راتوں رات امیر بننے کے سہانے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ ویسے یہ اتنا برا شغل بھی نہیں۔"

" قسمت بنانے میں کہاں تک کامیابی ہوئی؟"

" قسمت تو خیر کیا بننی تھی البتہ ایک ایسا کام مل گیا جو آسان بھی تھا اور مزیدار بھی۔"

" تو تم کال گرل بن گئیں؟"

اس نے کندھے اچکائے۔ " یہی کہہ لو۔"

" پھر چند مہینے بعد شانی سے تمہاری ملاقات ہوئی؟"

"شانی نے فون بک میں سے میرا نمبر دیکھ کر رابطہ قائم کیا۔" اس کا منہ قدرے بھینچ گیا۔

"اس نے کیوں رابطہ قائم کیا؟"

"کالج کی پرانی سہیلی سے تجدید تعلق کے لئے۔ اس نے بتایا کہ وہ بھی پین ہلٹن میں ہے اور پھر اس نے ملنے اور چینی پلانے کے لئے مدعو کیا۔"

"اور پھر دو ہفتوں کے لئے یہاں سامنے ٹھہرنے کی دعوت دی؟"

"یہ بعد کی بات ہے۔"

"اس نے تمہیں کتنی رقم دی؟"

"رقم؟ وہ کس لئے؟"

"یہاں تنہا قیام کرنے کے لئے اور اس کی جگہ فون کا جواب دینے، ڈاک دیکھنے اور غیر متوقع ملاقاتیوں کو سنبھالنے کے لئے۔"

"اس نے تمہیں بتا دیا ہے؟"

"نہیں۔" میں بولا۔ "یہ میرا اندازہ تھا۔ رات تم نے آئیڈیا پیش کرتے وقت بھرپور یقین کا اظہار کیا تھا۔ اس خیال کی تائید و حمایت میں تمہاری ذاتی معلومات کی موجودگی ضروری تھی۔"

وہ الماری کی طرف گئی، ایک چھوٹی سی سیاہ چادر نکالی اور اسے اوڑھتے ہوئے بولی۔ "کچھ پوچھنے باپ لیڈی! شیمپین اب بھی موجود ہے۔ اگرچہ کچھ گرم ہو گئی ہے مگر کچھ نہ ہونے سے بہتر ہے۔"

"نہیں۔ شکریہ" میں نے جواب دیا۔

میں ہنی مون میں مجھے یہاں آنے کی دعوت دیتے ہوئے اس نے بتایا کہ مجھے یہاں کیا کرنا ہوگا۔ وہ بڑے جوش و خروش کے عالم میں تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ دو ہفتوں کے لئے اپنا پیشہ چھوڑ کر مجھے کافی مالی خسارہ ہوگا۔ تو کہنے لگی کہ وہ اس خسارے کو پورا کر دے گی یہ تجویز کچھ ایسی بری نہ تھی۔ دو ہفتوں تک سمندر کے کنارے غسل آفتابی اور اپنی مرضی سے سونا اور اٹھنا بیٹھنا تمہارے پاس سگرٹ ہے بابیڈ؟"

ہاں،" میں نے اسے سگرٹ دے کر دیا سلائی دکھائی۔"سو تم یہاں آگئیں اور وہ یہاں سے چلی گئی؟"

"ہاں۔" لیبتھ کے کنارے بیٹھ کر اس نے ایک گہرا کش لگایا۔" دس دن بعد وہ لوٹ آئی۔"

"وہ کس شخص کے ساتھ گئی تھی؟"

"مجھے معلوم نہیں۔" اس نے ہولے سے سر کو حرکت دی۔" اپنی کار میں بیٹھ کر اکیلی گئی تھی۔ اور اکیلی ہی واپس آئی۔ نہ اس نے مجھے بتایا کہ کس کے ساتھ گئی تھی۔ اور نہ ہی میں نے پوچھا۔ میرا کام ہی کیا تھا پوچھنے کا۔"

"اس کی عدم موجودگی کے دوران یہاں کیا واقعات پیش آئے؟" میں نے سوال کیا۔

"ہمارے درمیان طے ہوا تھا کہ شانی ہر روز صبح دس بجے فون کر کے معلوم کر لیا کرے گی کہ یہاں سب معاملات ٹھیک ٹھاک ہیں اور کوئی گڑبڑ تو نہیں۔ میرا خیال ہے۔ یہ دسواں ہی دن تھا اس کے جانے کے بعد کہ یہ لڑکی اچانک فرنٹ پورچ میں وارد ہوئی۔ اس نے نہ تو کوئی خط لکھا تھا اور نہ ہی فون کیا تھا۔ میں نے دروازہ کھولا۔ اور وہ

سامنے کھڑی تھی۔

۔کون کیری ہر لگو رڈ ؟۔

۔ٹھیک سمجھے۔ مجھے دیکھ کر وہ حیران رہ گئی اور میں نے بتایا کہ میں شانی کی ایک سہیلی ہوں اور اس کے پاس قیام پذیر ہوں۔ کیری نے بتایا کہ وہ ہیلن کے سامنے کام کرتی ہے اور کچھ کاغذات پر شانی کے دستخط لینے آئی ہے۔ میں بڑی الجھن اور دبدھا میں پڑ گئی کہ کیا کروں، کیا نہ کروں۔ بہرحال میں نے بہانہ بنایا کہ شانی دن بھر کے لئے کہیں گئی ہے اور رات تک لوٹ آئے گی۔ کیری نے کہا ٹھیک ہے اور وہ رات کو شانی کے دستخط لینے آجائے گی۔ کسی اچانک ضرورت کے وقت کال کرنے کے لئے شانی نے مجھے ایک فون نمبر دے رکھا تھا اور اب اچانک ضرورت پڑ گئی تھی۔ چنانچہ کیری کے جانے کے بعد میں نے اس نمبر پر فون کیا دوسری طرف سے کسی مرد کی آواز آئی اور میں نے شانی سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ تھوڑی دیر بعد شانی لائن پر آئی اور میں نے صورت حال سے مطلع کیا۔ وہ بولی۔ وہ فوراً پہنچ رہی ہے۔

۔کیا اس شخص کی آواز تمہاری جانی پہچانی تھی ؟

۔نہیں۔ بس ایک آدمی کی آواز تھی۔ شانی اسی دن سہ پہر کے وقت پہنچ گئی اور کیری رات کو دوبارہ آدار دھمکی۔ بڑی کٹیا لگتی وہ۔

۔کیری سے تمہاری اس نفرت کی وجہ ؟۔

۔اسے دیکھتے ہی مجھے اس سے نفرت ہو گئی تھی۔ پتہ نہیں رات کو ان دونوں کے درمیان کیا باتیں ہوئیں۔ مگر اس کے جانے کے بعد شانی پاگل سی ہو رہی تھی۔ وہ غصے اور اشتعال سے یوں کانپ رہی تھی جیسے خزاں گزیدہ پتہ طوفان کی زد میں ہو۔ میں

نے اسے برانڈی کی آدھی بوتل پلائی تب کہیں جا کر وہ پرسکون ہوئی۔"

"کیا وہ اگلے دن دوبارہ اسی نامعلوم شخص کے پاس چلی گئی تھی؟"

"نہیں۔ یہیں ٹھہری رہی۔ کہہ رہی تھی کہ اسے کیری پر بھروسہ نہیں اور یہ ممکن ہے کہ وہ دوبارہ لوٹ آئے۔ اس کے بعد ہم نے دو دن اور ایک ساتھ گزارے اور پھر میں ہٹن پہنچ گئی۔"

"پھر شانی نے اب تمہیں یہاں بلوایا؟"

"ہاں سابقہ شرط پر۔" جانا دلیش بولی۔ "اس نے کہا کہ وہ میری آمدنی کے خسارے کو پورا کر دے گی۔ لیکن اس کی اصل وجہ مجھے نہیں بتائی۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ کیری ہرنگٹن اسے بلیک میل کر رہی تھی؟" میں نے سوال کیا۔

"اور وہ نامعلوم شخص بھی۔" وہ ملائمت سے بولی۔ "میرا خیال ہے کیری اور وہ نامعلوم شخص دونوں ہی شانی کو بلیک میل کر رہے ہیں۔ شانی نے وصیت نامے کے متعلق مجھے بتایا تھا۔ وہیلن کو شانی کی بدکرداری کا ٹھوس اور ناقابل تردید ثبوت پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہے نا!"

"ہاں۔" میں بولا۔ "میں حیران ہوں کہ بدکرداری کی کیا وضاحت کر دی گئی اور کیسا ٹھوس ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے؟"

"تمہیں معلوم ہی ہے کہ شانی کی پرورش اس کے خبیث چچا نے کی تھی۔" وہ بولی۔ "اس نے شانی کو بری طرح دبا کر رکھا تھا۔ اور اس حد تک کہ موقع ملتے ہی شانی کھل کھیلنے سے ہرگز نہ چوکتی۔ اس عالم میں اسے آزادانہ [illegible] بدکرداری کی تعریف [illegible]

ہے اور کوئی وکیل بڑے اطمینان سے اسے جنسی طور پر بدکردار ثابت کر سکتا ہے خصوصاً ایسی تصاویر کے ذریعے واضح ثبوت مہیا کیا جا سکتا ہے جن میں شانی کسی مرد کی آغوش میں نظر آئے۔"

"ٹھیک کہتی ہو۔" میں نے کہا۔ "یہاں قیام کے دوران شانی کی ملاقات ڈرسکل اور فروم سے ہوئی تھی۔ ان میں سے کسے ترجیح دی جا سکتی ہے؟"

"ڈرسکل کو" وہ بولی۔ "فروم تو بھیڑ کی طرح نرم ہے اور پھر وہ امیر بھی تو ہے۔ سمجھتا ہے؟"

"ہاں سمتا تو یہی ہے۔" میں بولا۔ "گویا یوں کیری ہر لفورڈ کا قاتل ڈرسکل ہو سکتا ہے! کیوں؟"

"یا پھر شانی۔" وہ بولی۔ "لیکن یہ نہ پوچھو کیوں؟" وہ کشیدہ انداز سے مسکرائی "یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے کیونکہ تم ایک جاسوس ہو۔"

۹

خوابگاہوں کی سیر کرنا دلچسپ مشغلہ ہے۔ نرمیلین کی خوابگاہ پر دستک دیتے وقت

نہ جانے کس احمق کا یہ مقولہ میرے ذہن میں گشت کر رہا تھا۔ اندر سے جو آواز آئی، وہ بمشکل سنائی دی۔ مگر میں یہ سمجھا کہ اس نے اندر آنے کو کہا ہے۔ اندر جا کر دیکھا کہ کھڑکیوں پر پردے سختی سے تنے ہوئے ہیں اور کمرہ تقریباً اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہے۔ آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہوئیں تو پتہ چلا کہ وہ کھڑکی کے قریب آرام چیئر پہ بیٹھا ہوا ہے۔

"کیا بات ہے؟" اس نے مدھم آواز میں پوچھا۔

"کیری ہرلفورڈ کی موت پر مجھے بڑا افسوس ہے۔" میں بولا۔ "اس کی موت سے تمہیں عظیم نقصان پہنچا ہے۔"

"بڑی شائستہ اور عمدہ لڑکی تھی۔" اس نے کہا۔ "اور اپنے کام میں بڑی تیز اور مستعد۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ یہ حادثہ وقوع پذیر ہو چکا ہے۔"

"مجھے احساس ہے کہ یہ وقت سوال جواب کے لئے کچھ موزوں اور مناسب نہیں" میں نے معذرت خواہانہ انداز سے کہا۔ "مگر مجھے چند سوالوں کے جواب بہت جلد درکار ہیں۔"

"اگر ان سوالوں کے جواب سے قاتل کا سراغ لگانے میں مدد مل سکتی ہے تو میں بڑی خوشی سے تمہارے تمام سوالوں کے جواب دوں گا بیٹے۔"

"کیا یہ درست ہے کہ تمہارے پاس آنے سے پہلے وہ جوشوا ڈیاسٹ کے پاس کام کرتی تھی؟"

"ہاں۔" اس نے تسلیم کیا۔ "پچھلے تین سال سے وہ اس کے پاس تھی۔ پھر جب ... ہو گیا تو میں نے کیری کو اپنے پاس کام کرنے کو کہا۔ جوشوا ڈیاسٹ کی جائداد ... کی معلومات رکھنے کے ساتھ ساتھ وہ بڑی ذہین پرسنل اسسٹنٹ بھی تھی۔ ... تفصیل بھی اس کے ذہن میں رہتی تھی۔ اور کثرت کار سے کبھی نہ گھبراتی تھی۔

اس نے ہلکی سی سرد آہ بھری: محنت اور جانفشانی سے کام کرنا اس کی خصوصیت تھی۔"

"جو کچھ میرے سننے میں آیا ہے۔" میں بولا۔ "اس کے مطابق جوشوا دیاٹ کے لئے وہ پرسنل اسسٹنٹ سے کچھ زیادہ ہی اہمیت رکھتی تھی۔"

"ان الفاظ سے مطلب کیا ہے تمہارا؟" اس نے سلگتے ہوئے انداز سے تیکھی آواز میں پوچھا۔

"سنا ہے کہ وہ جوشوا دیاٹ کی داشتہ بھی تھی۔"

"جھوٹ۔ سراسر بکواس۔" وہ تیزی سے بولا: "یہ بات کس گندے ذہن والے سور کے بچے نے کہی ہے؟"

"یہ بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔" میں نے کہا۔

"جوشوا دیاٹ کی زندگی کے آخری تین سالوں میں کیری اس کے ساتھ کام کرتی رہی ہے اور جب اس کا انتقال ہوا ہے تو اس کی عمر بہتر برس تھی۔ اس کے مقابلے میں کل رات جب کیری کو ہلاک کیا گیا تو اس کی عمر اٹھائیس سال تھی۔ عمر کے اس نمایاں تفاوت کو مدنظر رکھا جائے تو داشتہ والی بات سفید جھوٹ کے سوا اور کچھ نہیں۔"

"اچھا چھوڑو اس بات کو۔" میں بولا۔ "یہ بتاؤ کیری یہاں سانتو باربرا میں کیا کرتی پھر رہی تھی؟"

"کاش مجھے معلوم ہوتا۔" وہ حسرت سے بولا۔ "میرا خیال ہے کہ کمپنی نے تو چند امور کی دیکھ بھال کے لئے اسے نیویسپ شاید بھیجا ہوا تھا۔"

"فرض کرو۔ کوئی شخص شادی سے پہلے کی زندگی یا بدکرداری یا بھر مجرمانہ سرگرمیوں کا دستاویزی ثبوت تمہیں مہیا کر دیتا ہے اور تم اس ثبوت کو نظر انداز کر دیتے ہو تو؟"

تمہارا مطلب ہے اس صورت میں ثبوت پیش کرنے والا کیا کارروائی کرے گا!"

وہ ہولے سے ہنسا مگر اس ہنسی میں لعنت کا عنصر تمام کر نہ تھا۔ "بائیڈ۔ یہ نہ بھولو کہ میں جائداد کا صرف ٹرسٹی ہوں اور قانونی طور پر اس بات کا پابند ہوں کہ وصیت نامے نے تمام مندرجات پر حرف بہ حرف عمل کیا جائے۔ اگر ایسا نہیں کروں گا تو کوئی شخص میرے خلاف شکایت کر سکتا ہے اور عدالت میں دستاویزی ثبوت پیش کر سکتا ہے۔ اس کے اس اقدام کا نتیجہ یہ ہو گا کہ عدالت مجھے نہ صرف ٹرسٹی کے عہدے سے برطرف کر دے گی۔ بلکہ میری وکالت کی سند بھی منسوخ کر دے گی۔"

"ہوں۔ اچھا فرض کرو کسی کے پاس ٹھوس ثبوت ہو اور وہ یہ ثبوت تمہیں مہیا کرنے کی بجائے شانی کو بلیک میل کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو کیا ہو گا؟"

"کیا تم یہ سمجھانا چاہتے ہو کہ کیری ہرلفورڈ ایسا کر رہی تھی؟" اس نے بدفعلی آواز میں کہا۔

"میں نے محض ایک مفروضے کا ذکر کیا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "فرض کرو جائداد کی وارث بننے کے بعد شانی بلیک میلر کے مطالبات پورے کرنے پر آمادگی ظاہر کرتی ہے مگر وارث بن جانے کے بعد وہ اپنا ارادہ بدل دیتی ہے۔ اور بلیک میلر کے مطالبات ماننے سے انکار کر دے تو اس صورت میں بلیک میلر کوئی اقدام کر سکتا ہے؟"

"یہاں دقت ہے تعین کا سوال پیدا ہوتا ہے۔" وہ بولا۔ "اگر بلیک میلر کے پاس ایسا ثبوت ہے جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ پچیس سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے شانی اپنے چچا کے وصیت نامے کی شرائط کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوئی ہے۔ تو اس صورت میں بھی عدالت شانی کو وراثت سے محروم کر سکتی ہے۔"

"گویا یوں شانی زندگی بھر بلیک میلر کے شکنجے میں کسی رہے گی؟"

"ہاں." وہ تندہی سے بولا. "دیکھو یارڈ. پتہ نہیں اس گفتگو سے تمہارا کیا مقصد ہے. لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ کیری ــ"

"ذرا صبر کرو." میں نے اس کی بات کاٹی. "جو حالات میں نے ابھی بیان کئے ہیں. ان کے تحت بلیک میلر کی انتہائی خواہش ہو گی کہ شانی عرصہ دراز تک زندہ رہے تاکہ وہ چاندی کھری کرتا رہے. ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں ان حالات میں قدرتی طور پر ایسا ہی ہونا چاہیئے."

"تو پھر کون اسے قتل کرنے کی کوشش میں ہے؟"

یوں گمان ہوا جیسے تاریک کمرے پر کافی دیر خاموشی کا تسلط رہا ہو پھر وہ بولا. "کیا یہ ذہن میں بٹھانے کی کوشش کر رہے ہو کہ متوقع قاتل کے متعلق اس کی بیان کردہ کہانی کسی اور قطعی مختلف مقصد کے لئے ہے؟"

"مجھے کچھ معلوم نہیں." میں بولا. "فرض کرو کیری ہر لفورڈ کو بلیک میل کے متعلق پتہ چلا ہو اور وہ بلیک میلنگ کو روکنے کی غرض سے خفیہ طور پر یہاں وارد ہوئی ہو؟"

"اور سزا کے طور پر اس کا گلہ گھونٹ دیا گیا؟" وہ تلخی سے بولا. "نہیں. مجھے یقین نہیں آتا. اگر کسی مشکوک بات کا اسے علم ہوا ہوتا تو وہ یقیناً مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے سیدھی میرے پاس آتی."

"اور یوں شانی کو جائداد سے محروم کر دیتی؟" میں نے انگلی دکھا دی.

"ٹھیک کہتے ہو." وہ سر ہلا کر بولا. "اس میں شک نہیں کہ وہ شانی کی بڑی مداح

تھی اور اسے گوارا نہ تھا کہ شانی کسی ناگوار صورت حال سے دوچار ہو۔ کیری کو اس بات کا بھی دکھ تھا کہ اپنے چچا کی سخت طبیعت کی وجہ سے شانی غیر فطری زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ ان حالات میں اگر کیری کو بلیک میل کا شبہ ہوتا تو ہو سکتا ہے کہ شانی کی بہتری اور بہبود کی خاطر وہ مجھ پر اعتماد نہ کرتی۔"

"شانی کے متعلق تمہارے احساسات کیا ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"میں بھی اسے بہت اچھا سمجھتا ہوں۔" وہ کسی قدر الجھ کر بولا۔ "بائیڈ، تم نے مجھے بڑی عجیب سی صورت حال سے دوچار کر دیا ہے۔ جوشوا ویاٹ کی جائداد کا ٹرسٹی ہونے کی صورت میں مجھے لازم ہے کہ اس وقت تک شانی کی ذات کو شک شبے سے بالاتر سمجھوں جب تک کوئی شخص اس کے خلاف ثبوت فراہم نہ کر دے۔ اب اور کوئی بات تو نہیں؟"

"صرف ایک سوال اور ہے۔" میں بولا۔ "مرحوم کی مالی حالت کے متعلق جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے کیا وہ سب حقیقت پر مبنی ہے؟ میرا مطلب ہے تم نے پوری پڑتال کی ہے؟"

"میں ایک وکیل ہوں بائیڈ۔" وہ سرد مہری سے بولا۔ "میں سنی سنائی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اس کی دولت کے متعلق جو کچھ بتایا ہے اس میں پچاس ہزار ڈالر کی کمی بیشی تو ممکن ہے مگر اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔"

"شکریہ مسٹر وہیلن۔"

"اچھا اب جاؤ۔ اور مجھے تنہا چھوڑ دو۔"

کمرے سے نکل کر میں دوبارہ کاریڈور میں آ گیا اور خوابگاہوں کی سیر کے سلسلے

میں اب ڈرسکل کی خواب گاہ کے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ چند لمحوں تک انتظار کرنے کے بعد جواب نہ ملا۔ تو میں زینہ طے کر کے لونگ روم میں چلا گیا۔ لونگ روم خالی پڑا تھا۔ چنانچہ میں چبوترے پر چلا گیا۔ وہاں شانی کسی گہرے خیال میں ڈوبی ہوئی سمندر پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔ اس نے ٹخنوں تک ڈھیلا ڈھالا سا لباس پہن رکھا تھا جس پر بھورے رنگ کی خوبصورت دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ اس لباس میں وہ غیر معمولی طور پر حسین نظر آ رہی تھی۔ میرے قدموں کی چاپ سن کر وہ ہولے ہولے میری طرف مڑی۔ میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ چکے ہیں۔

"ہیلو ڈینی۔" بے جان سی آواز میں وہ بولی۔ "میں بڑی ملول ہوں۔ مگر آؤ۔ تمہیں خوش آمدید کہتی ہوں۔"

"کیری تمہیں بہت پیاری تھی؟" میں نے سوال کیا۔

"یہ احساس بڑی دیر سے میرے دل میں پیدا ہوا ہے کہ دنیا میں وہی ایک ایسی ہستی تھی جو میری بہی اور ہمدرد دوست تھی۔"

"میرا خیال ہے کالج سے چھٹیوں کے دوران تم بیشتر وقت اس کے ساتھ گزارا کرتی تھیں۔ اور اس لئے ذہنی قربت پیدا ہو گئی تھی؟"

"گھر میں بیشتر اوقات ہم تین افراد رہا کرتے تھے۔" وہ بولی۔ "اور اگر کیری خادم نہ ہوتا تو میں یقیناً پاگل ہو گئی ہوتی۔ ماحول میں اتنی زیادہ گھٹن اور پابندیاں تھیں۔"

"خصوصاً اس وقت گھٹن اور بڑھ گئی ہو گی۔ جب تمہارے چچا نے تمہارے ساتھ لول چال بند کر دی تھی۔" میں بولا۔ "میرا مطلب ہے اس واقعے کے بعد جب

تم نے ان دونوں کو بڑے عجیب غریب زاویے سے یکجا دیکھا تھا۔"

"بڑی ہی گندی اور غلیظ روح ہے تمہاری ڈینی۔" وہ بولی۔" میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ کیری نے بعد میں بڑی لمبی چوڑی وضاحت کی تھی۔ کہ میرا چچا کتنی کمبخت تنہائی کا شکار تھا اور مجھے اس کی حالت کا احساس کرنا چاہیئے۔ بعد میں سوچنے پر کیری کی یہ بات میری سمجھ میں آگئی تھی اور ہم دونوں اور قریب ہو گئی تھیں۔ اور ایک قسم کے دوستانہ تعلقات استوار ہو گئے تھے۔"

"تمہارے چچا جوش کی موت کس طرح واقع ہوئی تھی؟ تفصیل سے بتاؤ۔" میں نے کہا۔

"دل کا دورہ پڑنے سے۔" وہ بولی۔" ایک شام وہ یہاں چبوترے پر کھڑا غروب آفتاب کا نظارہ کر رہا تھا۔ میں کہہ نہیں سکتی کہ کیا وجہ تھی بہرحال ہر روز آفتاب غروب ہونے کا منظر دیکھنا اس کی عادت سی تھی۔" ایک لمحے کے لئے شانی کی آواز دھندلا گئی۔" میں لونگ روم میں تھی کہ میں نے عجیب انداز میں اس کے کراہنے کی آواز سنی۔ یوں گمان ہوا جیسے وہ چیخنا چاہتا ہو۔ مگر گلا بند ہونے کے باعث آواز نہ نکل رہی ہو۔ میں بھاگ کر یہاں آئی لیکن مجھے دیر ہو چکی تھی۔ وہ جنگلے پر اوندھا جھکا ہوا تھا۔ اور نیچے گرنے کو تھا۔ میں نے اس کا پاؤں پکڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔" اس کا چہرہ پیلا ہو رہا تھا۔" ان دنوں ہمارے پاس ایک بحری کشتی تھی ایک چھوٹی سی ڈونگی کہہ لو۔ چبوترے کی بالکونی کے نیچے یہ ڈونگی پڑی رہتی تھی۔ جب چچا گرا تو اس کا سر کشتی کے کنارے کے ساتھ زور سے ٹکرایا۔" شانی زور سے کانپی۔" یہ بڑا ہولناک حادثہ تھا۔"

"لیکن اس کی موت بہرحال دل کے دورے سے واقع ہوئی ہوگی؟" میں نے قیاس ظاہر کیا۔

"ہاں، میرا بھی یہی خیال ہے۔" وہ بولی۔

"یہاں تین مہینے قیام کے دوران تم دس دنوں کے لئے کسی شخص کے ساتھ گئی تھیں۔" میں نے سرسری لہجے اور عام بات چیت کے انداز میں کہا۔ "ان دنوں جب تم جوانا ولیش کو یہاں اپنی جگہ چھوڑ گئی تھیں تاکہ تمہاری عدم موجودگی کا حال نہ کھل سکے۔"

اس نے خالی خالی آنکھوں سے میری طرف دیکھا۔ "پتہ نہیں کیا اوٹ پٹانگ باتیں کر رہے ہو؟"

"تمہارا ارادہ تھا کہ دو ہفتوں کے لئے یہاں سے غیر حاضر رہو گی۔" میں نے کہا۔ "لیکن دسویں دن کیری ہرڈ فنڈ کا فنڈ اپر تمہارے دستخط لینے اچانک آوارد ہوئی۔ چنانچہ جوانا نے تمہارے دیئے ہوئے فون نمبر پر تم سے رابطہ قائم کیا اور تمہیں فوراً واپس آنا پڑا۔"

"تو جوانا نے یہ بات تمہیں بتا دی ہے؟" اس نے الجھی الجھی سی ماؤف حالت میں پوچھا۔

"اور کس نے بتانا تھا؟"

"کتیا۔" شدت جذبات سے اس کی آواز کانپ اٹھی۔ "وہ احمق حاسد کتیا۔"

"حاسد؟"

اس نے مٹھ اپنے ہاتھ کی پشت اپنے منہ پہ رکھ لی۔ پھر مڑی اور ساحل کی طرف

منہ کرلیا۔ اب اس کی پیٹھ میری طرف تھی۔ اس کے کندھے دو تین مرتبہ واضح انداز سے کپکپائے اور پھر وہ ساکن و صامت ہو گئی۔

"میرا خیال ہے۔ مجھے بتا دینا چاہیئے۔" وہ کشیدہ آواز میں بولی۔ "لیکن یاد رکھو اگر تم نے کسی جگہ اس گفتگو کا حوالہ دیا تو میں صاف انکار کر دوں گی اور کہہ دونگی کہ یہ سب تمہارے گندے ذہن کی اختراع ہے۔ سمجھ گئے؟"

"سمجھ گیا۔" میں بولا۔

"چچا جوشوا نے جب میری تعلیم و تربیت کا ذمہ لیا تو اس کا پختہ ارادہ تھا کہ مجھے ہر لحاظ سے ایک کنواری اور پاکیزہ لڑکی بنا کر دکھدے۔ جب میں کالج پہلی مرتبہ گئی تو اتنی معصوم تھی کہ دوسری لڑکیوں کو یقین ہی نہ آتا تھا اور نہ ہی انہیں میری معصومیت پسند تھی۔ رفتہ رفتہ یہ باتیں کالج کے لڑکوں تک پھیل گئیں۔ اب صورت حال یہ ہو گئی کہ میں لڑکوں کے ساتھ گھلنا ملنا چاہتی تھی۔ مگر کوئی لڑکا مجھے منہ لگانے کو تیار نہیں تھا۔ قیاس کر سکتے ہو کہ لڑکوں کی بے رخی کا مجھ پہ کیا اثر ہوا ہو گا۔ اسی ذہنی پراگندگی کے عالم میں ایک دن میں نے چچا اور کیری کو ہیجان و قالب حالت میں دیکھ لیا۔ پھر جب کیری نے وضاحت کی تو بات میری سمجھ میں آ گئی۔ مگر یہ سب کچھ انصاف سے بعید محسوس ہوا کہ چچا جوش کو اپنا دل بہلا لینے اور مجھے اتنی بھی اجازت نہ ہو کہ کسی لڑکے کے ساتھ باہر گھوم پھر آؤں۔ پھر کیری نے وصیت نامے کے متعلق بتایا۔ اس نے چند مہینے پہلے وصیت نامہ مرتب کیا تھا۔ وصیت نامے کا حال بتاتے ہوئے کیری نے تاکید کی کہ پچیس سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے انتہائی محتاط رہوں۔

اس نے ایک لمحے کے لئے توقف کیا اور اس کی کمر اور تن گئی۔ پھر وہ بھنچی

آواز میں بولی۔" پھر کیری نے مجھے ایک اور راستہ بتایا۔ محفوظ راستہ۔ اس کے بتلائے ہوئے طریقے پر عمل کر کے میں اپنے جنسی جذبات کی تسکین بھی حاصل کر سکتی تھی اور چھپا چوری کے فرشتوں کو بھی پتہ نہ چلتا۔"

"کیری ہم جنس پرست ہوگی۔" میں بولا۔" اس نے ہم جنس پرستی سے تسکین حاصل کرنے کا طریقہ بتایا ہوگا؟"

ثانی نے آہستگی سے سر ہلایا۔" اسے شاید ایک دوسرے سے اختلاط کہتے ہیں جب میں ہٹن میں جوانا سے فون پر میری بات چیت ہوئی۔ تو خیال آیا کہ اس سے دوبارہ ملاقات کافی دلچسپ اور پر لطف رہے گی۔ چنانچہ میں نے اسے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی میری دعوت پر ایک رات وہ میرے اپارٹمنٹ میں آئی۔ وہ اتنی دلکش اور خوبصورت نظر آرہی تھی کہ کیا کہوں۔ پھر جب اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک قسم کی کال گرل ہے اور مختلف آدمیوں سے جنسی روابط کے ایسے قصے سنائے کہ فرط جوش سے میں بے حال ہوگئی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اسے ہم جنس پرستی کا بھی کچھ تجربہ ہے تو وہ بولی کہ صرف مردوں کے ساتھ ہی نہیں، لذت اور سرور کے لئے وہ مختلف لڑکیوں کے ساتھ بھی۔ اختلاط کر چکی ہے۔ پھر وہ مجھ سے چمٹ گئی اور ..... اور" اس نے دشواری سے ایک گھونٹ نگلا۔" تم خود ہی قیاس کر سکتے ہو کہ پھر کیا ہوا ہوگا۔"

"پھر تم نے اسے یہاں مدعو کیا؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں۔" وہ بھرائی آواز میں بولی۔" ہر کام ٹھیک سمجھا ہو رہا تھا کہ اچانک کیری گویا آسمان سے ٹپک پڑی۔ ان دونوں کی شروع سے ہی ان بن رہتی تھی۔ اور میرے معاملے میں وہ ایک دوسرے کی رقیب بھی تھیں۔ اب تو وہ بھوکی بلیوں کی طرح ایک

دوسرے سے الجھ پڑیں، خوب ہی ایک دوسری کے بال نوچے گھسوٹے اور ایک دوسری کو بے نقط سنائیں۔ کیری اگلے دن چلی گئی کیونکہ اسے نے وہیلن کے دفتر میں حاضری دینا تھی۔ جوانا نے چند دن اور قیام کیا تاکہ مجھے اچھی طرح دیکھ سکے پھر وہ بھی چلی گئی۔"

شانی میری طرف مڑی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔" کاش تمہیں احساس ہو کہ یہ سب کچھ بتاتے ہوئے میں کس ذہنی عذاب سے گذر رہی ہوں۔"

"پھر تم نے جوانا کو اب یہاں کیوں مدعو کیا؟"

"جب یہ احساس قوی ہو گیا کہ کوئی مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ تو خیال آیا کہ شاید جوانا ہی قتل کرنا چاہتی ہو۔" وہ بولی" اسے یہاں بلانے کی صرف ایک صورت تھی اور وہ یہ کہ اس سے وعدہ کرتی کہ کیری یہاں نہیں آئے گی۔ چنانچہ میں نے وعدہ کیا کہ کیری کو نہیں بلواؤں گی۔ اور ہم دونوں پھر یکجا ہو سکیں گی۔"

"تو کیا ایسا ہوا؟" میں نے سوال کیا۔

"مجھے خیال تھا کہ تم یہ بے ہودہ سوال ضرور کرو گے!" وہ تلخی سے بولی" نہیں۔ ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی آئندہ ایسا ہو گا۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ کسی شخص کے ساتھ تمہارے میلنے کا قصہ انتقام لینے کے لئے جوانا نے گھڑا ہے؟"

"اور نہیں تو کیا۔" اس نے ہولے سے کندھوں کو جنبش دی" تم نہیں جانتے کہ وہ کتنی ذلیل، اور خبیث عورت ہے۔"

"تمہارے چچا جان کو جب دفعتہً دل کا ہولناک دورہ پڑا۔ اس وقت کیری

کہاں تھی ؟"

"کیری!" اس نے آہستہ سے پلکیں جھپکائیں۔ "ٹھیک سے نہیں کہہ سکتی۔ شاید کچن میں تھی۔ شام کا کھانا ہم دونوں باری باری بنایا کرتی تھیں۔ اور اس دن کیری کی باری تھی۔ چچا کو بنگلے پر سے گرتے دیکھ کر مجھے جو صدمہ پہنچا۔ اس کی وجہ سے میرا ذہن ماؤف ہو گیا تھا۔ میرا خیال ہے میں چیخ اٹھی تھی اور چیخ سن کر چند سیکنڈ بعد کیری چھت پر آ گئی تھی۔"

"کیری خاموشی سے یہاں کیوں پہنچ گئی تھی! تمہارا کیا خیال ہے؟"

"مجھے معلوم نہیں۔" وہ بولی۔ "شاید اسے شبہ تھا کہ چچا نانا یہاں ہے۔ اور وہ خاموشی سے آئی تا کہ اس بات کی تصدیق کرے۔"

"اب بھی کسی نہ کسی کو تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ یہاں آتی رہتی ہے؟"

"اور اسی لئے اسے قتل کر دیا گیا۔" احمد نے سر ہلا کر کہا اور سامان کو چہرہ کے... دم بخود سا ہو کر رہ گیا۔

"کیا بات ہے؟" میں نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے ابھی ابھی یاد آیا ہے... اوہ نہیں، یہ محض احمقانہ خیال ہے۔" احمد نے تیزی سے سر کو جنبش دی۔ "کوئی عورت کیری کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔ یہ کوئی آدمی ہی ہوگا۔ جس نے اسے ہلاک کیا ہے۔"

"یہ ضروری نہیں۔" میں بولا۔ "جذباتی ذہنی دیوانگی کے عالم میں ایک عورت میں بھی اتنی قوت آ سکتی ہے۔"

مس کی آنکھیں کسی قدر پھیل گئیں۔ "کل رات ڈنر کے دوران ایک کال آئی تھی۔ جب کہ شی نہ جانے کہاں مصروف تھی۔ چنانچہ میں نے کسی سے کہا کہ فون کا جواب دے۔ اس نے بتایا کہ یہ فون کال جوانا کے لئے ہے۔ جوانا نے ڈرائنگ روم میں جا کر اس کال کا جواب دیا تھا۔"

"تم نے فون کا جواب دینے کے لئے کسے کہا تھا؟"

"میرا خیال ہے۔ ہیلن ڈرسکل کو کہا تھا۔" شانی نے ایک لمحہ کے لئے گہری سوچ بچار سے کام لیا۔ "نہیں۔ یہ ہیلن نہیں بلکہ مارٹن تھا۔"

"شیومیکر؟" میسن نے بے دلی سے کہا۔ "اسے تو شاید یہ بھی یاد نہ ہوگا۔ کہ فون کرنے والی آواز کسی مرد کی تھی یا کسی عورت کی۔"

"یہ بات کسی طرح سے غیر دلچسپ کی متقاضی نہیں۔" شانی نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ "لفٹ شیئر کے وقت وہ دونوں ٹیلوں کے درمیان ملی ہوں گی۔ دونوں ہر درجہ دلکش اور حسین عورتیں اور ان میں سے ایک نے دوسری کا گلہ گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا ہوگا۔"

۱۰

واپس اپنے کمرے میں آکر میں بستر پر دراز ہو گیا اور سگریٹ سلگا کر سوچنے

کی کوشش کی۔ اسی سوچ بچار میں آنکھ لگ گئی اور جب بیدار ہوا تو شام کے سات بج چکے تھے۔ جلدی جلدی غسل کر کے لباس تبدیل کیا اور چلنے کی تیاری کر رہا تھا کہ دفعتاً زور دار آواز سے دروازہ کھلا اور کھفنا یا ہوا فروم اندر آگیا۔ اس کے چہرے پر اشتعال اور بیبیکی کے سامنے پھیلے ہوئے تھے۔ سلگتی ہوئی آواز میں بولا "ڈیڈ بادڈیر ایاد تم۔ میں آج ساری سہ پہر سوچتا رہا ہوں۔ تم نے کسی وجہ کے بغیر آج صبح ساحل پر مجھے مار ہی ڈالا تھا۔"

"ٹھیک کہتے ہو اور میں معذرت خواہ ہوں۔"

"لیکن میں تمہیں ایسا موقع نہیں دوں گا۔" وہ اپنی دھن میں کہتا چلا گیا۔ "اس دفعہ تم مجھے غافل نہ پاؤ گے۔ اور میں تمہاری اینٹ کا جواب ——" اس نے اچانک رک کر جھپکائیں۔ "ابھی ابھی تم نے کیا کہا ہے؟"

"میں نے کہا تھا ٹھیک کہتے ہو اور میں معذرت خواہ ہوں۔" میں بولا۔ "اگر اینٹ کا جواب پتھر سے تمہاری تسلی ہو سکتی ہے تو اپنی یہ آرزو پوری کر کے دیکھ لو۔"

"ہاں شاید اس نے دائیں ہاتھ کی مٹھی کو بائیں ہتھیلی پر ہولے سے مارا۔ "مصیبت یہ ہے۔" میں حقارت سے مسکرایا۔ "کہ میں بڑا گرم مزاج واقع ہوا ہوں اور پتھر کا جواب پہاڑ سے دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

"سچ کہتے ہو یاڈیڈ۔" اس کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں ہولے ہولے کھلنے اور اس کا پیٹ کھجانے لگیں۔ "خیر میرا خیال ہے کہ تمہاری معذرت قبول

کر ہی لوں۔"

میں مسکرا دیا اور چند سیکنڈ کے تذبذب اور تامل کے بعد وہ بھی مسکرا دیا اور کھسیانے

انداز سے بولا۔ "حقیقت یہ ہے کہ دوبارہ ملنے کی میری کوئی خواہش نہ تھی۔ لیکن اپنا عزتِ

نفس برقرار رکھنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو ضرور کرنا تھا۔"

"تمہارے احساسات سے میں بے خبر نہیں۔" میں بولا۔ "بہر حال چھوڑو اس ذکر کو۔ فلک

کے متعلق کیا خیال ہے؟"

"پہلا ہی انگلا نہ ٹھیک ہے۔" وہ بولا

"تمہاری اس سے جان پہچان تھی؟"

"میری دو ملاقاتیں ہوئی تھیں اس سے۔ اس وقت جب وہ چیک واپس کرنے

آئی تھی۔ بڑی نفیس، ٹھنڈی اور ذہین لڑکی تھی مگر ہر لحاظ سے اس کی نسوانی

رعنائیاں برقرار تھیں۔"

"تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم نے اسے رجھانے کی کوشش کی ہوتی تو اس کا ردِعمل

کیا ہوتا؟"

"میں اسے رجھانے کی کوشش کرتا؟" اس نے قدرے تعجب سے کہا۔ "اس انداز

سے مجھے اس میں کوئی دلچسپی پیدا نہیں ہوئی۔"

"اگر کوئی اور شخص اس پر ڈورے ڈالتا تو؟"

"کچھ کہنا مشکل ہے۔" اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا۔ "میرا خیال ہے اس نے اس کا

ظاہر کرنے کی نوبت ہی نہ آنے دی تھی۔ شاید میرا مطلب سمجھ گئے ہو گے۔ کوئی آدمی

اس پر توجہ دیتا تو لڑکیاں کچھ نہ کچھ ردِعمل ظاہر کرتی ہیں۔ اگر وہ اس دعوت ...

عادی تھی۔"

"میں ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔"

"بھلا۔" وہ کچھ ہراساں دکھائی دینے لگا۔ "میرا خیال ہے۔ یہی کچھ پوچھنا تھا تمہیں؟"

"ایک دو اور سوالوں کو مائنڈ نہ کرنا۔" میں نے کہا اور پھر اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر پوچھا۔ "تم نے شانی سے شادی کی درخواست کی تھی!"

"ہاں۔" وہ بولا۔ "مگر اس نے مجھے رد کر دیا۔"

"کیوں؟"

"کسی خاص وجہ سے نہیں بلکہ وہی عام سی وجہ ہے۔ میرے متعلق اس کے وہ احساسات نہیں تھے جو اس کے متعلق میرے تھے۔"

"اپنے چچا کی وصیت کی شرائط کا اس نے تم سے ذکر کیا تھا؟" میں نے سوال کیا

"میرا خیال ہے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔" وہ بولا۔ "آخر ہماری شادی سے اس کے چچا کے وصیت نامے کا تعلق بھی کیا تھا!"

"پچیس سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے وہ شادی نہیں کر سکتی۔" میں نے انکشاف کیا۔ "اگر وہ ایسا کرے گی تو ساری جائداد سے محروم ہو جائے گی۔"

"اوہ۔" اس نے کندھے اچکائے۔ "میرا خیال ہے اس بات کا کبھی ذکر نہیں ہوا۔ میرے لئے دولت کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور کسی تکبر کے بغیر کہتا ہوں کہ میں کافی مالدار ہوں یا تھا۔ اگر وہ مجھ سے شادی پر آمادہ ہو جاتی تو اپنے وکیل سے کہہ سکتی تھی کہ وصیت نامے کو بھٹی میں جھونک دے۔"

میں نے گہری نکتہ چیں نگاہوں سے اسے دیکھا۔ اس کی مجبوری آنکھیں صاف شفاف اور تمری ہوئی تھیں البتہ چہرے پر اشتعال کی کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔

"شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ اس کے چچا کی جائداد دو کروڑ ڈالر کے لگ بھگ ہے" میں نے کہا۔

"اوہ" اس کا منہ کھل گیا: کیا واقعی؟ پھر تو حیرت کی بات نہیں کہ اس نے میری درخواست مسترد کر دی۔ اسے خیال ہو گا۔ کہ اس کے چچا کی جائداد کی وجہ سے شادی کی درخواست کر رہا ہوں۔"

اس کا چہرہ دھندلا گیا پھر وہ اچانک اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ مجھے خیال آیا کہ کوئی شخص اتنا اچھا ایکٹر نہیں ہو سکتا۔ اس کا ردعمل سو فیصد حقیقی تھا اور اگر شانی جھوٹ کہہ رہی تھی اور جانسن کے بیان کے مطابق شانی نے واقعی دس دن کسی مرد کے ساتھ گذارے تھے تو یہ مرد راجر فردم ہرگز نہیں تھا۔

اس کے جانے کے بعد میں نے چند منٹ انتظار کیا۔ پھر میز کی دراز میں سے ریوالور نکالا۔ اور اپنے کمرے سے نکل کر جانا دلیش کی خوابگاہ کے دروازے پر جا پہنچا۔ دستک دینے کی بھی زحمت نہ کی اور دروازہ کھول کر سیدھا اندر چلا گیا۔

جانسن وہ لباس پر کتنا کم خرچ کیا کرتی تھی شاید برائے نام اخراجات اٹھتے ہوں گے۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ابھی ابھی غسل خانے سے غسل کے بعد برآمد ہوئی ہے۔ اب وہ آئینے کے سامنے کھڑی بڑے نازک انداز سے اپنے جسم پر پاؤڈر چھڑک رہی تھی۔ میرے اندر داخل ہونے کے بعد بھی اس کے ہاتھوں کی مصروفیت میں کوئی فرق نہ آیا۔

۔ بغیر اجازت اندر آنے والوں کی میں چنداں پرواہ نہیں کرتی۔" وہ بولی۔"مگر بائیڈ! تمہارا کوئی علاج سوچنا ہی پڑے گا۔"

۔ شانی سے میری گفتگو ہوئی ہے۔" میں نے بتایا

۔ یقیناً ہوئی ہوگی۔" آئینے میں وہ اپنے عکس کی طرف دیکھ کر ذومعنی انداز سے مسکرائی۔ ۔میرا خیال ہے وہ پھوٹ پڑی ہوگی اور اپنے اور میرے متعلق لرزہ خیز انکشافات کئے ہوں گے۔"

۔ ہاں لرزہ خیز یعنی ہم جنس پرستی کے متعلق۔"

۔ اور پیاری کیری کا بھی ذکر کیا ہوگا؟"

۔ ہاں اس کے متعلق بھی بتایا ہے۔" میں بولا۔

وہ میری طرف مڑی اور پوڈر پف میری طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔" میری کمر پہ پوڈر چھڑکنے میں تمہیں اعتراض نہ ہوگا۔ ذرا احتیاط کرنا۔ مجھے گدگدی بہت ہوتی ہے اور اگر گدگدی ہوئی تو جانے کیا ہو جائے۔"

۔ نہیں شکریہ۔ مجھے اس خدمت سے معاف رکھو۔"

وہ ہولے سے ہنسی۔" کسی آدمی کو یہ پتہ چل جائے کہ سامنے کھڑی لڑکی لڑکی اور لڑکی کو ترجیح دیتی ہے تو اس آدمی کے جذبات سرد ہو کر رہ جاتے ہیں"

وہ بولی۔" تم بھی اس وقت برف کی چٹان بنے ہوئے ہو۔"

۔ رات تمہیں کس نے فون کال کی تھی؟"

۔ کسی نے بھی نہیں۔" اس نے سپاٹ آواز میں کہا

۔ مگر شانی کچھ اور کہتی ہے۔"

"جھوٹ بولنے میں شانی کا بھی جواب نہیں۔"

"اور تمہارا بھی جواب نہیں۔" میں نے کہا۔ "شانی کہتی ہے۔ کہ وہ کبھی کسی مرد کے پاس نہیں گئی۔ تم دونوں یہاں خوش فعلیوں میں بڑا اچھا وقت گذار رہی تھیں کہ کیری غیر متوقع طور پر آوارد ہوئی۔ پھر شانی کے بیان کے مطابق تم اور کیری بھوکی بلیوں کی طرح ایک دوسری پر ٹوٹ پڑیں۔ کیری اگلی صبح چلی گئی اور بعد میں تم بھی اپنا مطلب پورا کرنے کے بعد رخصت ہوئیں۔"

"اوکے۔" اس نے پاؤڈر لیف میز پر رکھ دیا۔ اور آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے دونوں چھاتیاں ہاتھوں کے پیالوں میں تھام لیں۔ پھر انہیں ذرا سے اچھالتے ہوئے بولی۔ "ہاں میں نے جھوٹ بولا تھا یار۔ مگر تھوڑا سا جھوٹ۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ کتیا شانی ایک آدمی کو مجھ پر فوقیت دے۔ پھر خلاف توقع کیری آ گئی اور وہ بلا تصرف غیرے شانی پر قبضہ کرنا چاہتی تھی۔ اگلی صبح کیری نے کہا۔ کہ وہ کچھ جائیداد فروخت کرنا چاہتی ہے اور اس نے شانی کو ساتھ چلنے کو کہا۔ مجھے ساتھ چلنے کو نہیں کہا گیا تھا چنانچہ میں گھر پر ٹھہری رہی۔ اسی شام چھ بجے کے قریب فون کی گھنٹی بجی اور دوسری طرف سے کسی مرد کی آواز آئی۔ اس نے کہا کہ میں واپس نیویارک جا سکتی ہوں کیونکہ شانی اس کے ساتھ ہے اور غیر معینہ مدت تک اس کے ساتھ رہے گی۔ اس نے اور بھی بہت بکواس کی۔ مجھے برا بھلا کہا اور میرا پیشہ یاد دلانے کے بعد کہا کہ شانی کو گمراہ کرنے کا ذمہ میں ہوں اور مجھے ڈوب مرنا چاہیئے۔ تمہیں یقین نہیں آئے گا یار۔ مگر جب اس نے بکواس ختم کی تو میں سر سے پاؤں تک کانپ رہی تھی۔ چنانچہ اگلے دن میں نیویارک چلی گئی اور بات ختم ہو گئی۔ پھر شانی نے دوبارہ مجھے فون کیا۔ اور یہاں آنے کو کہا تاکہ

تعلقات کی تجدید کی جا سکے۔"

"اور تم نے اس شرط پر آمادگی ظاہر کی کہ کیری کو مدعو نہ کیا جائے؟"

"پاگل ہو گئے ہو۔" وہ تیزی سے بولی۔" یہ خیال میرے ذہن میں آیا ہی نہیں البتہ کوئی بھی عقلمند شخص یہ نہیں سوچ سکتا کہ ایک نیام میں دو تلواریں سما سکتی ہیں۔ کیا شانی واقعی اس کمائی کا معاوضہ ادا کر رہی ہے۔ جو میں ہنٹن میں رہ کر تم کما تیں؟"

وہ فطری انداز سے ہنس دی۔" کیوں مذاق کرتے ہو؟ میں نے تو یہ بات اس لئے بنائی تھی کہ یہ بہانہ موزوں اور مناسب تھا۔ لیکن اب حقیقت تم پر کھل گئی ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔"

"بشرطیکہ تم سچ سے کام لے رہی ہو۔" میں بولا۔

"تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا۔" وہ بلاتوقف بولی۔" صرف شکل و صورت سے احمق لگتے ہو۔"

اس نے بستر پر سے مختصر سی سیاہ پتلون اٹھائی اور میری طرف اچھال دی۔ لاشعوری طور پر میں نے پتلون کیچ کر لی اور اس کے ہونٹ گہری مسکراہٹ کے انداز میں شرارت سے خم ہو گئے۔ پھر وہ حقارت بھرے لہجے میں بولی۔" تم بڑے اچھے آدمی ہو۔ بس یہ پتلون اس طرح پکڑو کہ میں اسے پہن لوں۔"

میں نے جلدی سے پتلون یوں پھینک دی جیسے یہ اچانک میرے ہاتھ میں انگارہ بن گئی ہو۔ پھر میں تیزی سے لپکا ہوا کمرے سے نکل گیا دروازہ بند کرنے کے وقت تک اس کی مسرور ہنسی کی آواز میرے کانوں میں آتی رہی۔

نیچے لونگ روم میں پہنچا تو شرلے سمپسن بار کے سامنے اپنے مخصوص مقام پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے اب بھی سیاہ منی پہن رکھی تھی اور ٹانگیں بے حد لمبی لگ رہی تھیں۔

"بڑی الجھن ہے۔" وہ بولی۔ میں اس وقت اپنے لئے ڈرنک بنانے لگا تھا۔

"تم جلتے ہو اپنے اپنے ذوق کی بات ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اب ہم سارا دن کام ہی تو نہیں کرتے رہیں گے اور ہمیشہ کے لئے کوئی بے ہودہ لباس پہنے رکھنا بھی میرے بس کی بات نہیں۔"

"مگر کچھ دیر کے لئے اور پرانی قسم کا لباس پہنے رکھنا اتنا مشکل کام بھی نہیں" میں نے رائے ظاہر کی۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر ایک لڑکی کو اپنی نمایاں اور منفرد حیثیت بھی قائم رکھنا پڑتی ہے۔" وہ بولی "خاتون خانہ کی طرف سے پیغام ملا ہے کہ شدید سردرد کی وجہ سے وہ ڈنر پر نہ آسکے گی البتہ کولڈ کیبنٹ میں سامان خورد و نوش کافی مقدار میں موجود ہے اور ہم لوگ اپنی مدد آپ کر لیں۔"

"خوب!" میں بولا۔

"رہ رہ کر کیری کے متعلق خیال آتا ہے۔" وہ بولی "اس کی موت کے خیال سے ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہریں دوڑنے لگتی ہیں۔ چنانچہ میں نے سوچا ہے کہ سہانے خوابوں کی وادی میں کھو جاؤں۔ کیا میرا ساتھ دے سکتے ہو بائیڈ؟"

"یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔" میں بولا۔ "دوسرے لوگ کہاں ہیں؟"

"آہ" اس نے انگشت شہادت میری طرف اٹھائی "تم مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتے۔ اب بھی جاسوسی کر رہے ہو۔ ہیں نا؟ ہر شخص کی نقل و حرکت چیک کر رہے ہو!"

"میں نے ایک بات پوچھی تھی۔" میں بولا۔ "ایک اچھی لڑکی کی طرح جواب دے دو شرلی۔"

"کیا یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے یوں شرلی کہنے سے میرا پارہ چڑھ جائے گا؟ کسی حد تک ایسا ضرور ہوتا ہے مگر تمہارے سوال کا جواب ضرور دوں گی بابیڈ۔ کیونکہ آج بڑی تنہائی محسوس کر رہی ہوں۔ اور تمہارا ساتھ بہرحال تنہا ہونے سے بہتر ہے۔ چک ابھی تک اپنے کمرے میں بند ہے کیونکہ کیری کی موت سے وہ بے حد متاثر ہے۔ فریم دس منٹ پہلے یہیں تھا لیکن یہ کہہ رہا تھا کہ گھر کی سنسانی اس کے اعصاب کو متاثر کر رہی ہے چنانچہ وہ سیر کو چل دیا۔ شانی کے متعلق پہلے ہی بتا چکی ہوں اور مکھیاں پھانسنے والی وہ مکڑی ابھی تک نظر نہیں آئی۔ مگر نہ ہی نظر آئے تو اچھا ہے۔ آخری مرتبہ مارٹن کو دیکھا تو ابھی تک جسمانی طور پر نڈھال اور مضمحل تھا اسے بھوک نہیں تھی چنانچہ وہ جلد ہی سونے چلا دیا۔" وہ سستی سے مسکرائی۔ "کوئی کسر تو نہیں رہ گئی۔"

"ڈرسکل کو بھول گئی ہو۔" میں نے یاد دلایا۔

"وہ ہے ہی اس قابل۔" وہ بولی۔ "شاید اسے سخت بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ چنانچہ اس وقت وہ کمرہ طعام میں پیٹ پوجا کر رہا ہے۔"

"اب بھی دیر ہے؟" میں نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے سوال کیا۔

"میں نے ایسی ہی کوئی بات کہی تھی۔" وہ شاکی انداز سے بولی۔

"اچھا۔ میں ابھی آتا ہوں۔" میں نے وعدہ کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

ڈائننگ روم میں داخل ہوا تو ڈرسکل بڑی بے دلی سے کوئی ایسی چیز کھانے میں مصروف تھا۔ جو بظاہر سی فوڈ کاک ٹیل دکھائی دے رہی تھی۔ میں نے آہستگی

اور احتیاطاً دروازہ بند کر دیا اور میز کا چکر لگا کر دوسری طرف اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اس کی حالت کچھ اچھی نہ تھی۔ مرجھایا ہوا چہرہ رنگ سے محروم تھا اور بھوری آنکھوں میں خوف و ہراس کی پرچھائیاں لہرا رہی تھیں۔

"کافی صدمہ ہوا ہوگا تمہیں۔" میں نے عام گفتگو کے انداز میں کہا۔ "میرا مطلب ہے اس کی لاش کو دیکھ کر تم نے کہا تھا کہ اس کا گلا گھونٹا گیا ہے؟"

"ہاں۔" اس کی آواز بھی مرجھائی ہوئی تھی۔

"اور لیفٹیننٹ نے کہا ہے کہ وہ کسی کو گھر سے رخصت نہیں ہونے دے گا۔"

میں نے سرسری انداز میں کہا۔ "یوں لگتا ہے جیسے ہم سب یہاں پھنس کر رہ گئے ہیں۔"

"پھنس کر رہ گئے ہیں؟" وہ بولا۔ "کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"میرا مطلب ہے جب تک لیفٹیننٹ قاتل کا پتہ نہیں چلا لیتا، ہم پھنس کر رہ گئے ہیں۔"

"ٹھیک کہتے ہو شاید۔" اس نے پلیٹ ایک طرف سرکا دی۔ "بڑی بھوک محسوس ہو رہی تھی مگر اب جیسے مر چکی ہے میرا خیال ہے دو خواب آور گولیاں نیند لانے میں کافی مددگار ثابت ہوں گی۔"

"تمہیں یقین ہے کہ تمہارا یہ اقدام دانشمندانہ ہوگا؟" میں نے نرمی سے پوچھا

"دانشمندانہ؟" اس نے تیز سانس لیا۔ "پتہ نہیں کیا واہی تباہی بک رہے ہو؟"

"میرا مطلب ہے، سونا دانشمندانہ اقدام ہوگا؟" میں بولا۔ "سوتا ہوا انسان اپنی حفاظت نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ تم دائمی نیند سوتے رہ جاؤ۔"

"تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا؟" اس کی آنکھوں سے جارحانہ انداز ظاہر ہونے لگا تھا

"جو جی چاہے سمجھ لو۔" میں نے ملائمت سے کہا۔ "لیکن میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا پارٹنر ہلاک کیا جا چکا ہے اور اب تمہاری باری آ سکتی ہے۔"

"پارٹنر؟" اس کے منہ سے یہ لفظ کسی چیخ کی طرح برآمد ہوا۔

"تم اور کیری۔" میں بولا۔ "وہ شانی کو لے گئی اور تمہارے پاس پہنچی۔ شانی کو ان دو دن قیام کرنا پڑا کیونکہ تم دونوں نے اسے مجبور کر دیا تھا۔ پھر اس کی جنسی بدکرداری ثبوت مہیا کرنے کے بعد تم نے اسے جانے دیا۔ میرا یہ اندازہ ٹھیک ہے نا؟"

"پتہ نہیں کیا بک رہے ہو تم؟" گمبھیر سی آواز میں وہ بولا۔

"یا تو تم نے ڈرا دھمکا کر ورنہ پھر نشہ پلا کر اسے مغلوب کر لیا۔" میں بولا۔ "اور تصاویر اتار لیں۔ کیری نے بڑی منصوبہ بندی سے کام لیا ہو گا۔ کیونکہ وہ وصیت کی تمام شرائط سے آگاہ تھی۔ میرا مطلب ہے اسے اچھی طرح علم تھا کہ کس قسم کی بدکرداری کا ثبوت کافی ہو سکتا ہے۔"

"تم پاگل ہو گئے ہو بائیڈ۔" اس کی آنکھیں شعلے برسانے لگیں۔ "یہ کوئی سازش ہے اور شانی نے ہم دونوں کو قتل کرنے کے لئے تمہیں امور کیا ہے؟"

"شاید بعد میں تمہیں خیال آیا ہو کہ اب تمہیں کسی پارٹنر کی ضرورت نہیں رہی۔" میں بولا۔ "چنانچہ تم نے کیری کو مطلع کر دیا کہ یہاں اُس پارٹی ہو رہی ہے جس میں اسے مدعو کیا گیا۔ پھر تم نے اسے مشورہ دیا ہو گا کہ خفیہ طور پر چلی آئے اور تم سے خفیہ ملاقات کرے۔ یوں کہہ لو کہ کل رات ٹیلوں میں اس سے ملاقات طے کی ہو گی۔ پھر تم ٹیلوں میں گئے اور اسے قتل کر دیا۔" تم بے حسی سے مسکرایا۔ "پھر کیا لاش دکھا کر تم نے آج صبح پولیس میں اس کی لاش ملنے کا ذکر کیا۔"

"میں نے اسے قتل نہیں کیا۔" وہ درشت آواز میں بولا۔ "میں قسم کھاتا ہوں باپنڈ۔ تم پاسٹر نہ ہو اور مجھے کسی جال میں پھانس رہے ہو۔"

"اگر اسے کسی اور نے قتل کیا ہے ڈرسکل۔ تو پھر اب قاتل تمہارا بیا پانچ کرنے کی کوشش کرے گا۔" میں بولا۔ "سوچ رہا ہوں کہ وہ قیمتی ثبوت تمہارے پاس ہے یا گیری کے پاس بھا اگر یہ گیری کے پاس تھا تو تمہیں ایک اور الجھن درپیش ہے ڈرسکل۔"

ایک لمحہ کے لئے یوں گمان ہوا جیسے اس کے سر میں خطرے کی گھنٹی بج رہی ہو۔ کافی طویل لمحے تک وہ گھور کر مجھے دیکھتا رہا۔ پھر آہستگی سے سر ہلا دیا اور پھنسی پھنسی آواز میں بولا۔ "اس میں شک نہیں کہ تمہارا دماغ بھٹکنے نہیں رہا۔ مزید واہیات باتیں سننا میرے لئے ممکن نہیں۔"

وہ مڑا اور اندھا دھند دروازے کی طرف بڑھا جیسے شکاری کتے کے خوف سے خرگوش بھاگ رہا ہو۔

"ڈرسکل تمہیں خود ہی یہ اندازہ لگا لینا چاہئے تھا۔" میں بولا۔ "میرا مطلب ہے تمہارے پارٹنر کو قتل کرنے کے بعد اب قاتل تمہاری تاک میں ہے۔"

وہ کمرے سے نکل گیا اور پورے زور سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے میز پر رکھے ہوئے سرد لفنٹ کو غور سے دیکھا اور محسوس ہوا کہ مجھے بھوک نہیں۔ اچانک خیال آیا کہ بلیاں پکڑنے والوں کو اکثر یہ پریشانی رہتی ہے کہ جانے بلی کس طرف کود جائے مطلب یہ کہ اونٹ جانے کس کروٹ بیٹھے۔

دوبارہ لونگ روم میں گیا اور شریے صاحب نے استقبالی مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے میری طرف دیکھا۔ وہ لپنے لئے جام تیار ہی کر رہی تھی۔ "میں تو یہاں اکیلی بیٹھی بیٹھی نروس ہو

چلی تھی۔ گھر پر عجیب سی افسردگی اور پراسرار کیفیت طاری ہے۔ تمہیں بھی احساس ہوا ہو گا؟"

"ہاں مجھے بھی کچھ ایسا ہی احساس ہو رہا ہے۔" میں نے بار کی دوسری طرف جاتے ہوئے کہا۔ "کوئی بات ذہن میں کھٹک رہی ہے؟"

"شاید تمہارا بایاں رخسار کھٹک رہا ہے۔" وہ بولی۔

"تمہیں معلوم ہے؟" میں نے اپنے لئے شراب انڈیلتے ہوئے کہا: "جوانا ولیش لزبین یعنی ہم جنس پرست ہے۔"

"مذاق کر رہے ہو۔" اس کی آنکھیں کشادہ ہو گئیں۔ "یہ ناممکن ہے۔"

"اس نے خود اعتراف کیا ہے۔" میں بولا: "تھوڑی دیر پہلے میں اس سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ ایک پیشہ ور کال گرل بھی ہے لیکن محض کمائی کے لئے۔ صحیح معنوں میں وہ عورتوں سے لطف اندوز ہوتی ہے۔"

"کیوں بنا رہے ہو یا سیڈ؟"

قسم سے۔" میں بولا۔ "اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شومیکر رات کس کے پاس تھا۔"

"تو گویا شومیکر..." شرلے کی آنکھیں اور پھیل گئیں۔ "میں سمجھی تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ اگر وہ جوانا کے پاس نہیں تھا تو رات پھر کس کے پاس تو انا میاں صرف کرتا رہا؟"

اس نے سر اٹھایا۔ "یقیناً وہ میرے پاس نہیں تھا۔"

"تو پھر شانی پکے رہتی ہے۔" میں بولا۔

اس نے سر کو جنبش دی۔ "مجھے یقین نہیں آتا۔ پہلی ملاقات کے بعد سے شومیکر

شانی پر ڈورے ڈالنے کی پوری کوشش کر رہا ہے لیکن میں قسمیہ طور پر کہہ سکتی ہوں کہ شانی نے اسے گھاس نہیں ڈالی؟"

"تو پھر آج صبح اس کی حالت اتنی ابتر کیوں ہو رہی تھی؟" میں نے سوال کیا

"تم پھر جاسوسی حربوں سے کام لے رہے ہو۔" شرلے نے الزام دینے کے انداز میں کہا۔

"وہ ٹیکساس کے ایک امیر شخص کا لڑکا ہے۔" میں بولا۔ "اس کے باپ کو کھدائی میں تیل کا کنواں مل گیا تھا اور یوں وہ انتہائی امیر ہو گیا۔ اس کا باپ اب اسے ٹیکساس سے دور رکھنے کے لئے نوٹوں کی موٹی موٹی گڈیاں دیتا ہے۔ تم نے یہی بتایا تھا نا؟

تمہیں یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟"

"مارٹن نے یہ باتیں بتائی تھیں۔" شرلے کی آنکھیں مجھ سے دو چار ہوئیں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ مارٹن کے متعلق میں درحقیقت کچھ بھی نہیں جانتی؟"

"سوائے اس بات کے کہ وہ شانی کو اپنانے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔" میں بولا۔ "یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لو کہ وہ کمروڈ ڈالمر پر ہاتھ صاف کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس میں مارٹن کا بھی ہاتھ ہے؟"

میں نے اسے ساری کہانی کہہ سنائی۔ جانا کا بیان اور شانی کی تمام باتیں۔ وہ غور سے سنتی رہی پھر اچانک کانپنے لگی۔ "بے چاری شانی!"

"کیری ہرلغوڈ کے قتل ہونے سے پہلے میں اسے ٹیلوں کے درمیان ملا تھا" میں نے کہا اور پھر ملاقات کی تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔

"تو وہ ٹیلوں کے درمیان شیئے وود مین کے ساتھ کیا کرتی پھر رہی تھی؟" میرا

بیان ختم ہونے پر شرلے نے سوال کیا۔

۔ یہ چیک کر رہی تھی کہ ہیلی ڈرسکل واقعی یہاں آیا ہوا ہے یا نہیں۔" میں بولا۔ " میرا قیاس ہے کہ شانی فطری طور پر لزبین نہیں تھی۔ حالات کے تحت اسے ہم جنس پرستی پر مجبور ہونا پڑا۔ درحقیقت اسے ایک مرد کی ضرورت تھی جو اس کی پاکیزگی کا بھرم بھی قائم رکھ سکے۔ پھر تم نے اسے شومیکر سے متعارف کروایا۔ بعد میں شانی نے کسی ملاقات کے دوران شومیکر کو ہم جنس پرستی کا سارا قصہ کہہ سنایا اور بلیک میلنگ کی بات بھی بتادی۔ اب شومیکر کوئی ایسی ترکیب سوچنے لگا۔ جس پر عمل کر کے بلیک میلروں کا سدباب کرے اور شانی اور اس کی دولت دونوں کو ہتھیا سکے۔ مگر اس ترکیب پر عمل کرنے کے لئے اسے شانی کے تعاون اور مدد کی ضرورت تھی۔"

۔ اگر یہی بات ہے تو شانی نے یہ بات کیوں بنائی کوئی اسے قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟" شرلے نے پوچھا۔

۔ کیونکہ اس طرح وہ سب کو یہاں جمع کر سکتی تھی۔ مشکوک اور مشتبہ لوگوں کو یہاں ہاؤس پارٹی میں مدعو کرنا اور میری خدمات حاصل کرنا بھی شومیکر کے منصوبے کو پروان چڑھانے کا ایک حصہ تھا۔ انہوں نے جان بوجھ کر کیری کو مدعو نہیں کیا بلکہ میرا خیال ہے کہ شومیکر نے ڈرسکل کے نام سے اسے فون کر کے یہاں کے حالات بتلائے اور فوراً پہنچنے کو کہا۔ مگر کیری اس بات کا پہلے یقین کر لینا چاہتی تھی۔ کہ اس کا پارٹنر ڈرسکل یہاں موجود ہے۔"

پھر میں نے شرلے کو بتایا کہ کیسے پہلی ملاقات کے بعد کیری ہر لٹھورڈ نے آدھی رات کو دوبارہ ملاقات کرنے اور سارا حال بتلانے کا فون پر وعدہ کیا تھا۔ اور ہماری

یہ باتیں گھر میں کسی اور نے بھی سنی تھیں کیونکہ گفتگو کے بعد مجھے فون پر کلک کی آواز سنائی دی تھی۔ جیسے کسی نے ریسیور رکھا ہو۔

"تو کیا تم دوبارہ آدھی رات کو کیری سے ملنے گئے تھے؟" شرلے نے پوچھا۔

"ہاں مگر اس وقت وہ نہ آئی تھی" میں بولا۔ "میں بعد میں دوبارہ ٹیلوں میں گیا۔ مگر اس کی لاش دیکھی۔ مجھے خیال آیا کہ قاتل نے مجھے جال میں پھانسنے کے لئے اسے ٹیلوں میں قتل کیا ہے تاکہ پولیس کے سامنے الجھ کر کسی اور طرف توجہ نہ دے سکوں۔ چنانچہ میں کیری کی لاش کو ٹیلوں میں سے اٹھا لایا اور وہیلن کی کار کی پچھلی سیٹ کے فرش پر ڈال دیا۔ لیکن ان میں سے کوئی ایک مجھے یقیناً واچ کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے لاش کو دوبارہ ٹیلوں میں منتقل کر دیا۔"

"اب پولیس کو بلوا رہے ہو!"

میں نے سر کو انکاری جنبش دی۔ "میرے پاس کوئی ثبوت یا شہادت نہیں محض قیاسات ہیں اور لیفٹیننٹ شیل ان قیاسات کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔ اور پھر یہ بھی تو ہے کہ ابھی قصہ ختم نہیں ہوا۔ ابھی تو ان لوگوں نے ڈرسکل کا انتظام بھی کرنا ہے"

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ ڈرسکل کو بھی قتل کر دیں گے؟" شرلے نے ہراساں انداز میں سرگوشی کی۔

"ہاں مگر پوری منصوبہ بندی کے بعد" میں نے جواب دیا۔ "تاکہ یوں ظاہر ہو کہ وہ کیری ہر لفورڈ کا قاتل تھا اور اب شانی کو قتل کرنے والا تھا۔ اگر میں شومیکر کی جگہ ہوتا تو اسی طریقے سے ڈرسکل کو انجام تک پہنچاتا۔ بعد میں شانی پولیس کو ان سے دیتی کہ یہ جنس پرست دیوانہ درانہ وار اس کے کمرے میں گھس آیا تھا

اور کہہ رہا تھا کہ اس نے کیری کو قتل کر دیا ہے اور اب اس کی یعنی شانی کی باری ہے
مگر عین وقت پر شومیکر اسے بچانے آ پہنچا اور اسے بچانے کی خاطر شومیکر نے ڈرسکل
کو قتل کر دیا۔"

"کیا پولیس اس کہانی پر یقین کر لے گی کہ ڈرسکل جنس پرست دیوانہ تھا؟"

"اس سے بہتر داستان تراشی جا سکتی ہے۔" میں بولا۔ "ممکن ہے شانی
پھوٹ پڑے اور پولیس کو بیان دے دے کہ کس طرح ڈرسکل نے اسے گھر سے اس
وقت اغوا کر لیا تھا جب وہ یہاں قیام پذیر تھی۔ پھر نشہ پلا کر اور ڈرا دھمکا کر
اس بات پر مجبور کیا کہ چند برہنہ تصاویر اترو الئے تاکہ بعد میں ڈرسکل اسے بلیک
میل کر سکے اور جائیداد کی وارث بننے کے بعد زندگی بھر اسے بلیک میل کرتا رہے"

"وہ اتنا احمق تو نہیں ہو سکتا کہ اس لڑکی کو ہلاک کر دے جس نے ابھی سونے
کے انڈے دینا شروع نہیں کیا۔" شرلے نے مشتبہ انداز سے کہا۔

"ایک اور افسانہ بھی تراشا جا سکتا ہے۔" میں بولا۔ "اس افسانے کے مطابق کیری
کو ہیرو بنایا جا سکتا ہے۔ شانی یہ بیان دے سکتی ہے۔ کہ کیری نے شانی سے اس
کی المناک آپ بیتی سنی اور اس کی مدد کرنے آئی تھی۔ اس نے کسی طرح دھوکے سے
شانی کی تصاویر حاصل کر کے انہیں ضائع کر دیا تھا۔ چنانچہ انتقامی کارروائی کے طور پر
ڈرسکل نے اسے قتل کر دیا اور بعد میں شانی کو قتل کرنے کی نیت سے آیا تھا۔ مگر شو
میکر کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔"

"تمہارا خیال ہے پولیس اس کہانی پر یقین کر لے گی؟" شرلے نے پوچھا۔

"پولیس اس کہانی کو لپٹے نہیں کرے گی۔" میں بولا۔ "لیکن آخر کار اسے یقین

کرنا ہی پڑے گا۔

"اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟" مٹر لے نے پوچھا

"خوب سوال ہے"، میں بولا "میں اب ڈرسکل کے قریب ہوں گا۔"

"یہ ضروری نہیں" وہ ہموار آواز میں بولی۔ "آئندہ ہم خود سنبھال لیں گے۔"

"ہم؟" میں نے الجھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"جاسوسی کے لحاظ سے تم نے بڑا اچھا کام کیا ہے ڈینی" یہ کہتے وقت اس کی سیاہ آنکھیں مسرت سے چمک اٹھی تھیں۔ "اور تمہیں مستعدی کے لئے تمغہ ملنا چاہیے لیکن صرف ایک غلطی کی ہے تم نے اور وہ یہ کہ شانی اور مارٹن شومیکر کو پارٹنر سمجھ رہے ہو۔ حالانکہ یہ حقیقت نہیں۔ شانی نے ایک رات مجھ پر اعتماد کر کے بہت بڑی غلطی کی۔ اور اس کے بعد میں مسلسل سوچتی رہی کہ کسی ایسی ترکیب پر عمل کرنا چاہیے۔ جس سے مخالف گروہ ختم ہو جائے اور کروڑ ڈالر کی خوبصورت دولت میرے ہاتھ آ جائے۔"

"تمہارا مطلب ہے؟ تمہارے اور شومیکر کے ہاتھ؟"

"کل رات ہم نے تم پر اعتماد نہیں کیا" وہ بولی۔ "چنانچہ وہ گھر کے اندر رہ کر تاڑ رہا اور میں گھر کے باہر۔ یوں جب تم لاش کو ٹیلیوں سے اٹھا کر لائے اور اسے دہلیج کی گاڑی میں ڈالا تو میں دیکھ رہی تھی۔ چنانچہ جب تم سونے چلے گئے تو مارٹن لاش کو لے کر دوبارہ ٹیلوں میں چھوڑ آیا۔ جب وہ آیا تو کچھ تھکا ہوا تھا لیکن میری قربت کے بعد ہی وہ تھکن سے چور ہو گیا تھا۔"

"اور وہ اب کہاں ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"میرا خیال تھا تم یہ سوال کبھی نہ پوچھو گے۔" اس نے اداکاری کے انداز

میں آؤ میری اور بلند آواز سے پکار کر بولی: "مارٹن!"

لبوں پر وسیع مسکراہٹ لئے مرغ دیو جیو تھے کی سمت سے کمرے میں آ گیا اور خالی گلاس بار پر رکھتے ہوئے بولا۔ "حاضر ہوں۔ پچھلے دس منٹ سے میرا گلاس ختم ہو چکا تھا اور شراب کی بڑی طلب محسوس ہو رہی تھی۔"

میرا ہاتھ بے اختیار ہپ پاکٹ میں غوطہ لگا گیا اور جب باہر آیا تو اس میں ۳۸ پکڑا ہوا تھا۔ "ٹھیک ہے شومیکر" میں تند لہجے میں بولا۔ "وہیں کھڑے رہو قریب مت آنا۔"

"ایک بات بھول رہے ہو بائیڈ۔" اس کی مسکراہٹ کچھ اور وسیع ہو گئی۔ "اور وہ یہ کہ یہ ریوالور تمہیں کس نے دیا تھا؟"

"میں ریوالور چیک کر چکا ہوں۔" میں بولا۔ "اس میں نیا کلپ لگا ہوا ہے۔"

"اچھا تو پھر گولی چلا کر دیکھ لو۔" اس نے کہا اور میری طرف قدم بڑھانے لگا۔

میں نے اس کے سینے کا نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ایک ہلکا سا پٹاخہ چلا اور نال میں سے دھواں نکلنے لگا مگر اس کے سینے میں کوئی سوراخ نمودار نہ ہوا۔ نہ ہی خون بہتا دکھائی دیا۔

"اس شخص سے مجھے یہی امید تھی۔" شومیکر مسرورانہ انداز سے بولا۔ "بڑا مستعد اور ذہین ہے اور جاسوسی کے پیشے میں خالی خانے پُر کرنے کے لئے بے حد موزوں۔"

۱۱

میں نے نہایت آہستگی سے ریوالور یار پر رکھ دیا اور شراب کا گلاس اٹھا لیا۔ شرلے شومیکر کے لئے ڈرنک تیار کرنے لگی اور شومیکر چہرے پر خوش خلقی اور مروت کے جذبات لئے دیکھنے لگا۔ سب کچھ یوں رواداری سے ہو رہا تھا۔ کہ مجھے اپنی دماغی صحت پر شبہ ہونے لگا۔

"ثانی کے ذہن میں ہم نے یہ خیال پیدا کر کے اسے ہراساں کر دیا تھا۔ کہ کوئی اسے قتل کرنا چاہتا ہے۔" شومیکر بولا۔ "رات گئے خوفزدہ کرنے والی فون کالیں اور گمنام دھمکیاں دیتی ہوئی آوازیں، جب ثانی حواس باختہ ہو گئی تو اس نے شرلے کو گمنام کالوں اور گمنام دھمکیوں کے متعلق بتا دیا۔ جانتے ہو پھر شرلے نے اسے کیا مشورہ دیا؟"

"شرلے نے اسے یہ زریں مشورہ دیا ہو گا۔ کہ کسی پرائیویٹ جاسوس سے رجوع کرنے اور یہاں ہاؤس پارٹی ترتیب دے۔" میں نے جواب دیا۔

"ٹھیک۔" وہ بولا۔

"اور تم نے اسے یہ مشورہ بھی دیا کہ پرائیویٹ جاسوس کا ٹسٹ لیا جائے۔ اس

ٹسٹ سے تم مجھ پر یہ واضح کرنا چاہتے تھے کہ تم اس کے بہترین دوست اور ہمدرد ہو اور اس کی صحت و سلامتی تمہیں بے حد عزیز ہے ۔"

"یہ بھی درست ہے ۔" وہ بولا ۔" ہماری یہی کوشش تھی کہ ہماری مدد کے بغیر ہی تم ٹسٹ پاس کر لو اور خوش قسمتی سے ایسا ہی ہوا ۔"

"بہت بہت شکریہ ۔" میں نے چنکار کر کہا ۔

"ہمیں تمہاری ضرورت تھی یامیڈ ۔" وہ بولا ۔" اور اب بھی ہلک صالے تمہاری ضرورت ناگزیر ہے ۔"

"گویا میں ہیرو بننے والا ہوں ۔" میں نے ہنسنے سے کہا ۔

"بالکل بالکل ۔ تم وہ شخص ہو جس نے شانی کی مدد سے یہ بات معلوم کرلی کہ ڈرسکل اسے بلیک میل کر رہا تھا اور پھر ڈرسکل سے اعتراف کروایا ۔ ہیرو میں کیری ہرلفورڈ نے کسی برلمبے سے ڈرسکل سے تصویریں لے کر انہیں ضائع کر دیا تھا ۔ چنانچہ ڈرسکل نے انتقام کے طور پر اسے ہلاک کر دیا اور پھر تم پر بھی گولی چلائی ۔ جوابا تم نے بھی ریوالور نکالا اور اسے قتل کر دیا ۔ جب ہم تم تک پہنچے تو ڈرسکل کی گولی کی وجہ سے تم قریب المرگ تھے ۔ اسی عالم میں تم نے اکھڑے اکھڑے سانسوں کے درمیان ہمیں ساری حقیقت سے آگاہ کیا ۔ ... کیوں یہ کہانی کیسی رہے گی ؟"

"شیل اس کہانی پر کبھی یقین نہ کرے گا ۔" میں نے کہا ۔

"میرا خیال ہے وہ یقین کرلے گا ۔" مسٹر لے نے بھرپور اعتماد سے کہا ۔" جاسوس کے طور پر تمہارا انتخاب کرتے ہوئے ہمیں کئی مرحلوں سے گزرنا پڑا ۔ پہلے پہل ہم نے

سوچا کہ کوئی مقامی جاسوس بہتر اور موزوں ہوگا۔ چنانچہ ہم سانتو باربرا میں پوچھ گچھ کرتے رہے۔ پھر کسی نے بتایا کہ نیویارک کے جاسوس ڈینی باؤنڈ نے یہاں دو تین کیسوں پر کام کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ تم بڑے تیز طرار ہو اور دونوں کیسوں میں گھٹنوں گھٹنوں تک لاشوں میں ڈوبے رہے ہو۔ یہ بھی پتہ چلا کہ لوکل پولیس اور خصوصیت سے لیفٹیننٹ شیل تم سے بے حد متنفر ہے۔ یہ باتیں سن کر ہماری نگاہ انتخاب تم پر پڑی ڈینی بوائے۔"

"میرا خیال ہے کہ شیل کو تمہارے ساتھ کوئی حادثہ جلد یا بدیر پیش آنے کی ضرور توقع ہوگی۔" شومیکر نے اضافہ کیا۔ "اور وہ دل ہی دل میں اس بات پر خوش ہوگا کہ بالآخر تمہارے ساتھ یہ حادثہ پیش آ ہی گیا۔"

"گھر میں موجود باقی لوگوں کو تم بھول رہے ہو۔" میں نے یاد دلایا۔ "تمہارا کیا خیال ہے کہ گولیوں کی آوازیں سن کر وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے؟"

"سردرد کے نشے میں شانی کو خواب آور گولی کھلا آئی ہوں۔" شرلے سرد انداز میں بولی۔ "اب اگر آسمان بھی ٹوٹ پڑے تو اس کی نیند نہیں کھلے گی۔"

"ڈیلن اور جانا ڈلش بھی تو گھر میں موجود ہیں۔" میں نے انہیں خوفزدہ کرنے کی ایک اور کوشش کی۔

"شرلے انہیں دخل در معقولات سے اس وقت روکے رکھے گی جب میں تمہارے آخری الفاظ سن رہا ہوں گا۔" شومیکر بولا۔ "وہ کاریڈور میں کھڑی ہو کر زور زور سے چیخنا شروع کردے گی کہ وہ ادھر نہ آئیں ورنہ گولی کا نشانہ بن جائیں گے۔ اپنا کام سرانجام دینے میں مجھے زیادہ سے زیادہ دو منٹ لگیں گے۔"

"ڈرسکل کے متعلق کیا سوچا ہے؟" میں نے سوال کیا۔ "کیا وہ خاموش کھڑا رہے گا تاکہ تم اسے گولی مار کر ہلاک کر سکو!"

"شرلے نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ تم ڈائننگ روم میں اسے خوفزدہ کرنے گئے تھے۔" وہ بولا۔ "چنانچہ وہ اوپر میرے پاس آئی اور یہ بات مجھے بتا دی۔ میں اس کے کمرے میں جا کر انتظار کر رہا تھا کہ وہ آیا اور اپنے کمرے کی میز میں سے ریوالور نکالنے لگا۔ اسے ریوالور کی ضرورت تھی۔ میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے باندھ کر اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس آیا ہوں تاکہ وہ شور نہ مچا سکے۔ اب مناسب وقت پر اسے گولی مارنے میں ہمیں ذرا بھی دشواری پیش نہ آئے گی۔"

"اب کیا انتظار ہے مارٹن!" شرلے نے چمکتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ڈرسکل ابھی ہوش میں ہے۔" مارٹن بولا۔ "پہلے میں اس سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تصویریں کہاں ہیں۔"

"تو گویا اب ہم اس کے کمرے میں جائیں گے؟" شرلے نے مسرت سے کہا۔

"تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔" میں بولا۔ "اس کے پاس کوئی تصویر نہیں ہے۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو!" شرلے تیزی سے بولی۔

"تصویریں کیری ہر لنگفورڈ کے پاس تھیں۔" میں نے جواب دیا۔ "میں نے ڈائننگ روم میں ڈرسکل سے تذکرہ کیا تھا۔ اور اس کے ردعمل سے بھی ظاہر ہوا تھا کہ تصویریں کیری ہر لنگفورڈ کے پاس تھیں۔"

"محض قیاس آرائی کر رہے ہو بائیڈ۔" شومیکر بولا۔

"تم لوگوں نے اپنے منصوبے کو صحیح انداز سے عملی جامہ نہیں پہنایا۔" میں بولا۔

"وہ یہی کہے گا۔ کہ تصویریں کیری کے پاس تھیں اور تم کسی طرح یہ بات ثابت نہ کر سکو گے کہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہے یا سچ۔ اب اس پر جتنا بھی دباؤ ڈالو گے وہ یہی کہے گا۔ کہ تصویریں کیری کے پاس ہی تھیں۔"

"اسے یہ تو معلوم ہوگا کہ کیری نے تصویریں کہاں رکھی ہیں؟" شرلے متفکرانہ انداز سے بولی۔

"ضروری نہیں۔" میں نے کہا۔ "میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ کیری نے تصویریں وہلین کے دفتر میں کہیں چھپا کر رکھی ہوں گی۔ کسی ایسی پرانی فائل میں جس کے کھولنے کا اگلے دس سال تک کوئی امکان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے اس فائل کو کھولنے کی ضرورت پیش بھی جاتی تو کیری کو یقین تھا کہ وہی اس فائل کو کھولے گی۔"

شومیکر کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ پھر وہ اچانک مڑا اور شرلے کے رخسار پر زوردار تھپڑ رسید کرتے ہوئے بولا۔ "احمق کتیا۔ تم نے اس بات کے متعلق کیوں نہ سوچا؟"

رخسار پر ہاتھ رکھ کر شرلے نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔ "اب مجھے کیا خبر تھی۔ ہر بات سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ تصویریں اسی کے پاس ہوں گی۔ وہ کیری کا پارٹنر بھی تھا اور تصویریں اسی کے ہاں اتاری گئی تھیں۔"

"پارٹنر ضرور تھا مگر اس کے پاس اتنی عقل نہ تھی۔" میں بولا۔ "کیری ہر لحاظ سے بڑی چالاک اور ذہین لڑکی تھی۔"

"لعنت ہو۔" شومیکر بھناتے ہوئے بولا۔ "میں جا کر ڈرسکل سے حقیقت اگلوانے کی کوشش کرتا ہوں۔ ہوسکتا ہے بائیڈ کا خیال غلط ہو۔"

"اتنی دیر تک بائیڈ کا کیا انتظام ہوگا؟" شرلے نے سوال کیا۔

"یہ میرے ساتھ چلے گا۔" شومیکر بولا۔ "تم یہیں ٹھہرو۔ اگر وہ کیتھا ولیش آجائے تو اس کی تواضع کر کے اسے مصروف رکھنا۔"

"میں اس کی تواضع کروں گی؟" شرلے نے سانس روک کر کہا۔ "آخر اس کی کیا ضرورت ہے؟"

"میں نے جو کہا ہے وہی کرنا۔" شومیکر نے فہمائش کے انداز میں کہا۔ "پھر اگر گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو سمجھ لینا کہ سب کام ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس صورت میں زینہ چڑھ کر کاریڈور میں پہنچ جانا اور دوسروں کو ڈرسکل کے کمرے میں آنے سے روکے رکھنا۔"

"اور اگر میں دوسروں کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکی تو؟"

"چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لینا۔ یقیناً کامیاب ہو گی۔" اس نے اختصار سے کہا۔ "اگر بائیڈ کا خیال ٹھیک ہے کہ تصویریں کیری کے پاس تھیں تو ہم بعد میں وہیلن کے دفتر میں ڈھونڈ لیں گے لیکن اس وقت پلان میں تبدیلی کرنا ممکن نہیں۔" یہ کہہ کر اس نے جیب میں سے ریوالور نکالا اور مجھے ہدف بناتے ہوئے بولا۔ "اس ریوالور میں اصلی گولیاں ہیں بائیڈ۔ میں تمہیں ابھی شوٹ نہیں کرنا چاہتا لیکن اگر تم نے مجبور کیا تو ایسا کر گزروں گا اور ایسی جگہ گولی ماروں گا کہ تم سسک سسک کر جان دو۔"

"مجھے تمہاری بات کا پورا یقین ہے۔" میں نے پورے وثوق سے کہا۔

"اچھا اب اٹھو اور آگے آگے چلو۔"

اس کے حکم کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ پا کر میں اٹھا اور دروازے کی طرف چل دیا۔ وہ میرے پیچھے پیچھے تھا۔ چھوٹا سا زینہ طے کر کے ہم دوسرے تختے میں کاریڈور

میں پہنچے اور میں ڈرسکل کی خوابگاہ کے دروازے پر جا کھڑے ہوئے۔

"پہلے تم اندر چلو۔" شومیکر نے نرمی سے کہا۔

دروازہ کھول کر میں اندر داخل ہوا۔ شیڈ والے ٹیبل لیمپ کی روشنی میں بستر پر ڈرسکل بندھا پڑا تھا۔ اور اس کے منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا تھا۔ میں بستر کے قریب جا کر سرہانے کے قریب کھڑا ہو گیا۔ منہ میں کپڑا بڑی بے حسی اور سنگدلی سے پھنسا ہوا تھا اور اس کی ابلتی ہوئی آنکھیں فریادی انداز سے میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ میری کمر شومیکر کی طرف تھی۔ اس حالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے جلدی سے دو انگلیاں اٹھا کر ڈرسکل کی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اسے بھر کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ڈرسکل اشارہ سمجھ گیا اور فوراً آنکھیں بند کر لیں۔ میرے دل سے بے اختیار یہ دعا نکلی کہ وہ انہیں کافی دیر تک بند رکھے۔ اتنے میں اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

"نو آموز ہو بالکل۔" میں نے کبیدہ آواز میں کہا۔ "اناڑی۔ بالکل اناڑی۔"

"کیا؟" شومیکر نے قریب آتے ہوئے الجھ کر پوچھا۔

"یہ تمہاری اپنی الجھن ہے۔" میں نے واضح انداز سے کندھے اچکائے۔ "اتنے اناڑی ہو کہ تمہیں خیال ہی نہ آیا ہو گا کہ یہ منہ سے سانس لینے کا عادی تھا۔"

"کیا بک بک لگا رکھی ہے؟" شومیکر پھنکارا۔

میں نے بڑے صبر و استقامت سے اس کی طرف دیکھا۔ "تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ منہ کے راستے سانس لینے والا شخص ناک کے راستے سانس نہیں لے سکتا جب تم جیسا کوئی اناڑی شخص سختی سے اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دے تو اس کی سانس رک جاتی ہے۔"

"کیا احمقانہ بات ہے؟" وہ بولا۔

"اور کے احمقانہ ہی سہی۔" میں نے دوبارہ کندھے اچکائے۔ "میں احمق ہی سہی مگر وہ مر چکا ہے۔"

یہ سن کر شوميکر کے منہ سے ایک غلیظ گالی ابھری اور اس نے ایک طرف ہٹانے کی نیت سے مجھے اتنے زور سے دھکا دیا کہ میں لڑکھڑاتا ہوا میز کے سامنے جا ٹکرایا۔ مجھے خیال تھا کہ ڈرسکل نے ہماری گفتگو سن لی ہوگی۔ اور اس میں اتنی عقل ہوگی کہ مردہ بلک ہے لیکن حقیقت کا پتہ چلانے کے لئے سرخ دیو کو زیادہ وقت کی ضرورت نہ تھی۔ مجھے وہ وقت بھی یاد تھا جب شرلے کے اپارٹمنٹ میں میں نے اپنی پوری قوت صرف کر دی تھی اور شوميکر کا بال بھی بیکا نہ کر سکا تھا۔ میز پر شیشے کا ایک بڑا راکھدان دیکھ کر میری آنکھیں چمک اٹھیں اور اسے ہاتھ میں لے کر میں بستر کی طرف لپکا شوميکر ڈرسکل کو گھورتے ہوئے نیچے جھک رہا تھا اور اس کی ساری توجہ اس پر مرکوز تھی۔ ہاتھ کو لہرا کر قوس میں حرکت دیتے ہوئے میں نے راکھدان پوری قوت سے اس کی ناک کی پھننگ پر رسید کیا اور ناک کی ہڈیاں کڑکڑانے کی آواز سنائی دی۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر بستر پر جا گرا۔ پلک جھپکنے میں میں نے ریوالور نال کی طرف سے پکڑ لیا اور ایک اور چوٹ لگائی۔ ریوالور کا بٹ اس کے سر کے پہلو میں بائیں کان سے ذرا اوپر پڑا۔ شوميکر کی جسمانی قوت کا میں دل سے معترف تھا۔ چنانچہ گن کے بٹ سے اس کے دائیں کان کے بالائی حصے پر ایک اور ضرب رسید کی۔ وہ گھٹنوں کے بل نیچے جا گرا اور سر اٹھا کر اوپر دیکھنے کی کوشش کی مگر اچانک اس کی آنکھوں کی پتلیاں گھوم کر سر کی طرف مڑ گئیں اور پھر وہ فرش پر لمبا لمبا لیٹ گیا۔

کمرے پر اچانک گھمبیر سکوت طاری ہو گیا۔ ایسے میں بستر پر سے غوں غوں کی سی آواز سنائی دی۔ ڈارسکل کچھ کہنے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا۔ اور اس کی آنکھیں پھٹی پڑ رہی تھیں۔

۔ گھبراؤ نہیں میرے دوست۔ "میں بولا۔" وہیں لیٹے آرام کرتے رہو۔ پولیس آکر تم دونوں کو بڑے حسن اور خوبی سے سنبھال لے گی:

اس کی پتلیاں حیرت سے پھیلنے اور سکڑنے لگیں مگر میرے پاس یہ تماشہ دیکھنے کا وقت نہیں تھا اور میرے ذہن میں ایک بڑا اچھا آئیڈیا تشکیل پا رہا تھا۔ اب مجھے اپنی انا کا خیال تنگ کر رہا تھا۔ میری انا کو سخت ٹھیس پہنچی تھی۔ غلطی یہ ہوئی کہ بلیک میلروں کو ٹھکانے لگانے کے لئے۔ شانی اور شومیکر کو میں ایک دوسرے کا پارٹنر سمجھ بیٹھا تھا جبکہ حقیقت میں شرلے اور شومیکر ایک دوسرے کے پارٹنر تھے۔ پھر شرلے مجھے کس خوبصورتی سے احمق بنا گئی تھی۔ میں اس کے سامنے اپنی ذہانت کے تمام جوہر اگلتا رہا۔ اور وہ چہرے پر کوئی تاثر لائے بغیر میرے جاسوسی کارناموں کی روداد سنتی رہی۔ پھر اسے یہ بھی معلوم تھا کہ چبوترے پر شومیکر اس روداد کا ایک ایک لفظ سن رہا ہے۔ چنانچہ اب میرے لئے ضروری تھا کہ شرلے کو بھی کچھ نہ کچھ سزا دوں۔ صرف ایسا کرنے سے ہی میری انا کو تسکین مل سکتی تھی۔

میں نے دروازہ آہستگی سے کھولا اور ریوالور کا منہ چھت کی طرف کر کے دو گولیاں داغ دیں۔ ایسا کرنے کے بعد دروازہ دوبارہ بند کر لیا۔ پھر دوبارہ دروازہ کھولنے سے پہلے آہستہ آہستہ تین تک گنتی کی۔

تینوں کاریڈور میں موجود تھے۔ شرلے کی کمر میری طرف تھی اور وہ پلین اور

جو انا ولیش چہروں پر حیرت اور استعجاب کی علامات لئے خالی خالی آنکھوں سے ٹکر ٹکر اسے گھور رہے تھے۔ شرلے چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی: مارٹن سب کچھ سنبھال لے گا۔ وہاں مت جانا۔ جب تک پورے واقعہ کا پتہ نہ چلے۔ وہاں جانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور ہم میں سے کوئی بھی قتل ہو سکتا ہے۔ ڈینی بائیڈ نے کیری ہیرلفورڈ کے قاتل کے متعلق کچھ بتایا تھا۔ اور وہ قاتل کی زبان کھلوانے گیا تھا۔ مارٹن نے بائیڈ کی مدد کرنے کی پیشکش کی تھی مگر بائیڈ نہیں مانا۔"

"ایک طرف ہٹ جاؤ۔" وہلینمن نے جھنجھلا کر کہا۔ "یہ تو معلوم ہونا چاہیئے کہ کیا حادثہ پیش آیا ہے۔"

"پلیز۔" شرلے چیخ کر بولی۔ "تھوڑی دیر اور انتظار کر لو۔ صورت حال واضح ہو لینے دو۔ اگر ہم یوں دراتہ وار اندر چلے گئے تو ہو سکتا ہے کہ۔۔"

"ہی شرلی۔" میں نے پکار کر کہا۔ "صورت حال واضح ہونے تک چلو وہلین سے یہ ہی پوچھ لو کہ کیا اسے معلوم ہے کہ کیری نے اس کے دفتر کی کس قالین میں تصاویر چھپا رکھی ہیں؟"

دفعتاً شرلے کا گلا بند ہو گیا اور عجیب سا سکوت طاری ہو گیا۔ اس کے کندھے ہولے ہولے کپکپائے اور پھر وہ آہستہ آہستہ گھوم گئی۔ سیاہ آنکھوں کی چمک کچھ گہری راکھ بن گئی تھی اور جلد کی رنگت سیاہ پڑنے لگی تھی۔ چند لمحوں بعد اس کے لب حرکت میں آئے مگر کوئی آواز نہ نکلی۔

"کیا بات ہے شرلی؟" میں نے ہمدردی سے کہا۔ "گونگی ہو گئی ہو کیا؟"

اس نے اچانک منہ کھولا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ وہ یوں ہچکیاں

سے لے کر رو رہی تھی۔ کہ میرے اعصاب جھنجھنا اٹھے۔ اب جوانا ولیٹ آگے
بڑھی اور اس زور سے اسے تھپڑ رسید کیا کہ وہ دیوار کے ساتھ جا لگی۔ تھوڑی دیر
کے لئے خاموشی چھا گئی اور اس کے بعد لمبی چوڑی وضاحتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا

میرا خیال تھا اب لیفٹیننٹ شیل کی خفگی کا کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ اس مرتبہ
میں گھٹنوں گھٹنوں تک لاشوں میں ڈوبا ہوا نہیں تھا وہ سب زندہ تھے۔ شرلے
ہیمپسن اور ہیلی ڈریسکل بڑی اچھی حالت میں تھے۔ فی الحال شو میکر کی حالت اتنی
اچھی نہ تھی۔ لیکن ہوش میں آنے کے بعد اس نے جلد سنبھل جانا تھا۔ مگر شیل کی خفگی
کے متعلق میرا خیال غلط نکلا۔ پولیس کے متعلق کبھی کوئی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی
لیفٹیننٹ شیل قطعی خوش نہیں ہوا چنانچہ مجھے مزید دو روز سانتو بابیہ میں رکنا پڑا۔
اور بیشتر وقت شیل کے دفتر میں وضاحتیں پیش کرتے ہوئے گزرا۔ اس دوران
شومیکر ہسپتال کے آرامدہ بستر پر دراز ناک اور سر کی چوٹوں کا علاج کرواتا رہا۔
شرلے اور ڈریسکل بے ضرر ثابت ہوئے اور پولیس کے سامنے زبان کھولنے
میں انہوں نے کسی تاخیر سے کام نہیں لیا۔

پندرھویں منزل پر واقع اپنے اپارٹمنٹ کی کھڑکی سے میں نے سنٹرل پارک
پر نظر ڈالی اور جانے کیوں یہ گمان ہوا کہ اگر آنکھیں بند کر لوں تو سنٹرل پارک ہوا
میں تحلیل ہو جائے گا۔ سانتو بابیہ سے واپس آئے مجھے دو ہفتے ہو چکے تھے اور
اس عرصے میں کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہوا تھا۔ نہ تو کوئی موکل وارد ہوا تھا اور

نہ ہی کوئی تفریح میسر ہوتی تھی۔

دروازے کی گھنٹی بجی تو یوں خیال ہوا جیسے کسی اور کے دروازے کی گھنٹی بجی ہو اس لئے میں نے عجلت سے کام نہ لیا مگر دوبارہ گھنٹی بجنے پر خیال آیا کہ شاید کوئی غلطی سے میرے دروازے کی گھنٹی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا ہے۔

اس کی غلط فہمی رفع کرنے کے لئے دروازہ کھولا۔ اور خوبصورت اور متناسب جسم کی ایک حسینہ کچھ کہے بغیر مجھے ایک طرف ہٹاتے ہوئے اندر داخل ہو گئی۔ شاید وہ میرے کمرے کو ایلیویٹر تصور کر رہی تھی۔ دروازہ بند کرتے ہوئے میں اس کے پیچھے لپکا اور لونگ روم کے وسط میں اسے جا لیا۔ اس نے وہی لباس زیب تن کر رکھا تھا جو پہلی ملاقات کے وقت میں نے اس کے جسم پر دیکھا تھا۔ سیاہ ریشمی قمیض جو بھری بھری چھاتیوں پر تنی ہوئی تھی۔ اور سفید اونی پتلون، جو کے کولہوں پر چپکی ہوئی تھی اور کولہوں سے ٹخنوں تک لمبی ٹانگوں کو مستور رکھنے کی بجائے اور نمایاں کر رہی تھی۔

"شانی اوڈول" میں بولا۔ "یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کروڑ ڈالر کی مالک میرے اس غریب خانے پر آئی ہو۔ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا!"

"سچ تو یہ ہے میں سارا معاملہ ختم ہونے تک" وہ ہولے سے بولی۔ "پھر اس بے وقوف لیفٹیننٹ کا لیکچر سننے تک، پھر جک وہیلن کی یہ ملامت سننے تک کہ کیری کو بدراہ کرنا میری غلطی تھی۔" اس نے ایک طویل سانس لی۔ "بامیڈ تم نہیں جانتے کہ یہ وقت مجھ پر کتنا گراں گزرا ہے۔"

"کیا واقعی؟" میں نے پوچھا۔

ختم شد

محمد سجاد بھٹی، ناصر محمود، یاسر حسنین

جاسوسی ادب

موجودہ ترقی یافتہ دور میں تفریحی لٹریچر اور خاص طور پر سنسنی خیز تجسس آمیز جاسوسی ادب سے جو دلچسپی ہمارے عوام کو ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن سرسری جائزے سے یہ معلوم کر کے افسوس ہوتا ہے کہ ہماری زبان میں جاسوسی ادب کا معیار دوسری زبانوں کے معیار سے ابھی بہت پیچھے ہے۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے نیز عوام کا ذہنی رجحان دیکھتے ہوئے ادارہ کامران سیریز "کم قیمت اور معیاری جاسوسی ادب" کے عنوان سے بلند پایہ اور عالمی شہرت کے حامل مصنفین کے چیدہ چیدہ شاہکار ناولوں کے اردو ترجمے ایک تسلسل سے شائع کر رہا ہے۔ جو اپنی دلچسپی اور افادیت کی وجہ سے قلیل عرصہ میں ملک گیر شہرت حاصل کر چکے ہیں عوام کی اس سیریز سے بڑھتی ہوئی دلچسپی کی چند امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- اس سیریز کا ہر ناول مکمل، دلچسپ اور دو سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔
- فطرت انسانی کے تنوع کے پیش نظر ہر شمارہ میں مختلف مصنفین اور مترجمین کی رنگا رنگ تخلیقات پیش کی جاتی ہیں تاکہ قارئین مسلسل یک رنگی و یکسانی سے اکتا نہ جائیں
- انتخاب کے وقت اس امر کی بطور خاص تحقیق کر لی جاتی ہے کہ زیر ترجمہ ناول پیشتر ازیں اردو میں شائع نہ ہو چکا ہو تاکہ قارئین کے اعتماد اور ذوق لطیف کو ٹھیس نہ پہنچے اور ان کی رقم ضائع نہ ہو۔
- کتابت و طباعت صاف ستھری اور ٹائیٹل سادہ مگر جاذب نظر نیز عامیانہ اور عریاں تصاویر سے پاک ہوتا ہے۔
- اس سیریز کو ملک بھر میں کم قیمت پر معیاری جاسوسی ادب پیش کرنے میں نمایاں اور اولین مقام حاصل ہے